U10875 P Pa

Title - TASHEEL AL DARAASAT.

Creator - Abdul Basit

Publisher - Mohd. Akhlaq Ahmad (Aligarh).

Date - 1924

Pages - 321

Subjects - Arbi Adab - Nisaab.

URDU SECTION

With the best compliments of
Abdul Basit

# تسہیل الدراسۃ

## شرح بی، اے، عربی کورس

(الٰہ آباد یونیورسٹی)

مرتبہ

مولوی عبدالباسط صاحب (علیگ)

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U10875

١٠٨٧٥

# پیشکش

عالیجناب معلی القاب آنریبل خان بہادر نواب سر
محمد مزمل اللہ خاں صاحب، کے۔ سی۔ آئی۔ ای،
او۔ بی۔ ای، رئیس اعظم بھیکم پور کی علمی قدردانی کی بارگاہ
میں یہ ناچیز سعی پیش کی جاتی ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار

عبدالباسط

## ارشاد حضرت شیخنا العلّام و اُستاذنا و اُستاذ الاساتذہ
## حضرت مولٰنا السیّد عبد الحق الاعظمی البغدادی الازہری
## اُستاد العربیہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

---

لقد استحسنتُ هذه الخدمة العلمية التي قام بها الشاب النجيب المهذب عبد الباسط وهو حياة المدرسة فانها تعبّر عن شغفه بخدمة العلم وولعه بالتصنيف والتاليف، بارك الله فيه ووفقه لمراضيه وأناله سعادة تكميل العلوم واجازة منطوقها والمفهوم۔
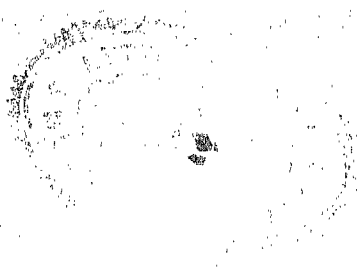
URDU SECTION

# تقریظ جناب فیضمآب عالی منزلت حضرت مولانا حکیم عبدالباقی صاحب اعظمی فاضل بی اے معلم دینیات مسلم یونیورسٹی۔ علیگڑھ

میں نے تقریباً کل کتاب پر نظر ڈالی ہے اور اس کے نظم اور نثر کے ترجمے اور توضیحات کو دیکھا ہے۔ مکرمی و مخلصی جناب مولوی عبدالباسط صاحب نے واقعی اصل کتاب کی دقتوں کے رفع کرنے میں بہت کوشش سے کام لیا ہے اور عبارت کی اغلاق کو بہت کچھ حل کر دیا ہے۔ تسہیل الدراسۃ طلبہ کے لئے علی الخصوص مفید اور بکار آمد ہے۔ میرا خیال ہے کہ متعلمین اسکو پڑھکر بہت سہولت کیساتھ امتحان کے لئے تیار ہو سکتے ہیں اور یہ کتاب انکو اصل کورس کے مطالعہ میں بہت مدد دیگی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کی کوشش میں برکت دے۔

URDU SECTION

٨٩٢٣٤
١٢/ع
١٠٨٤٥
CHECKED-2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## تقریظ علامہ اجل مولانا محمد محسن صاحب فاروقی پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور

طلبائے کالج کو عموماً اور پرائیویٹ شریک ہونے والوں کو خصوصاً اساتذہ سے استفادہ کا موقع کم ملتا ہے اور بعض حالات میں تو بہمہ جہت اپنے ہی مطالعہ پر اعتماد اور بطور خود نصاب تیار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیئے بڑی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کالج کے کورسوں کے حواشی و شروح موجود ہوں جن سے طلبہ مدد لے سکیں۔ گو یہ طریقہ ترقی تعلیم کے اعتبار سے چنداں مفید نہیں لیکن امتحان پاس کرنے کی ضرورت اور اساتذہ کے افادہ کی عدم مساعدت ضرور ایسی شرح کی مقتضی ہے جو طلباء کے لیئے حرز جان اور باعث تیسیر امتحان ہو۔ ہر یونیورسٹی میں جسقدر کتب اور مضامین پڑھائے جاتے ہیں سب کی تیاری کے لیئے مفید و ممد لغات و شروح پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور فوراً ہی شائع ہو جاتی ہیں لیکن عربی کے کورس خصوصاً بی اے عربی کورس شرح سے ہمیشہ اور تقریباً ہر یونیورسٹی میں محروم اشاعت و تالیف رہا ہے اس لیئے کہ کمی تعداد طلبہ تجارتی نقطہ نظر سے ہمیشہ مانع اشاعت رہی۔

عزیز عالی قدر عالم باعمل و فاضل اجل مولانا عبدالباسط سلمہ اللہ تعالیٰ نے

خلف الصدق جناب مولوی عبدالواحد صاحب متوطن بچھرایوں ضلع مراد آباد کی ہمت و عالی حوصلگی پر آفریں و صد ہزار آفریں کہ انتہائے محنت و جانفشانی سے یہ شرح تیار کی ہے جو آپ حضرات کے پیش نظر ہے۔ ترجمہ اُردو کے ساتھ انگریزی کے الفاظ متناسبہ و مترادفہ کی زیادتی ان کی خاص و مفید جدت ہے جس کا ذائقہ کچھ امتحان کے دسترخوان پر بیٹھنے والوں کو ہی آئیگا۔ ہنیاً مریاً سہ ہضم باد

ایزد علام و منعام کے فضل و کرم سے امید ہے کہ وہ اس محنت و ہمت کو بارور فرمائے اور طلباء کو مستفید کرے کہ عزیز موصوف کی قابلیت و فضیلت روز افزوں اور قابلیت کو قبولیت عام نصیب ہو۔

احب الصالحین ولست منہم
لعل اللہ یرزقنی صلاحاً
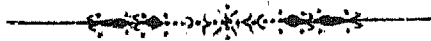
# تقریظ عالی جناب مولوی محمد بدر الدین صاحب پروفیسر کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

الہ آباد یونیورسٹی کے موجودہ بی اے عربی کورس کا کوئی حل اس وقت تک
تیار نہیں ہوا تھا جس کی وجہ عام طور پر دو مشکلات سمجھی جاتی تھیں ایک تو خود کتاب کا
اشکال دوسرے اقتصادی فوائد کی نفی وجہ کچھ بھی ہو عموماً بی اے کے طلبار حل
موجود نہ ہونے کی وجہ سے پریشان رہا کرتے تھے ۔ کالجوں میں عربی پڑھنے والے
خود ہی کم ہوتے ہیں اس میں بھی بعض بی اے میں پہنچ کر کورس کی دشواری
کا احساس کرکے عربی چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے تھے ۔ مجھے نہایت خوشی ہے کہ مولوی
عبدالباسط صاحب نے ان تمام مشکلات کو جنھیں دوسرے حل تیار رکھنے کا ارادہ
رکھنے والے دقیع سمجھتے تھے نظر انداز کرتے ہوئے اپنی قابل تعریف اور لائق
قدر ہمت سے سخت جانفشانی اور کوشش کرکے اس کورس کا حل تیار کر لیا طرز
یہ ہے کہ پہلے بقید صفحات پوری کتاب کا ترجمہ دیا ہے ساتھ ہی موقع بموقع اہم، ضروری
اور مفید معلومات اضافہ کی گئی ہیں اس کے بعد لغات مشکلہ کی فرہنگ ہے جس میں
ہر لفظ کے معنی اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں درج ہیں - یہ حصہ بی اے
کے طلبار کے لئے بہت مفید ہے جن کو اپنے امتحان میں انگریزی ترجمہ لکھنا
پڑتا ہے -

بی اے کورس صوبجات متحدہ کے امتحان مولوی میں بھی داخل ہے اور مجھے

اُمید ہے کہ اُمیدوارانِ امتحان مولوی کے لیے بھی یہ حل اتنا ہی مفید ہوگا جتنا کہ بی اے کے طلبا کے لیے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ بی اے کے طلبا و نیز امتحان مولوی کے اُمیدواران اس حل کو استعمال کریں اور مؤلف کی ہمت اور محنت کی داد دیں۔

## تقریظ مشتمل مادہ التاریخ فیض مآب مولانا الحکیم الشیخ محمد عمرت علی صاحب مدفیضہ الجلی و الخفی رئیس نگینہ

لمنیقة عربیة متداوله — مخصوصة لمراتب متناهیه

قد شاع فی هذا الزمان لحاصم — شرح یفید الطالبین لجامعه

یا للعجب لله در مصنف — من یاقر لمعارف متعارفه

سماه خلاق لعبد الباسط — نیصونه عن شانیه خافضه

شرح عجیب جامع لمطالب — کل تکون بعیدة اودانیه

لغایته تسهیل درس الطلبه — قد صنف ذی ترجمة البالغه

مجموعه من اول لآخر — بحر میاه العلم فیه جاریه

یزری لآلی نظمه بالانجم — والنثر یزری بالثریا الشارقه

اولنسخة فیها شفاء عن غوی — ولغلة الطلاب خمر راویه

یا من یرید الفوز عند الامتحان — ذا شافیه کافیة وافیه

یا ناطق الحق "لها درس بلیغ" — قلنا المادة ارخه للعاضله

۱۳۴۲ھ

# عرض و اعتذار

سنہ ۱۹۱۲ء سے اب تک بی اے کورس کی شرح یا ترجمہ موجود نہ ہو سکنے کے سبب سے کالج کے طلبا کو جن قدر دقتوں کا سامنا ہوتا رہا اس کا اندازہ مبتلا کے دل سے ہی پوچھئے۔

یہی کورس اب کچھ زمانہ سے الہ آباد یونیورسٹی کے مولوی کے امتحان میں بھی مقرر کر دیا گیا ہے اور ان طلباء کو بھی اسی دقت کا سامنا درپیش ہوا۔ نیز عربی طلباء کو خصوصاً اپنے استعداد اور شوق اور بطور خود مطالعہ کے سبب شرح کی امداد بہت مفید ہوتی ہے کہ بغیر مدد اساتذہ اسباق تیار کر سکیں۔

عرصہ ہوا کہ میں نے کچھ نوٹ حصہ نثر کے لکھے تھے جن کو بعض بی اے کے طلبا نے بہت پسند فرمایا اور نفع اٹھایا۔ بعض احباب نے اصرار فرمایا کہ اس کام کو مکمل کر کے شائع کرا دیا جائے تاکہ طلباء کو فائدہ ہو۔ خاکسار ہیچمدان کو اپنی بے بضاعتی اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے تامل ہوا لیکن احباب کا ارشاد اور لوگوں کے انتفاع کا خیال غالب آیا اور بقدر استطاعت میں نے حل لغات اور تشریح مضامین میں کوشش کی۔ کسی پیچیدہ اور طویل جملہ یا فصیح و بلیغ شعر کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا اور تمام مراتب حسن و بلاغت پیدا کر کے اس کے نازک فرائض سے

عمدہ برا ہونا جیسا کچھ مشکل ہے اہلِ نظر ہی اس کا اندازہ بخوبی فرما سکتے ہیں۔ با محاورہ اور سلیس اُردو کا لحاظ رکھنا مصیبت بالائے مصیبت، لہٰذا ملاحظہ فرمانے والوں سے درخواست ہے کہ اس کو نکتہ چینی کی نظر سے ملاحظہ نہ فرمائیں بلکہ بہ نظر اصلاح۔ ہر غلطی کی اطلاع کا شکریہ سے استقبال کیا جائیگا۔ اور اس کی آئندہ ایڈیشن میں ترمیم ہو جائیگی۔

اس کتاب کے تین حصّے کیئے گئے ہیں حصّہ اوّل میں نثر کا صفحہ وار با محاورہ اُردو میں ترجمہ ہے اور حصّہ دوم میں نظم کا ترجمہ کیا گیا ہے جہاں عبارت ذرا پیچیدہ تھی اس کی وضاحت بریکٹ میں کر دی گئی ہے اور اس کا بھی خیال کیا گیا ہے کہ معنی الفاظ سے زیادہ دُور نہ ہو جائیں۔ حصّہ سوم میں حل لغات ہے جس میں تمام مشکل الفاظ کا ترجمہ اُردو میں اور اُس کے مرادف انگریزی میں ہے تاکہ بی اے کے طلبار آسانی سے عربی عبارت کا ترجمہ انگریزی میں کر سکیں۔

کتاب ھٰذا چونکہ عربی کتاب ہے اور نصائح اور اخبار ماسبق پر مشتمل، علاوہ ازیں عربی مشہور شعرار کا کلام اس میں درج ہے اس خیال سے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ جس طرح یونی ورسٹی کے طلبار کے لیئے از بس لابد اور ضروری ہے اسی طرح شائقین علم اور علم دوست اصحاب کے لیئے بھی بے حد مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔

آخر میں میں اپنے مکرم دوست جناب حکیم مولوی عبدالباقی صاحب

بی اے (علیگ) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے نظرِ ثانی کرنے میں مجھے
بے حد مدد دی ہے۔

خدا کرے کہ اصحاب ضرورت استفادہ کریں اور عاصی کو دعائے خیر سے
یاد فرمائیں۔

عبدالباسط

بچھراؤں ضلع مراد آباد

# الجزء الاوّل

## النثر
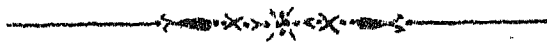
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فتوح البلدان

## مصنفہ بلاذری

صفحہ ۱

ہم کو علی ابن محمد ابن عبداللہ ابن ابو سیف نے خبر دی، اُنہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے عثمان بن ابی العاصی الثقفی کو بحرین اور عمان کا سنہ ۱۵ھ میں حاکم بنایا۔ تب اُنہوں نے اپنے بھائی حکم کو بحرین کی طرف بھیجا اور (خود) عمان کی طرف چلے اور ایک لشکر کو تانہ کی طرف روانہ کیا۔ جب لشکر واپس آیا تو اس نے حضرت عمر کو (ایک خط) لکھا جو اُسکی بابت خبر دیتا تھا۔ پھر اس کو حضرت عمر نے لکھا کہ اے ثقیف کے بھائی! سوار کیا تو نے کیڑے کو لکڑی پر (یعنی چیونٹی کا ہاتھی سے مقابلہ کرا دیا) اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر مصیبت پہنچائی جاتے تو البتہ میں تیری قوم سے اسی قدر آدمی لیتا

(یعنی انہیں ہی قتل کر دیتا) اور حکم کو بروص بھی اسی طرح پر بھیجا اور اپنے بھائی مغیرہ بن ابی العاصی کو خلیج دیبل کی طرف روانہ کیا وہ دشمن سے ملا اور فتح پائی۔

پھر جب حضرت عثمان بن عفان خلیفہ ہوئے اور انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن کریز کو عراق کا حاکم کیا تو ان کو حکم دیا کہ وہ سرحد ہند کی طرف ایسے شخص کو بھیجیں جو وہاں کا حال جانتا ہو اور وہ خبر لیکر ان کی طرف واپس آوے۔ تو انہوں نے حکیم بن جبلۃ العبدی کو روانہ کیا اور جب وہ واپس آئے تو انکو حضرت عثمان کے پاس وفد بنا کر بھیجا۔ تب انہوں نے اس ملک کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین!

صفحہ ۲ بیشک میں نے تحقیق کیا اور غور سے اس کو دیکھا تو انہوں نے کہا مجھ سے اسکا حال بیان کرو۔ انہوں نے کہا وہاں پانی تھوڑا ہے اور پھل ناقص ہیں اور چور بہادر ہیں اگر لشکر وہاں کم ہوگا تو ضائع ہو جائیگا اور اگر زیادہ ہوگا تو بھوکا مر جائیگا حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ آیا تم مخبر ہو یا قافیہ بند ہو؟ انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ خبر دینے والا۔ اسلئے وہاں جنگ کے لئے کسی کو نہ بھیجا۔

پھر جب ۳۸ھ کا آخر اور ۳۹ھ کا اول حضرت علی بن ابی طالب کے زمانہ خلافت میں آیا تو اس سرحد کی جانب الحارث بن مرۃ العبدی حضرت علی کی اجازت سے بطور والنٹیر روانہ ہوئے اور انہوں نے مال غنیمت اور قیدی پائے اور صرف ایک روز میں انہوں نے ایک ہزار قیدی تقسیم کئے۔ پھر وہ اور انکے

ساتھی قتل کر دیے گئے زمین قیقان میں مگر معدودے چند اور ان کا قتل سنہ ۴۲ھ
میں ہوا۔ اور قیقان سندھ کے شہروں میں سے ہے جو متصل خراسان ہے۔ پھر غزوہ
کیا اس سرحد پر مُہلّب بن ابی صفرۃ نے سنہ ۴۴ھ میں حضرت معاویہ کے زمانہ میں
اور بنّو اور لاہور تک آئے اور یہ دونوں ملتان اور کابل کے درمیان میں انکو
دشمن ملا۔ پھر وہ اور جو ان کے ساتھ تھے لڑے اور مہلّب کو شہر قیقان میں اٹھارہ
سوار ترکوں کا دم کٹے گھوڑوں پر ایک دستہ ملا اور ان سب نے مقابلہ کیا اُسکا
(یعنی مُہلّب کا) اور سب کے سب قتل کیے گئے۔ تب مہلّب نے کہا کہ یہ عجمی
لوگ ہم سے زیادہ چست بنائے گئے ہیں۔ تو اس نے دم کاٹی گھوڑوں کی اور
مُہلّب اوّل شخص، تھا مسلمانوں میں کہ جس نے گھوڑوں کی دم کاٹی اور ازدی
شاعر شہر بنو کے بارے میں کہتا ہے۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ قبیلہ اَزَدْ بہتر تھے مہلّب کے لشکر میں اس رات کو جبکہ
انہوں نے بنو میں شب خون مارا پھر عبداللہ بن عامر نے حضرت معاویہ ابن ابو
سفیان کے زمانہ میں عبداللہ بن سواب العبدی کو حاکم بنایا اور کہا جاتا ہے صفحہ ۳
کہ والی بنایا اسکو حضرت معاویہ نے اپنی طرف سے سرحد ہند کا۔ تب غزوہ کیا
اُس نے قیقان پر اور مال غنیمت ہاتھ آیا تو وہ معاویہ کے پاس آیا اور انکو قیقانی
گھوڑوں کا تحفہ دیا اور ان کے پاس ٹھیرا پھر قیقان واپس گیا اور ترکوں کو بھڑکایا
اور اُن سے مقابلہ کیا اور اسکے بارے میں شاعر کہتا ہے: ۔ کہ ابن سوّار بہرحال

(باوجود وقوت کے) آگ کا جلانے والا ہے اور بھوک کا مارنے والا ہے۔ اور
وہ سخی تھا اور اس کے لشکر میں سوائے اسکے کسی نے آگ نہیں جلائی، ایک رات
کو اُس نے آگ دیکھی تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ایک زچہ
عورت ہے اور اسکے لئے حریرہ بنایا جاتا ہے۔ اُس وقت اُس نے حکم دیا کہ وہ
حریرہ سب لوگوں کو تین روز (برابر) کھلایا جائے۔ اور حاکم بنایا زیاد بن
ابو سفیان نے حضرت معاویہ کے زمانہ میں سنان ابن سلمہ بن المحلق الہذلی کو اور
وہ شخص فاضل اور خدا پرست تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے لشکر کو طلاق کا حلف
دلایا۔ پھر وہ سرحد پر آیا اور مکران کو بزور فتح کیا اور اسکو آباد کیا اور وہاں اقامت
گزیں ہوا اور شہروں کا انتظام کیا اور اسکے بارے میں ایک شاعر کہتا ہے۔ کہ
میں نے ہذیل کو دیکھا کہ اس نے اپنی قسم کے بارے میں عورتوں کی طلاق ایجاد کی
حالانکہ ان کا مہر نہیں دیتے ہیں البتہ آسان ہو گیا میرے اوپر ابن محبق کا حلف۔ جبکہ
گردن اٹھائیں (حلف) سرمنڈی ہوئی اور خالی۔ اور کہا ابن الکلبی نے کہ وہ شخص
جس نے مکران فتح کیا حکیم بن جبلہ العبدی تھا۔ پھر زیاد نے حاکم بنایا سرحد پر
راشد بن عمر الجدیدی کو خاندان ازد سے تو وہ مکران آیا پھر غزوہ کیا قیقان پر اور
صفحہ ۴ فتح پائی پھر غزوہ کیا قراقوں پر۔ اور قتل کیا گیا اور رکھڑا ہوا لوگوں کے کاموں کے
لئے سنان بن سلمہ پھر حاکم بنایا اسکو زیاد نے سرحد کا پھر وہ دو سال حاکم رہا اور اعشیٰ
ہمدان نے مکران کے متعلق کہا۔ اور تو جا رہا ہے مکران کی طرف در آنحالیکہ

(وہاں) جانا اور (وہاں سے) واپس آنا بعید ہے اور مکران کوئی میرا مقصد نہیں ہے نہ اس میں لڑنا اور نہ تجارت کرنا اور مجھسے بیان کیا گیا ہے اسکے بارے میں یہ کہ بہت سے (لوگ) اس میں بھوکے رہینگے اور یہ کہ تھوڑے (آدمی) اسمیں خطرے میں ہونگے درآنحالیکہ میں وہاں نہیں گیا مگر ہمیشہ میں انکے ذکر سے ڈرتا رہتا ہوں اور غزدہ کیا عباد بن زیاد نے سرحد ہند پر سیستان سے اور وہ مقام سنارود پر آیا اور جبیل نوی کز پر قبضہ کرلیا۔ رودبار تک زمین سیستان سے ہند مند تک۔ پھر کچھ پر امرا اور صحرا کو طے کیا یہاں تک کہ قندھار پہنچا اور وہاں کے لوگوں سے لڑا۔ جب ان کو شکست دی اور بھگا دیا اور اسکو فتح کرلیا اسکے بعد چند مسلمان مارے گئے اور وہاں کے لوگوں کی ٹوپیاں لمبی دیکھیں تو اس پر عمل درآمد کیا اور عبادیہ نام رکھا گیا اور ابن مضرع نے کہا کہ ہمارے کتنے قدم زمین جروم اور زمین ہند میں ہیں اور کتنے مقتولین کی زرہیں ملیں جو دفن بھی نہیں کئے گئے اور جس شخص کی موت لکھی گئی ہو قندھار میں اسکے متعلق خبر اندازاً ہوگی۔

پھر زیاد نے حاکم بنایا منذر بن الجارود العبدی کو (کنیت کی گئی ابا الاشعث) سرحد ہند کا۔ پھر غزدہ کیا بوقان اور قیقان کا۔ پھر فتح پائی مسلمانوں نے اور غنیمت حاصل کی اور چھوٹے لشکر کو انکے شہروں میں پھیلایا اور قصدار کو فتح کیا اور قیدی بنایا ان کو اور سنان وہ تھا کہ اسنے ان کو فتح کیا لیکن وہاں کے باشندے اس سے منحرف ہوگئے اور وہ وہاں مرگیا۔ شاعر نے کہا۔

صفحہ اُترا قصدار میں پس ہو گیا۔ ہمیں۔ قبر میں نہ واپس لوٹا آنے والوں کے ساتھ۔
کس قدر اچھا ہی قصدار اور اسکے انگور۔ کیسے دنیا اور دین کے جوان کو چھپا دیا۔

پھر حاکم ہوا عبید اللہ بن زیاد بن حری الباہلی اور فتح دی اللہ نے ان شہروں کی
اسکے ہاتھ پر اور لڑا بہت سخت اور فتح پائی اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگوں نے
کہا ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد نے حاکم کیا سنان بن سلمہ کو اور وہ حری اسکے لشکر پر
تھا اور حری بن حری کے بارے میں شاعر کہتا ہے :۔

اگر میں نیزہ زنی نہ کرتا یوقان میں تو نہ لوٹتے۔ اس سے ابن حری کے لشکر
مال غنیمت لیکر اور باشندگان یوقان آجکل مسلمان ہیں اور تعمیر کیا عمران بن موسیٰ
بن یحییٰ بن خالد برمکی نے اس میں ایک شہر اور اسکا نام بیضا رکھا اور وہ خلافت
معتصم باللہ کے زمانہ میں ہوا اور جب حجاج ابن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل ثقفی
عراق پر حکمران ہوا تو مکران اور اس سرحد پر سعید من السلم ابن زرعہ الکلابی کو حاکم
بنایا تو سعید ابن اسلم کے خلاف حارث کے بیٹے معاویہ اور محمد علافی نے مخالفت
کی اور وہ قتل کیے گئے اور علافیوں کا سرحد پر غلبہ ہو گیا اور علاف کا نام ربان بن
حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ہے اور وہ ابو جرم ہے۔ لہذا حاکم کیا مجاعہ
بن سعر التمیمی کو اس سرحد پر لہذا غزوہ کیا مجاعہ نے اور غنیمت حاصل کی اور فتح کیے
ایک قبیلہ قندابیل کے چند گروہ انکو پھر پورا کیا فتح کو محمد بن قاسم نے اور مجاعہ مر گیا
ایک سال بعد مکران میں شاعر نے کہا :۔

نہیں ہے کوئی منظر جسکو تو نے دیکھا۔ گویا دولاتا ہے تجھکو ان مقامات کا ذکر لے مجاعة صفحہ ۶

پھر مجاعة کے بعد حجاج نے محمد بن ہارون بن ذرلع النمیری کو حاکم بنایا۔ اسکی (محمد ہارونکی) زمانہ حکومت میں جزیرہ یاقوت کے راجہ نے حجاج کے پاس ان عورتوںکو (بطور ہدیہ) بھیجا جو مسلمان پیدا ہوئیں تھیں اس ملک میں اور انکے باپ مرگئے تھے اور تاجر تھے اسنے ان عورتوںکے ذریعہ سے تقرب کا ارادہ کیا لہذا اس کشتی سے جس میں وہ تھیں ایک قوم دیبل کے قزاقوں نے جنگی کشتیوں میں سوار ہو کر تعرض کیا اور اس کشتی کو گرفتار کر لیا معہ اس کے جو اس میں تھا۔ ان عورتوں میں سے ایک عورت نے جو خاندان بنی مریوع سے تھی پکارا۔ کہ اے حجاج! اور اس بات کی خبر حجاج کو پہنچی۔ تو اسنے (جواب میں) کہا میں حاضر ہوں۔ اس نے داہر کو ان عورتوںکے چھوڑ دینے کا پیغام بھیجا۔ اس نے جواب دیا کہ ان عورتوں کو چوروں نے پکڑ لیا ہے جن پر میں قادر نہیں ہوں۔ پھر حجاج نے عبید اللہ بن نبہان کو دیبل پر غزوہ کے لئے بھیجا اور وہ قتل کر دیا گیا۔ پھر اس نے ایک خط بدیل بن طھفہ البجلی کو لکھا اور وہ عمان میں حکم دیتا تھا کہ وہ دیبل کے پاس جائے۔ پھر جب وہ ان سے ملا تو اس کا گھوڑا اس کے پاس سے جھک گیا اور اس کو دشمن نے گھیر لیا۔ اور اس کو قتل کر دیا۔ اور بعض نے کہا کہ اس کا قتل جات مدہون نے کیا ہے۔ کہا ہے کہ وہاں کی عورتوں کے چہروں کی خوبصورتی کی وجہ سے اس جزیرہ کا نام جزیرہ یاقوت رکھا گیا۔ پھر حجاج نے ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں محمد بن القاسم

بن محمد بن الحکم بن ابوعقیل کو حاکم بنایا اور اسنے سندھ پر چڑھائی کی اور محمد بن القاسم
فارس میں تھا اور اس کو حکم دیا کہ وہ رَے کو جائے اور ابو الاسود جہم بن زحر الجعفی
اسکے مقدمۃ الجیش میں تھا۔

پھر واپس کیا (ابو اسود) رے کی طرف اور محمد بن القاسم کو سرحد سندھ پر
صفحہ
مقرر کیا اور شامل کیا اس کی طرف اہل شام کے چھ ہزار آدمیوں کے لشکر کو اور انکے سوا
اور لوگوں کو۔ اور سامان دیا ان کو ہر اس چیز کا جس کی انکو ضرورت تھی یہانتک
کہ تاگے اور سوئیاں اور حکم دیا کہ وہ شیراز میں ٹھیرے (اسوقت تک) کہ اسکے
دوست اسکو وہاں ملجاویں اور دیکھے اس سے وہ سامان جو تیار کیا ہے اسکے لئے
اور حجاج نے قصد کیا دھنی ہوئی روئی کا اور اسکو تیز شراب کے سرکہ میں تر کیا اور پھر
اسکو سایہ میں خشک کیا پھر کہا کہ جب تم سندھ پہنچو تو وہاں سرکہ گراں ہے تو اس روئی
کو پانی میں ترکر لو پھر اسکو نکالو اور چٹنی یا سالن بناؤ اور کہا جاتا ہے کہ جب محمد
بن قاسم اس سرحد پر پہنچا تو گرانی سرکہ کی شکایت لکھی تو اسکے پاس سرکہ میں تر
شدہ روئی بھیجی۔ پھر محمد بن قاسم مکران تک گئے اور وہاں چند روز قیام کیا پھر
قنزپور پر آئے اور اسکو فتح کیا پھر ارمائیل پر آئے اور اسکو فتح کیا اور محمد بن
ہارون بن ذراع ان سے ملگیا تھا اور وہ اس میں شامل ہو گیا اور اسکے ساتھ چلا
پھر اسنے وفات پائی اس شہر کے قریب اور کوئیں میں دفن کیا گیا۔ پھر محمد بن قاسم
ارمائیل سے چلا اور اسکے ساتھ جہم بن زحر الجعفی تھا اور جمعہ کے روز دیبل میں آیا

اور وہاں اسکو دو کشتیاں ملیں کہ جن میں آدمی ہتھیار اور سامان جنگ تھا۔ پھر
جب دیبل میں پہنچا تو خندق کھودی اور خندق پر جھنڈوں کو نصب کیا اور جھنڈے
پھیلائے گئے اور لوگوں کو انکے جھنڈوں کے ساتھ کر دیا اور گوپھن نصب کیگئی
جسکو وہ عروس کہتے تھے اور اسکو پانسو آدمی لگتے تھے (یا یہ ذکر کرتے تھے ہمیں
پانسو آدمی) اور دیبل میں بدھ کا ایک بڑا بت تھا کہ اسپر ایک لمبا برج تھا اور
اس برج پر ایک جھنڈا سرخ تھا اور جب ہوا چلتی تھی وہ گھومتا تھا شہر پر اور چکر صفحہ
لگاتا تھا اور وہ بدھ جسکی بابت ذکر کیا گیا ہے ایک بڑا منارہ ہے اسکی عمارتیں
ایک بت یا بہت سے بت ہیں جو ایک مکان میں بنایا جاتا ہے اور وہ بیشک
وہ بت بھی منارہ میں داخل ہونگے اور ہر وہ چیز کہ جسکو عبادت کے طریقہ سے
انہوں نے بڑا سمجھا وہ ان کے نزدیک بدھ ہے اور اسی طرح وہ بت بھی بدھ
ہے۔ اور حجاج کے خطوط محمد بن قاسم کے پاس آتے تھے اور محمد کے جاتے
تھے اسکے پاس گزرے ہوئے واقعات کے بارہیں اور استفسار کے بارہیں
اس کام کے جو کام کرتا تھا ہر تیسرے روز۔ حجاج کی طرف سے محمد بن قاسم
کے پاس ایک خط آیا (اس بارے میں) کہ عروس (گوپھن) نصب کرے اور اسکا
ایک پایہ چھوٹا کر دے (یعنی قریب قریب) تاکہ وہ مشرق کی سمت سے قریب رہے
پھر بلاوے گوپھن والے پھر حکم دے کہ وہ (پتھر) سو لگاوے اس برج پر جسکی تعبیر
جیسے بیان کی ہے۔ پھر اس نے برج پر (پتھروں کو) پھینکا اور وہ توڑ دیا گیا اور

اس سے کفر کی سخت بدشگونی ہوئی۔ پھر محمد بن قاسم نے اُن کا مقابلہ کیا۔ اور وہ سب اسکی طرف نکلے پھر اُسنے ان سب کو شکست دیدی یہانتک کہ انکو لوٹا دیا۔ اور حکم دیا سیڑھیوں کا اور وہ لگائی گئیں اور آدمی اُن پر چڑھے اور اوّل اُن میں سے چڑھنے والا شخص خاندان مراد سے تھا۔ اہل کوفہ سے پھر بزور فتح کیا گیا۔ اور محمد بن قاسم وہاں تین روز تک قتل عام کرتا رہا اور داہر کا وزیر وہاں سے بھاگ گیا اور قتل کیا گیا اور اُن کے معبودوں کے گھر کا پجاری قتل کیا گیا اور محمد بن قاسم نے اس شہر میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ خطہ بنایا اور مسجد بنائی اور وہاں چار ہزار آدمی لیکر آیا محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ منصور ابن حاتم النحوی جو خاندان خالد بن سعید کا غلام تھا اسنے مجھسے بیان کیا کہ اس برج کو جو بدھ کے منارہ پر تھا ٹوٹا ہوا دیکھا۔ اور یہ کہ عنبسہ بن اسحاق الضبی وہ وزیر جو سندھ میں تھا معتصم باللہ کے زمانہ میں اسنے وہ منارہ گرایا تھا اور اس میں قیدخانہ بنایا تھا اور اس شہر کی مرمت شروع ہوئی اور اُس مناروں کے اُن پتھروں کو جو شکستہ ہو گئے تھے اور وہ اسکی تکمیل سے پہلے ہی معزول کر دیا گیا تھا اور اسکے بعد حاکم بنایا گیا ہارون بن ابی خالد المروروزی اور وہ اسی شہر میں قتل کیا گیا۔

صفحہ ۹

لوگوں نے کہا کہ محمد بن قاسم بیرون میں آیا۔ اور اہل شہر نے اپنے میں سے ایک فرقہ کو حجاج کے پاس بھیجا اور انہوں نے صلح کی اس سے اور محمد بن قاسم کے لئے رسد بھیجی اور انہوں نے اسکو اپنے شہر میں داخل کیا اور صلح کو پورا کیا۔ اور محمد

بن قاسم نہ گزرتا تھا کسی شہر میں سے مگر فتح کیا اسکو۔ یہاں تک کہ مہران کے اس پار
نہر کو عبور کیا اور سربیدس کے سمنی اسکے پاس آئے اور اس سے صلح کی۔ ان لوگوں کی
طرف سے ان لوگوں کی طرف سے جن کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اور ان پر خراج مقرر کیا
اور سہبان تک گیا اور اسکو فتح کیا۔ پھر مہران تک گیا اور اسکے درمیان میں جا پہنچا
اور اس بات کی خبر داہر کو پہنچی اور وہ اس سے لڑنے کو مستعد ہو گیا اور محمد بن قاسم
نے محمد بن مصعب بن عبدالرحمن الثقفی کو سدوسان تک مع گھوڑے اور گدھوں
کے بھیجا۔ تب وہاں والوں نے امن اور صلح چاہی اور سفر کیا (سفیر بن کر) اسکے اور
ان کے درمیان فرقہ سمینہ نے پس امن دی انکو اور ان پر خراج مقرر کر دیا۔ اور
ان سے رہن لیا اور محمد بن قاسم کے پاس واپس گیا۔ اور اسکے ساتھ چار ہزار جاٹ
تھے اور وہ محمد بن قاسم کے ساتھ ملے اور سدوسان نے ایک شخص کو حاکم بنایا پھر
محمد نے مہران کو عبور کرنے کا حیلہ کیا۔ یہاں تک کہ عبور کر لیا اس (پل کو) جو قریب
تھا راجہ راسل کے ملک سے اور وہ ہندوستان کے کچھ کا بادشاہ تھا۔

اس پل کو کہ جسکو اس نے باندھا تھا اور داہر اسکو معمولی سمجھتا تھا اور اس سے صفہ
غافل تھا۔ اور اسکو ملے محمد اور سلمان اور وہ ہاتھی پر سوار تھا اور اسکے چاروں
طرف ہاتھی تھے اور اسکے ساتھ ٹھاکر تھے پھر لڑائی ہوئی اس قدر سخت کہ اس
جیسی نہیں سنی گئی تھی اور داہر پیدل ہو گیا اور لڑا پھر قریب شام کے وہ قتل کیا
گیا اور مشرکین کو شکست ہوئی۔ پھر مسلمانوں نے ان کو قتل کیا جس طرح انہوں نے

چاہا اور وہ شخص جس نے اسکو قتل کیا مدائنی کی روایت میں وہ ایک شخص تھا خاندان کلاب کا اور اُسنے کہا :۔

وہ گھوڑے گواہی دیتے ہیں داہر کے (قتل ہونے کے) دن کی اور نیزے اور محمد بن قاسم بن محمد۔ میں نے پھاڑ دیا اس جماعت کو بغیر سہتے ہوئے، یہانتک کہ میں نے مارا ان کے افسر کو ہندی تلوار سے۔ پھر چھوڑ دیا میں نے اسکو خاک کے نیچے اوندھا پڑا ہوا، خاک آلود رخسار اور بغیر تکیہ لگائے ہوئے۔

بیان کیا مجھسے منصور بن حاتم نے کہ کہا اسنے کہ داہر اور اسکے قاتل دونوں کی تصویر بُدھ میں بنی ہوئی ہے اور بدیل میں طلفہ کی تصویر قندبیل میں بنی ہوئی ہے اور اس کی قبر دیبل میں ہے۔ اور مجھسے بیان کیا علی بن محمد المدائنی نے اور اس سے بیان کیا ابو محمد الہندی نے اور اس سے بیان کیا ابو الفراج نے کہ جب داہر قتل کر دیا گیا تو محمد بن قاسم کو دیار سندھ پر غلبہ ہو گیا اور ابن کلبی نے کہا کہ وہ شخص جس نے داہر کو قتل کیا وہ قاسم بن ثعلبہ بن عبداللہ بن حصن الطائی تھا۔

لوگوں نے کہا کہ محمد بن قاسم نے براور کو بزور فتح کیا۔ اور اس شہر میں داہر کی ایک عورت تھی تو وہ ڈری کہ وہ پکڑی جائیگی تو اُسنے اپنے آپ کو اور اپنی لونڈیوں کو اور اپنے تمام مال کو جلا دیا۔ پھر محمد بن قاسم پرانے برہمن آباد میں آیا اور وہ منصورہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھا اور اس زمانہ میں (ورر) منصورہ کچھ نہ تھا وہ صرف ایک جنگل کی جگہہ تھی اور داہر کے شکست شدہ لوگ اسی برہمن آباد میں بسے پھر وہ لڑے

اس سے اور محمد بن قاسم نے اس کو بزور فتح کر لیا۔ اور وہاں آٹھ ہزار
آدمی قتل کئے اور کہا گیا ہے کہ چھبیس ہزار آدمی اور اپنا وزیر پیچھے
چھوڑا اور وہ آج کل برباد ہے اور محمد روانہ ہوا اور ارادہ کرتا تھا رُور اور
بَرُور کا پھر اس کو ساوندی والے ملے اور اُس سے امن مانگی تو اس نے
ان کو امن دی اور ان سے مسلمانوں کی دعوت طعام اور راستہ بتلانے
کی شرط کر لی۔ اور ساوندی والے آج کل مسلمان ہیں پھر وہ سمد میں آیا اور
وہاں کے باشندوں نے بھی ساوندی والوں کی طرح پر صلح مانگی
اور پھر وہ بَرَوْتر تک پہنچا اور یہ شہر سندھ میں سے ہے اور ایک پہاڑ
پر واقع ہے۔ پھر ایک مہینہ تک ان کا محاصرہ کیا اور ان کو فتح کیا صلح سے
اس معاہدہ پر کہ وہ اُن کو نہ قتل کرے اور نہ ان کے بدھ سے کوئی
تعرض کرے

اس نے کہا کہ بدھ نہیں ہے مگر مثل عیسائیوں اور یہودیوں کے گرجا
اور مجوسیوں کے آگ کے گھر کی مانند اور ان پر خراج مقرر کیا رُور میں اور
ایک مسجد تعمیر کرائی اور محمد سکہ کی طرف چلا اور وہ ایک شہر ہے دریائے بیاس
کے پار پھر اس کو فتح کیا۔ اور شہر سکہ آج کل برباد ہے۔ پھر دریائے بیاس
کو عبور کیا ملتان تک۔ اور ملتان والوں سے لڑائی ہوئی اور زائدہ بن عمیر
الطائی نے داد شجاعت دی اور مشرکون کو شکست دی پھر وہ شہر میں داخل

ہوئے اور ان کا محاصرہ محمد نے کر لیا۔ اور مسلمانوں کے توشے ختم ہو گئے تو انھوں نے گدھے کھائے پھر اُن کے پاس ایک شخص امن مانگتا ہوا آیا۔ پھر ان کو اس نے پانی کی نکلنے کی جگہہ کا راستہ بتایا جسے وہ پیا کرتی تھی اور وہ پانی جاری تھا ایک دریائے سمد سے اور وہ جاتا تھا اس مقام پر جہاں وہ جمع ہوتا تھا اور وہ مثل حوض کے تھا شہر میں اور وہ اس کو ملاح کہتے تھے۔ پس بند کر دیا اس کو۔ پھر جب وہ پیاسے ہوئے تو وہ مطیع ہو گئے اور محمد نے قتل کیا لڑنے والوں کو۔ بچوں کو قید کر لیا اور بدھ کے پجاریوں کو اور وہ چھ ہزار تھے اور اُن کو ملا بہت سا سونا پھر وہ مال ایک مکان میں جمع کیا گیا جو دس گز اور آٹھ گز تھا۔ ڈالتا تھا اس کو جس کو وہ رکھتا تھا ایک روشن دان میں جو چھت میں کھلا ہوا تھا پھر کا ملتان نام رکھا گیا سونے کی سر مقام کے (یعنی سونا رکھنے کے گھر کی سرحد) اور فرح کے معنی سرحد کے ہیں اور ملتان کا بدھ وہ بدھ تھا کہ اُس کو تحفہ میں مال دیا جاتا تھا اور اس پر نذریں چڑھائی جاتی تھیں اور اہل سندھ اس کی طرف حج کرتے تھے اور اُس کا طواف کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھیاں سروں کو اُس کے پاس جا کر منڈاتے تھے۔ اور گمان کرتے تھے کہ یہ ایک بت ہے اور وہ حضرت ایوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا لوگوں نے کہ دیکھا حجاج نے کہ محمد بن قاسم پر ساٹھ لاکھ خرچ ہو گیا ہے وہ (دولت) جو اُس کے پاس لائی گئی تھی وہ ایک کروڑ بیس لاکھ تھی تو

اُس نے کہا کہ ہم نے اپنا غصّہ نکال لیا اور اپنا بدلہ پالیا اور اُس میں زیادہ پایا ساٹھ درہم اور داہر کا سر زیادہ ملے - اور حجاج مرگیا -

پھر وہ ملتان سے مُرور اور بصرہ کی طرف واپس ہوا - اور اس کو مُس نے فتح کر لیا تھا اور لوگوں کو امن دی تھی اور اس نے بیلمان کی طرف ایک لشکر بھیجا - پس وہ نہیں لڑے اور اطاعت قبول کر لی - سرستی والوں نے اُس سے صلح کی اور وہ آج کل بصرہ والوں کی لڑنے کی جگہ ہی - اور وہاں کے باشندے قزّاق ہیں جو سمندر کے ڈاکو ہیں - پھر محمد کیرج میں آیا اور مقابلہ کے لئے دُوھر نکلا اور اس سے لڑا دشمن کو شکست دی اور دوھر بھاگا اور کہا جاتا ہے کہ مار دیا گیا اور اہل شہر نے محمد کے حکم کی فرمانبرداری کی - اس نے قتل کیا اور قید کیا - شاعر نے کہا ہی کہ ہم نے قتل کیا داہر کو اور دوہر کو - اور گھوڑے سوار مختلف گروہوں میں ہو کر دشمن پر ہلاکت لاتے تھے) - اور ولید ابن ملک مرگیا - اور سلیمان بن عبدالملک حاکم ہوا اس نے صالح بن عبدالرحمٰن کو عراق کے خراج پر حاکم بنایا اور یزید ابن ابو کبشہ سکسکی سندھ کا حاکم ہوا تو اُس نے محمد بن قاسم کو قید کر کے بھیجدیا - اور اس کے ساتھ معاویہ ابن مہلب کو بھی (بھیجدیا) محمد نے تمثیلاً کہا :-

اُنھوں نے مجھ کو ضائع کیا - اور انھوں نے کیسا (کامل) جوان ضائع کیا لڑائی کے دن اور سرحد کی حفاظت میں (کام آتا) محمد بن قاسم پر ہندوستانی

روپے اور اس کا مجسمہ (بت) کیرج میں بنایا۔ صالح نے اس کو واسط میں
قید کر لیا اور کہا اگرچہ میں واسط میں اور اس کی زمین میں۔ لوہے میں گڑا ہوں
(زنجیروں میں بندھا ہوا) قیدی ہتکڑی پڑا ہوا ہوں لیکن میں نے کتنے بہت
سے فارس کے جوانوں کو ڈرایا ہے کتنے بہت ہمسروں کو میں نے قتل
کر کے چھوڑ دیا۔ اور کہا:۔ اگر میں (صاحم کا) مصمم ارادہ کر لیتا۔ تو البتہ روند
دیتے گھوڑے اور گھوڑیاں جو تیار کئے گئے تھے لڑائی کے لئے اور نہیں داخل
ہوتے سکسکی سوار ہماری زمین پر۔ اور نہ ہوتا خاندان عکسہ کا کوئی ہمارے
اوپر امیر اور نہ ہوتا میں تابعدار مزونی غلام کا۔ لہذا تعجب اس زمانہ پر جو
صفحہ ۱۲ گرانے والا ہے شریفوں کو۔ پھر اس کو صالح نے ان لوگوں کے ساتھ جو خاندان
ابو عقیل کے تھے۔ سزا دی یہاں تک کہ ان کو مار ڈالا۔ اور حجاج نے آدم صالح
کے بھائی کو مار دیا تھا اور وہ خارجیوں کی رائے رکھتا تھا اور کہا ہے حمزہ بن
بیض الحنفی نے:۔

بیشک انسانیت بخشش اور سخاوت محمد بن قاسم بن محمد کے لئے۔
وہ منتظم ہوا لشکروں کا بعمر سترہ سال (یا سترہ سال تک) کس قدر قریب ہے
یہ سرداری اس کی ولادت سے اور دوسرے نے کہا کہ حکومت کی لوگوں
پر سترہ سال کی عمر میں اور اس کے ہم عمر اس (سرداری) کے خیال سے
بے پرواہ تھے۔ اور دیگر شغلوں میں منہمک اور یزید بن ابی کبشہ زمین سندھ پر

اٹھارہ روز رہنے کے بعد انتقال کر گیا۔ اور سلیمان بن عبد الملک نے حبیب
بن مہلب کو سند کی لڑائی پر حاکم بنایا۔ تو وہاں آیا اور ہندوستان کے بادشاہ
اپنے ملکوں کو واپس چلے گئے اور حلیشہ بن داہر برہمناباد کو واپس ہوا۔
اور حبیب کنارے مہران پر آیا ملک رور کے باشندوں نے اس کی اطاعت
قبول کر لی۔ اور وہ ایک قوم سے لڑا تو ان پر اس نے فتح پائی

پھر سلیمان بن عبد الملک مر گیا۔ اور اس کے بعد عمر بن عبد العزیز کی
خلافت ہوئی۔ انہوں نے ایک خط بادشاہوں کو لکھا جسمیں ان کو اسلام
اور صلح کی اس شرط پر دعوت دی کہ انکو مالک برقرار رکھینگے اور یہ کہ انکے
موافق وہ ہوگا جو مسلمانوں کیلئے ہوگا اور ان کے خلاف وہ ہوگا جو مسلمانوں کے
خلاف ہوگا۔ (یعنی تمام حقوق جو مسلمانوں کے موافق اور انکے خلاف ہیں
وہ اُن کو دیئے جاویں گے)

اور ان لوگوں کو ان کی عادت اور ان کی روش معلوم ہو گئی تھی۔ پھر
حلیشہ اور بادشاہ اسلام سے آئے اور انہوں نے عرب کے سے نام رکھے۔
اور عمرو بن مسلم الباہلی عمر ابن عبد العزیز کی اس سرحد پر عامل تھے۔ تو انہوں نے
ہندوستان کے بعض (ممالک) پر غزوہ کیا۔ اور فتح حاصل کی اور بنو مہلب
سندھ کی طرف بھاگ گیا یزید بن عبد الملک کے زمانہ میں [illegible] بن [illegible]
کو انکی طرف بھیجا اور وہ انسے ملا۔

صفحہ

پھر مدرک بن مہلب قندابیل میں قتل کیا گیا۔ اور مفضل، عبدالملک، زیاد، مروان اور معاویہ بن مہلب کو قتل کیا اور معاویہ بن یزید بھی آخری لوگوں کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور جنید بن عبدالرحمٰن المری عمر بن ھبیرۃ الفزاری کی طرف سے ہندوستان کی سرحد کا حاکم ہوا پہر اس کو اس کا ہشام بن عبدالملک نے حاکم بنایا۔ پھر جب خالد بن عبداللہ قسری عراق میں آیا تو ہشام نے جنید کو خط لکھا حکم دیتا تھا اس کو لکھنے کا۔ پھر جنید دیبل میں آیا۔ اور کنارہ مہران کے اترا اسکو جلیشہ نے عبور کرنیکو منع کیا۔ اور اس کو پیام بھیجا کہ میں اسلام لے آیا۔ اور مجھکو حاکم کر دیا ہے سردار صالح نے میرے ممالک کا اور میں تم سے بے خوف نہیں ہوں۔ تو اس نے اس کو امن دی۔ اس کو بطور ضامن کے دیا اور اس سے ضامن لئے ان خراج کے بدلے جو اسکے ملک کی تہا۔ پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کے ضامن واپس کر دیئے۔ اور کافر ہو گیا جلیشہ اور لڑا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ نہیں لڑا۔ اور جنیب نے اسپر زیادتی کی تھی پھر وہ ہندوستان میں آیا اور افواج جمع کیں۔ اور کشتیاں لیں اور لڑائی کی تیاری کی۔ اور جنید اس کی طرف کشتیوں میں روانہ ہوا۔ اور وہ مشرقی پتھریلی زمین میں ملے اور جلیشہ قید کر لیا گیا۔ اس کی کشتی ٹوٹ گئی پہر اسکو قتل کر دیا۔ اور صصّہ بن داھر بھاگا اور وہ چاہتا تھا کہ عراق کو جائے اور جنید کی بیوفائی کی شکایت کرے اور جنید اسکو برابر تسلی دیتا رہا۔ یہانتک کہ اس نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔

اور اس کو مار ڈالا۔ اور غزوہ کیا جنید نے کیرج پر اور (وہاں کے لوگوں نے عہد) صفحہ ۱۶
توڑ دیا تھا۔ تب اس نے سینگ دار مینڈھے تیار کرائے (کتاش النطاحہ
ایک قسم کا جنگی آلہ ہے جس سے دیواروں کو توڑا جاتا تھا) تب اس نے آلات
حرب سے پتھر لگوائے شہر کی دیواریں یہانتک کہ اسمیں سوراخ کر دیا۔ اور اسمیں
بزور داخل ہوا۔ پھر اس نے قتل کیا اور قید کیا۔ اور مال غنیمت حاصل کیا اور
اس نے حاکموں کو مرمد۔ مندل۔ دہج۔ اور بروج روانہ کیا۔ اور جنید کہتا تھا۔
کہ قتل حالت گھبراہٹ میں اس قتل سے بڑی ہے جو بے آب و دانہ کی حالتیں
ہو اور جنید نے ایک لشکر اجین روانہ کیا اور جنید بن مرہ کو ایک لشکر کیساتھ
شہر مالوہ کو روانہ کیا۔ انہوں نے اجین کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور پھر بھد پر لٹے اور
اس کی چہار دیواری جلا دی اور جنید نے بلماں اور جرد فتح کیا اور اس کو
اس کی جائے قیام پر علاوہ اس کے جو اسکو ملاقاتیوں نے دیا تھا۔ چالیس لاکھ
اور اسقدر یہی روانہ بھی کیا۔ جریر نے کہا جنید کے ملاقاتی اور اسکے دوست
سلام کرنے لگے روشن چہرہ کو جسکی بخششیں بہت زیادہ ہیں ابوالجویریہ نے کہا:۔
اگر بیٹھتی کوئی قوم آفتاب پر بوجہ بزرگی کے ان کے احسان اور بزرگیوں کیوجہ
سے تو وہ بیٹھے وہ حسد کئے گئے اس چیز کیوجہ سے جو ان کے پاس بزرگی سے ہے۔
اللہ تعالےٰ انسے نہ چھینے وہ بات جس کی وجہ سے ان کا حسد کیا جاتا ہے پھر
جنید کے بعد تمیم بن زید العتبی حاکم ہوا۔ پھر وہ ضعیف ہو گیا اور کمزور رہ گیا اور ذیل

کے قریب اس پانی پر جسکو بھینسوں کا پانی کہتے ہیں مر گیا۔ اور اس کا نام اسوجہ سے بھینسوں کا پانی رکھا گیا ہے کہ بھینس بھگا کر لائی جاتی ہیں اس پر ان سبز گھیوں کیوجہ سے جو مہران کے کنارے ہوتی ہیں اور تمیم عرب میں سب سے زیادہ سخی تھا اسکو سندھ کے بیت المال میں اٹھارہ لاکھ طاطاری ۱۸ درہم دیئے تو اس نے جلدی اُن کے خرچ کرنیمیں کی۔ اور اس کے ساتھ لشکر میں ایک جوان شخص ہندوستان کو بنی یربوع کے خاندان کا گیا تھا جسکو جنیس کہتے تھے اور اس کی ماں خاندانی طلے سے تھی وہ فرزدق کے پاس آئی اور التجا کی کہ وہ تمیم کو ایک خط لکھدے اس کی واپسی کیلئے اور واسطہ دیا اس کو غالب کے قبر کا جو اس کا باپ تھا۔ لہذا فرزدق نے تمیم کو لکھا۔

وہ عورت میرے پاس آئی اور واسطہ دیا اے تمیم غالب کا۔ اور اس قبر کا کہ اڑ کر آتی ہے اسپر اس کی مٹی۔ پھر دیدے تو مجھکو جنیس کو اور اس بارہ میں احسان ہے۔ بوجہ ماں کی پریشانی کے کہ پانی بھی اس کا نہیں اترتا اے تمیم بن زید میری حاجت ہرگز پس پشت نہ ڈال۔ اور نہ گراں ہوگا مجھپر اس کا جواب پس نہ زیادتی کر واپسی میں اس کے بارہ میں کیونکہ میں۔ رنجیدہ ہوں گا ان ضرورتوں کیوجہ سے جسکی تلاش میں دیر تک رہے ہیں۔ تو اس نے نہ سمجھا کہ اس جوان کا کیا نام ہے آیا وہ حبیش ہے یا خنیس ہے لہذا اس نے ان تمام لوگوں کو واپس جانیکا حکم دیدیا جنکے نام ان حروف سے تھے اور زمانہ تمیم میں مسلمان ہندوستان کے

شہروں سے نکلے اور اپنے جائے مرکزوں کو اب تک وہاں نہ واپس آئے پھر
حکم بن عوانہ الکلبی والی ہوا - اور کافر ہوئے اہل ہند - والے اہل کچھ کے تو
مسلمانوں کیلئے کوئی جائے پناہ نہ دیکھی - کہ جس کی طرف پناہ لیتے پھر انہوں
نے ایک شہر جھیل کے اس پار جس سے ہند متصل ہے بنایا - اور اس کا نام محفوظہ
رکھا اور اس کو ان کے لئے جائے پناہ بنایا اور اس کو آباد کیا - شامی کلب
کے بزرگوں سے دریافت کیا کہ کیا رائے ہے ہم اس کا نام کیا رکھیں تو انہیں سے
بعض نے دمشق کہا اور بعض نے حمص اور ان میں سے ایک نے کہا کہ اسکا
نام تدمر رکھو - اس نے جواب دیا خدا ہلاک کرے تجھکو اے بیوقوف بیشک میں
اس کا نام محفوظہ رکھتا ہوں اور وہ وہاں آباد ہوا - اور عمر بن محمد بن قاسم
حکم کے ساتھ تھا اور (اس کو سپرد کر دیا تھا)

اور سپرد کر دیا تھا وہاں کے بڑے بڑے کاموں کو پھر اس نے مقام صفحہ ۱۸
محفوظہ سے جہاد کر دایا پھر جب وہ وہاں آیا اور اپنے کام پورے کر لئے تو بحیرہ
اس پار ایک شہر آباد کیا - اور اس کا نام منصورہ رکھا اور وہی شہر ہے -
جہاں آجکل حکام آتے ہیں - اور حکم نے ان (ممالک کو) جو دشمن کے قبضہ میں تھے
چھڑا لیا - بوجہ اس کے کہ انہوں نے دشمن پر غلبہ پا لیا تھا - اور لوگ حکومت سے
خوش ہو گئے - اور خالد کہتا تھا کہ کسقدر تعجب ہے کہ میں نے (جب اعرب کے
ایک نوجوان کو حاکم بنایا) تو اس کو لوگوں نے چھوڑ دیا - یعنی تمیم کا لوگوں نے

ساتھ نہ دیا) اور (جب) میں نے سب سے زیادہ کنجوس کو حاکم بنایا تو لوگ اس سے
خوش ہو گئے پھر حاکم قتل کیا گیا۔ پھر حکام دشمنوں سے اس کے بعد لڑتے تھے
اور جو ملتا تھا وہ لے لیتے تھے۔ اور اس حصہ ملک کو جہاں کے لوگوں نے
عہد شکنی کی تھی فتح کیا۔

پھر جب اول سلطنت مبارک ہوئی تو ابو مسلم عبدالرحمٰن بن مسلم نے مغلس
العبدی کو ملک سندھ کا حاکم بنایا۔ اور طخارستان پر قبضہ کیا۔ اور پھر روانہ ہوا
یہانتک کہ وہ منصور بن جمہور الکلبی کے پاس پہنچا اور وہ سندھ میں تھا اور
اس سے منصور ملا۔ اس کو مار ڈالا اور اس کے لشکر کو شکست دی۔ پھر جب
ابو مسلم کو بھیجا تو اس نے موسیٰ بن کعب تمیمی کو افسر بنایا پھر سندھ کی طرف روانہ ہوا
اور جب وہ وہاں پہنچا تو اس کے اور منصور بن جمہور کے درمیان۔ مہران
واقع ہو گئی۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے بھڑ گئے اور اس کے لشکر کو شکست
ہوئی۔ اور اس کے بھائی منظور کو قتل کر دیا۔ اور منصور وہاں سے بھاگا
یہانتک کہ وہ ایک ریگستان میں آیا اور پیاسا مر گیا۔ اور موسیٰ ملک سندھ
کا حاکم ہوا تو اس نے شہر منصورہ کی مرمت کرائی اور مسجدوں میں
اضافہ کیا۔ اور جہاد کیا اور فتح حاصل کی۔ اور امیر المومنین منصور رحمۃ اللہ
نے ہشام بن عمرو تغلبی کو سندھ کا حاکم بنایا۔ تو اس نے فتح حاصل کی۔ ان صفحہ ۱۹
مقامات کی جو مشکل تھے اور اس نے عمر بن جمل کو کشتیوں میں نارند کو بھیجا

اور ہندوستان کی طرف پہنچا۔ تو اس نے کشمیر فتح کیا اور بہت سے قیدی اور غلام ہاتھ لگے۔ اور ملتان فتح کیا۔ اور قندابیل میں خاندان عرب کے سرکش تھے ان کو وہاں سے جلا وطن کیا۔ اور قندھار میں کشتی میں سوار ہو کر آیا اور اس کو فتح کیا۔ اور بدھ کے (مندر) کو ڈہا دیا۔ اور اس کی جگہ مسجد تعمیر کرائی۔

پھر وہ شہر سرسبز ہوئے اسکی زمانہ حکومت میں تو لوگوں نے اس کو مبارک سمجھا۔ پھر سرحد کے (ممالک) کو مفتوح کیا اور وہاں کے انتظامات کو مستحکم کیا اس کے بعد عمر بن حفص بن عثمان ہزار مرد ملک سندہ کا حاکم ہوا۔ اور پہر داؤد بن یزید بن حاتم اور اس کے ساتھ ابو الصمد تھا جو آجکل سرکش ہے اور وہ کندہ کا غلام ہے۔ اور ملک سندہ کی حکومت ہمیشہ درست حالت میں رہی یہانتک کہ مامون کی زمانہ خلافت میں بشر بن داؤد کو حاکم بنایا۔ تو اس نے نافرمانی کی اور مخالفت کی تو اسکے مقابلہ کیلئے غسان بن عباد کو بھیجا۔ اور وہ شخص المراف کوفہ کا رہنے والا تھا۔ پھر بشر بن داؤد امن کا خواستگار ہو کر نکلا اور اس کے بعد اسلام یعنی بغداد میں آیا۔ اور غسان نے ملک سندہ پر اپنے پیچھے موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برمک کو چھوڑا تو اس نے بالہ بادشاہ شرقی کو قتل کر دیا۔ اور اس نے اس شرط پر کہ وہ اس کو زندہ چھوڑ دے اس کو پانچ لاکھ درہم دیئے اور یہ بالا وہ شخص تھا جس نے غسان کے خلاف بغاوت کی تھی اور اس کو اپنے لشکر میں ان بادشاہوں کیساتھ جو اس کے دربار میں حاضر ہوئے تھے ایک خط لکھا تھا۔

اور اس نے اس سے انکار کر دیا تھا۔

اور موسیٰ نے اپنی نیکیوں کے اچھے آثار چھوڑے اور ۲۱۳ھ میں انتقال کیا۔ اور اس کے بیٹے عمران بن موسیٰ کو خلیفہ بنایا اور امیر المومنین معتصم باللہ نے اس کو ملک سرحد کی بابتہ خط لکھا۔ تو وہ قیقان تک آیا اور وہ جاٹ ہیں اور اس سے لڑا اور ان پر غلبہ حاصل کیا اور ایک شہر بنایا جس کا نام بیضا رکھا اور وہاں لشکر کو آباد کیا۔

پھر منصورہ میں آیا۔ اور وہاں سے قندابیل کو گیا۔ اور یہ ایک شہر پہاڑ پر واقع ہے۔ اور اس میں ایک سرکش ہے جس کو محمد بن خلیل کہتے ہیں۔ وہ اس سے لڑا اور فتح حاصل کی۔ اور وہاں کے سرداروں کو قصدار میں لے گیا۔ پھر اس نے دریائی قزاقون پر جہاد کیا۔ اور عمران نے دریائے رور پر لشکر کشی کی۔ اور اس نے ان جاٹوں کو جو اس کی درگاہ میں تھے بلایا تو وہ اس کے پاس آئے پھر اس نے اُن کے ہاتھوں پر مہر لگا دی اور ان سے جزیہ لیا۔ اور ان کو یہ حکم دیا۔ کہ ان میں سے ہر ایک شخص کیساتھ ایک کتا ہو جب وہ اس کے سامنے آوے۔ لہٰذا کتے کی قیمت پچاس درہم تک پہنچ گئی۔ پھر دریائی قزاقوں پر جہاد کیا۔ اور اس کے ساتھ جاٹوں کے سردار تھے۔ پھر اُس نے سمندر سے ایک نہر کھود دی اور اسکو ان کی کنکریلی زمین میں جاری کیا یہانتک کہ اُن کا پانی نمکین ہو گیا۔ اور ان کو لوٹ ڈالا

اس کے بعد خدائی نزاریہ اور یمانیہ میں قومی طرفداری پیدا ہو گئی تو عمران خاندان یمانیہ کا طرفدار ہو گیا اور عمر بن عبدالعزیز ہباری اس کی طرف روانہ ہوا

اور اس کو قتل کر دیا اور اں حالیکہ وہ غافل تھا۔ اور اسی عمر کا دادا وہ شخص تھا جو
سندھ میں حکم بن عوانہ کلبی کیساتھ آیا تھا۔ اور مجھکو منصور بن حاتم نے خبر دی
کہ فضل بن ماہان بنی سامہ کا غلام تھا۔ اس نے سندان فتح کیا اور اسپر
غلبہ حاصل کیا۔ اور مامون کے پاس ہاتھی بھیجا اور اس کو اس نے ایک خط لکھا
اور اس نے اس کے لیے اس جامع مسجد میں جو اس نے اس شہر میں تعمیر کرائی تھی
دعا کی۔ پھر جب وہ انتقال کر گیا۔ تو اسکی جگہ پر محمد بن فضل بن ماہان جانشین ہوا۔

صفحہ ۱۴

اور وہ ہندی قراقون کی طرف ستر جنگی کشتیاں لیکر بیٹھکر روانہ ہوا اور ایک
مخلوق کو اسمیں سے قتل کیا۔ اور مقام قالی کو فتح کیا۔ اور سندان کیطرف لوٹا
اور اسپر اس کے بھائی نے جس کو ماہان بن ابو الفضل کہتے ہیں غلبہ حاصل کیا۔
اور امیر المومنین معتصم باللہ نے اس کو ایک خط لکھا۔ اور اس کو ساگون کا ہدیہ بھیجا
کہ اتنی لمبی اور بڑی نہیں دیکھی گئی تھیں۔ اور ہندوستان اس کے بھائی کی زیر حکومت
تھا۔ تو انہوں نے اسپر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ پھر
ہندوستان نے اس کے بعد سندان پر غلبہ پایا تو وہاں کی مسجدوں کو مسلمانوں
کیلئے جہاں وہ جمع ہوتے تھے اور خلیفہ کو بلاتے تھے چھوڑ دیا۔

اور مجھکو خبر کر دی کہ کریزین کے غلام ابو بکر نے کہ وہ شہر جسکو عسیقان کہتے ہیں
اور جو درمیان کشمیر ملتان اور کابل کے واقع ہے وہاں کا بادشاہ عقلمند تھا
اور وہاں کے باشندے بت پرستی کرتے تھے اور (اس بت) پر ایک مکان بنایا تھا

اور اسپر غلاف چڑہا دیا تہا - ایک مرتبہ بادشاہ کا بیٹا بیمار ہوا تو اس مندر کے سادہوں کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے بت سے استدعا کرو کہ وہ میرے بیٹے کو صحت دے - پھر وہ گھڑی بھر کیلئے غائب ہو گئے اور پھر وہ آئے اور کہا کہ ہمنے اس سے درخواست کی اور اسنے جو ہمنے سوال کیا تہا اس کو قبول کر لیا - اس کے بعد وہ لڑکا بیمار ہا اور مر گیا - تو اس بادشاہ نے اس مندر پر حملہ کیا - اور اس کو گرا دیا - اور اس بت کو توڑ ڈالا اور ان سادہوں کو مار ڈالا - پھر مسلمان تاجر لوگوں کو بلایا اور انہوں نے توحید کو پیش کیا اسپر وہ موحد ہو گیا اور مسلمان ہو گیا - اور یہ واقع امیر المومنین معتصم باللہ رحمۃ اللہ کے زمانہ خلافت میں واقع ہوا -
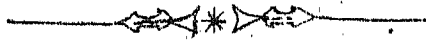
# سیرت سیدنا رسول اللہ صلعم

## مصنفہ عبدالملک بن ہشام

## جنگ بدر اکبر

صفحہ ۲۲

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلعم نے ابوسفیان بن حرب کے (ملک) شام سے آنیکی بابتہ سنا جو ایک بڑے قافلہ قریش کیساتھ جس میں قریش کا اسباب اور بہت سامان کا مال تجارت اور تیس یا چالیس آدمی تھے۔

منجملہ ان کے یہ تھے مخرمہ بن نوفل بن اسیب بن عبدالمناف بن زھرہ۔ عمرو بن الیاس بن وائل بن ہشام سلا بن ھشام نے بیان کیا) کہ (اس کو) عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم کہتے ہیں۔

ابن اسحاق نے کہا کہ مجھسے بیان کیا محمد بن مسلم الزھری۔ عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابوبکر اور زید ابن رومان نے اور انسے بیان کیا عزوہ ابن زبیر اور ان کے علاوہ اور ہمارے علمانے اور ان سے بیان کیا حضرت عباسؓ نے کہا کہ ہر ایک نے مجھسے اس واقعہ کا کچھ حصہ بیان کیا لہذا حدیث کا مجموعہ اس صورت میں آگیا جسکو میں نے بیان کیا ہے جنگ بدر کے بارے میں۔

انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت نے ابوسفیان کو شام سے آتا ہوا سنا

تو مسلمانوں کو ان کی طرف (بھاگنے کے لئے) آمادہ کیا۔ اور فرمایا کہ یہ قافلہ قریش کا ہے جس میں انکا مال ہے۔ لہذا تم اس کی طرف جاؤ۔ شاید اللہ تمکو وہ قافلہ بطور غنیمت کے دیدے۔ لہذا لوگوں نے قبول کیا (ان کی آواز کو) پھر ان میں سے کسی نے جلدی کی اور کسی نے دیر لگائی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ خیال کیا تھا کہ رسول اللہ لڑائی کرینگے۔ اور جب ابوسفیان حجاز کے قریب آیا تو اس نے خبروں کا پتہ لگایا اور جو شخص سواروں میں سے ملا اس سے ڈر کر اپنے آدمیوں کے حال کو دریافت کیا یہانتک کہ سواروں میں سے کسی نے یہ خبر پہنچا دی کہ محمد صلعم نے تیرے لئے اور تیرے قافلہ کے لئے اپنے ساتھیوں کو روانہ فرمایا ہے تو وہ اس بات سے خوف زدہ ہو گیا۔ پھر اس نے ضمضم ابن عمر الغفاری کو اجرت پر نوکر رکھا اور مکہ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ قریش کے پاس جائے اور انکو ان کے مالوں کی طرف روانہ کرے اور یہ خبر دیدے کہ محمد صلعم نے اپنے اصحاب کے ساتھ اس قافلہ سے تعرض کیا ہے تب ضمضم بن عمر جلدی سے مکہ کو روانہ ہوا۔

## عاتکہ دختر عبدالمطلب کے خواب کا بیان

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھکو خبر دی (اس شخص نے جس کو میں (جھوٹ) کی تہمت نہیں لگاتا اور ان سے بیان کیا عکرمہ نے اور ان سے بیان کیا ابن عباس اور یزید ابن روماں نے اور ان سے بیان کیا عروہ ابن زبیر نے۔

ان دونوں نے بیان کیا کہ عاتکہ دختر عبد المطلب نے ضمضم کے مکہ میں آنے سے
تین روز پہلے ایک خواب دیکھا جس نے اس کو پریشان کر دیا تب اپنے بھائی
عباس ابن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور ان سے کہا کہ اے میرے بھائی! خدا کی قسم
میں نے آج شب کو ایک ایسا خواب دیکھا ہے جس نے پریشان کر دیا۔ اور میں
ڈرتی ہوں (اس بات سے) کہ تمہاری قوم پر کوئی آفت یا مصیبت آویگی۔
(داخل ہوگی) لہذا تم اس بات کو جو میں تم سے کہوں چھپاؤ۔ انہوں نے
دریافت کیا۔ کہ تو نے کیا دیکھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے ایک سوار کو دیکھا
جو اونٹ پر آیا ہے یہانتک کہ وہ ٹھہرا پتھریلی زمین پر اور پھر بلند آواز سے چلایا
کہ اے بے وفا لوگو تم اپنے مقتل پر تین روز کے اندر چلو۔ پھر میں نے دیکھا کہ
لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو لئے پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور لوگ
اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ پھر اسی حالت میں کہ لوگ اُسکے چاروں طرف تھے
اس کا اونٹ اس کو کعبہ کی پشت پر لیکر کھڑا ہوگیا اور وہ پھر اسی طرح چیخا کہ اے بے وفاؤ
اپنے مقتل میں تین روز کے اندر چلو۔ پھر اس کا اونٹ اس کو پہاڑ ابی قبیس کی
چوٹی پر لے گیا۔ (وہ وہاں بھی) پہلے کی طرح چلایا اور پھر اسنے ایک پتھر اٹھایا
اور اس کو پھینکدیا۔ اور وہ نیچا ہوتا چلا آیا یہانتک کہ پہاڑ کے نیچے آکر پاش پاش
ہوگیا اور کوئی گھر مکے کے گھروں سے ایسا باقی نہ رہا جس میں اس کا کوئی ٹکڑا
نہ پہنچا ہو۔ ابن عباس نے کہا اللہ کی قسم بیشک یہ ایک عجیب خواب اور لو

صفحہ ۴۴

اس کو چھپا اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ پھر عباس نکلے اور انکو ولید ابن عتبہ
بن ربیعہ جو ان کے دوست تھے مل گئے۔ اور انہوں نے اُن سے اس کا ذکر کر دیا
اور اس کو پوشیدہ رکھنے کی استدعا کی۔ ولید نے اس کو اپنے باپ عتبہ سے کہہ دیا۔
لہذا یہ بات مکہ میں پھیل گئی۔ یہانتک کے قریش کی مجالس میں اسکی بات چیت
ہونے لگی۔ عباس نے کہا کہ جب صبح کو میں کعبہ کے طواف کو گیا (تو دیکھا کہ)
ابوجہل بن ہشام قوم قریش میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ عاتکہ کے خواب کی بابت
باتیں کر رہے ہیں۔

جب ابوجہل نے مجھکو دیکھا تو کہا کہ اے ابوالفضل جب تو اپنے طواف
سے فارغ ہو جائے تو ہماری طرف آنا۔ جب میں فارغ ہو گیا تو اُن کی طرف
متوجہ ہوا یہانتک کہ میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ تب ابوجہل نے مجھسے کہا کہ اے
بنی عبد المطلب تم میں یہ نبیہ عورت کب پیدا ہوائی (ظاہر ہوئی)۔ (ابن عباس نے
کہا میں نے پوچھا یہ کیا بات؟ تو اس نے کہا کہ یہی خواب جو عاتکہ نے دیکھا ہے
صفحہ ۲۵۔ (ابن عباس نے) کہا کہ میں نے پوچھا کیا (خواب) دیکھا ہے۔ تو اس نے کہا کہ
اے اولاد عبد المطلب کیا تم اس بات سے بھی راضی نہیں ہوئے کہ تمہارے
لوگ نبی ہو جاویں یہانتک (کہ تم چاہتے ہو) کہ تمہاری عورتیں بھی نبی ہوں۔
بیشک عاتکہ نے اپنے خواب میں یہ گمان کیا ہے کہ (ایک شخص نے یہ) کہا کہ
تم تین روز کے اندر چلو۔ لہذا ہم تمہارے ساتھ ان تین روز کا انتظار کرتے ہیں

اگر وہ بات جو وہ کہتی ہے سچ ہوئی تو وہ عنقریب ہو جاوے گی اور اگر یہ تین روز گذر گئے اور اس بات سے کچھ بھی نہوا تو ہم تمہاری (ہجو) میں ایک کتاب لکھدینگے کہ تم عرب میں اہل بیت میں سب سے زیادہ جھوٹے ہو۔ ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی قسم میری جانب سے اسکے سامنے کوئی گناہ نہیں ہوا سوائے اس کے کہ میں نے اس سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا ہے (ابن عباس نے) کہا پھر ہم سب متفرق ہو گئے۔ پھر جب شام ہوئی تو خاندان بنی عبد المطلب سے کوئی عورت ایسی باقی نرہی جو میرے پاس نہ آئی ہو اور کہا کہ تم نے اس فاسق خبیث کے لئے جائز رکھا کہ وہ تمہارے مردوں کے پیچھے پڑے۔ پھر وہ عورتوں کے پیچھے پڑا ہے (یعنی عورتوں کے بابتہ زبان درازی کرتا ہے) اور تو سنتا رہا اور تجھے کچھ اس سے جو تو نے سنا کچھ غیرت نہ آئی ابن عباس نے کہا کہ میں نے یہ جواب دیا (ان عورتوں کو) کہ خدا کی قسم میں جو کچھ گناہ کیا وہ میری طرف سے اس کے سامنے ہوا۔ اور قسم خدا کی میں اس کو ضرور چھیڑوں گا اور اگر وہ دہراویگا تو میں ضرور اس کو کافی ہو جاؤں گا (یعنی میں اس کو تمہاری طرف سے بھگت لونگا) ابن عباس نے کہا کہ میں عاتکہ کے خواب سے تیسرے روز گیا اور میں غصہ میں بھرا ہوا تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ بیشک میرا ایک کام ابوجہل سے ایسا چھوٹ گیا ہے جس کو میں لینا چاہتا ہوں (یعنی میں انتقام لینا چاہتا ہوں) ابن عباس نے کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا۔ تو اس کو دیکھا اور خدا کی قسم

میں اسکی طرف بڑہا تاکہ میں اس کو چھیڑوں کہ وہ اپنی بعض باتوں کو جو اس نے
کہیں ہیں پھر دہرائے۔ اور اس سے جھگڑا کروں۔ اور وہ دبلا پتلا۔ سبک رو
زبان دراز اور تیز نظر تھا۔ ابن عباس نے کہا کہ وہ مسجد کے دروازے کیطرف
بڑہا تو بھاگتا تھا۔ تو میں نے اپنے دلمیں کہا کہ لعنت ہو اس پر خدا کی اس کو
کیا ہو گیا ہے کیا یہ بے سبب مجھسے ڈرتا ہے (یعنی کیا اس کی یہ حرکت مجھسے
ڈرنے پر دلالت کرتی) تاکہ میں اس سے گالی گلوچ کروں۔ ابن عباس نے کہا
کہ (دراصل) اسنے ضمضم بن عمر الغفاری کی آواز کو سن لیا تھا جسکو میں نے نہیں سنا تھا۔
اور وہ میدان مکہ میں کھڑا ہوا چلا رہا تھا وہ ایک ایسے اونٹ پر تھا جس کے

صفحہ ۴۴

ناک کان کاٹ دیئے تھے اور کجاوہ پھیر دیا تھا اور اپنا کرتہ پھاڑ لیا تھا اور
وہ کہتا تھا کہ اے گروہ قریش تجارت تجارت (!) تمہارے مال ابوسفیان کے
ساتھ میں (جن کو محمدؐ نے اپنے صحابیوں کے ساتھ تعرض کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں
کہ تم ان کو پا سکو گے مدد! مدد! ابن عباس نے کہا کہ اس بات نے جو واقع
ہوئی مجھکو اس سے اور اس کو مجھے مشغول کر لیا لہذا لوگوں نے جلد سامان
کیا۔ اور کہا کہ محمدؐ اور ان کے اصحاب یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ (قافلہ قریش)
بھی مثل قافلہ (عامر) بن حضرمی کے ہوگا۔ ایسا ہرگز نہوگا۔ اور خدا کی قسم
وہ ضرور جان لینگے کہ وہ اس کے خلاف ہے وہ لوگ دو قسموں میں تھے یا تو
(بذات خود) نکلنے والے اور یا اپنی جگہ اور اشخاص کو بھیجنے والے اور قریش سب کے سب

نکلے اور ان کے اشراف میں کوئی بھی پیچھے نہ رہا سوائے ابولہب ابن عبدالمطلب
کے کہ وہ پیچھے رہ گیا تہا اور اپنی جگہ عاصی بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا اور اس کو
چار ہزار درہم کے عیوض اپنی طرف کرلیا تہا یا اس کا (ابولہب کا) اسپر باقی تھا اور
وہ ان کی وجہ سے مفلس قرار دیا گیا تہا لہذا اس کو اجرت پر رکہا (بالعیوض ان
درہموں کے) اس شرط پر کہ وہ ابولہب کا بدلہ ہو جاوے۔ تو اس کو بھیجا اور
ابولہب پیچھے رہگیا۔ ابن اسحاق نے کہا اور بیان کیا کہ مجھے عبداللہ ابن ابی نجیح
نے کہ امیہ ابن خلف نے بیٹھ رہنے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا اور بزرگ بوڑہا۔ موٹا فربہ
تھا۔ تو اس کے پاس عقبہ ابن ابی معیط آیا اور وہ مسجد میں اپنی قوم کے سامنے بیٹھا
ہوا تھا (اور اس کے پاس) انگیٹھی رکھی تھی جس میں آگ عود تھی یہانتک کہ
اس کو اس کے سامنے رکھدیا۔ پھر اس نے (یعنی عقبہ نے) کہا کہ اے ابو علی
(یہ کنیت تھی امیہ ابن خلف کی) تو آگ کی (خوشبو سونگھ چونکہ تو عورت ہی ہے
اور کہا کہ اللہ تباہ کرے تجھے اور جو تو نے کیا اس کو بھی۔ ابن عباس نے کہا کہ
کہ اس نے پھر سامان تیار کیا اور لوگوں کے ساتھ (وہ بھی) نکلا۔

## بیان واقعہ جنگ درمیان کنانہ اور قریش کا اور ان کا لڑائی سے جنگ بدر کے وقت رکنا

صفحہ ۴۲

ابن اسحاق نے بیان کیا (کہ) اور جب (قریش) اپنے سامان وغیرہ سے

فارغ ہوگئے اور چلنے کیلئے تیار ہوگئے ۔ (تو) انہوں نے اس لڑائی کی بابت جو
اُن کے اور بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ میں تھی ذکر کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم
(اس بات سے) ڈرتے ہیں کہ وہ ہمارے پیچھے آجاوینگے۔ اور وہ لڑائی وہ تھی
جو (قوم) قریش اور (قوم) بنی بکر کے درمیان ہوئی تھی جیسا کہ مجھسے بیان کیا ہے
عامر بن لوی کی بعض اولاد نے اور اسنے بیان کیا محمد بن سعید بن المسیب نے
حفص بن الاخیف جو مقیص بن عامر بن لوی کی اولاد میں سے ایک تہا اسکے
بیٹے کے بارمیں (یہ کہ) وہ کہلا ڈھونڈتا ہوا اپنا کہو یا ہوا (اونٹ) مقام ضجنان
کیطرف۔ اور وہ نوجوان لڑکا تہا اور اس کے سر پر پٹھے تھے اور وہ اپنا حلّہ
(وہ چادر کی بصورت جبہ) پہنے ہوئے تھا۔ اور وہ نوجوان وضعدار صاف
سُتھرا تھا۔ اور وہ عامر بن یزید ابن عامر ابن ملوح جو لیعر ابن عوف ابن کعب
ابن عامر ابن لیث ابن بکر ابن عبد مناۃ ابن کنانہ کی اولاد میں سے ایک تھا
اس کے پاس ہو کر گذرا۔ اور وہ (عامر بن یزید) مقام ضجنان میں تھا اور وہ
اس وقت بنی بکر کا سردار تہا۔ تو جب اس نے اس (لڑکے) کو دیکھا تو اسکو
حیرت ہوئی۔ پھر اُس نے دریافت کیا کہ اے نوجوان تو کون ہے ؟

اس نے جواب دیا کہ میں حفص ابن خیف قوم قریش کا بیٹا ہوں پھر
جب اس لڑکے نے اپنی پشت پھیر لی (یعنی چلدیا) تو عامر بن یزید نے کہا کہ
اے بنی بکر! کیا تمہارا کوئی خون قوم قریش پر نہیں ہے ؟ انہوں نے جواب دیا کہ۔ ہاں

بیشک ان (قوم قریش) میں ہمارے خون ہیں۔ نہیں ہوگا کوئی شخص کہ جو قتل کرے اس نوجوان کو اپنے آدمی کے بدلہ میں مگر پورا لے لیا اس کے خون کا بدلہ (یعنی جو شخص اپنے کسی آدمی کے بدلہ میں اس نوجوان لڑکے کو قتل کریگا وہ پورا بدلہ لیگا) ۔ (ابن اسحاق) نے بیان کیا کہ ایک شخص خاندان بنی بکر سے ان کے پیچھے ہوگیا اور اس کو اس خون کے بدلہ میں جو اس کا (قوم) قریش پر تھا قتل کر دیا۔ پھر قریش نے اس کے بارہ میں گفتگو کی۔ تو عامر بن یزید نے کہا کہ اے قوم قریش۔ بیشک ہمارے واسطے تم میں خون تھے (یعنی تم نے ہمارے آدمیوں کو مار ڈالا تھا اُن کا خون بہا تھا) تو تم کیا چاہتے ہو۔ تو اگر تم چاہتے ہو تو ہمکو وہ چیز ادا کردو جو ہماری تمہاری جانب ہے (یعنی خون بہا) اور ہم اُس چیز کو جو تمہاری ہماری طرف ہے ادا کر دینگے (یعنی جو ہمارے ذمہ خون بہا عاید ہیں وہ ہم دیدینگے) اور اگر تم چاہو تو یہ (یعنی اس لڑکے کا) ایک خون ہے ایک شخص کا ایک شخص کے بدلے میں۔ لہذا تم اس چیز سے جو تمہاری ہماری طرف ہے درگذر کرو۔ اور ہم ان خونوں کو جو تمہاری طرف ہمارے ہیں معاف کر دینگے۔ لہذا آسان معلوم ہوا اس نوجوان (کا خون) قوم قریش کے اس خاندان کو۔ اور انہوں نے جواب دیا کہ تم نے سچ کہا ہے کہ ایک شخص ہے۔ ایک شخص کے بدلے میں۔ لہذا وہ اس کو (یعنی لڑکے کو) بھول گئے۔ اور انہوں نے اس کا (خون بہا) طلب نہیں کیا۔ (ابن اسحاق نے) بیان کیا

کہ اس اثناء میں اُس (مقتول لڑکے) کا بھائی مکرز ابن حفص ابن اخیف مقام ظہران کیطرف گذرا تو اتفاقاً عامر ابن یزید ابن عامر ابن ملوح اپنے اونٹ پر نظر پڑ گیا۔ تو جب اس نے اس کو دیکھ لیا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ یہانتک کہ اس کے اونٹ کو بٹھالیا۔ اور عامر اپنی تلوار لٹکائے ہوئے تھا۔ پھر مکرز نے اپنی تلوار لیکر اس کو مار دیا۔ یہانتک کہ اسکو مار ڈالا۔ پھر اس کی ہی تلوار سے اسکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ پھر وہ اس کو مکہ میں لایا اور رات کے وقت اس کو کعبہ کے پردہ میں لٹکا دیا۔ جب صبح ہوئی تو قریش نے عامر بن یزید بن عامر کی تلوار کعبہ کے پردہ میں لٹکی ہوئی دیکھی اور انہوں نے اس کو پہچان لیا۔ اور کہا کہ یہ تلوار تو عامر بن یزید کی ہے۔ مکرز بن حفص نے اُسپر حملہ کیا ہے اور اسکو مار ڈالا ہے۔ لہذا یہ ان کی لڑائی کا واقعہ تھا۔ تو جب وہ اس حالت تک اپنی لڑائی کے بارہ میں پہنچ گئے تھے (تو اسوقت) اسلام ان کے درمیان مانع ہوا۔ اور اُن کو اپنی طرف مشغول کر لیا یہانتک کہ قریش بدر پر چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو اس وقت (قریش نے) اس واقعہ کا جو اُن کے اور بنی بکر کے درمیان ہوا تھا ذکر کیا۔ اور وہ اُن سے ڈرے مکرز ابن حفص نے عامر کے قتل کے بارہ میں یہ کہا:-

جب میں نے یہ دیکھا کہ وہ عامر ہے۔ (تو) میں نے یاد کیا غلطان دوست کے اعضائی کا اور میں نے اپنے دلمیں کہا کہ عامر ہی وہ ہے (تو) تو اس سے خوف مت کر اور دیکھ لے ... کر ...

صفحہ ۴۹ اور میں نے یقین کر لیا کہ اگر میں اس کو مار کا کرتا تہ تو پہنا دوں - جب کہ میں اس کو
تلوار لیکر ماروں گا تو وہ ہلاک ہو جاوے گا - قوی کیا میں نے اس کے
واسطے اپنا دل اور ڈال دیا میں نے اپنے سینہ کو - اور بہادر ھتیار بند
تجربہ کار کے (یعنی میں اس سے جا بھڑا) اور میں نہ تھا جبکہ ملا میرا دل
اور اس کا دل - ذلت کا عرق ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے
(یعنی میں نجیب الطرفین تھا) میں نے اس سے اپنا بدلا لے لیا اور میں اس کے
کینہ کو نہ بھولا - جبکہ بھول جاتا ہے اپنا کینہ ہر بیوقوف -

ابن ہشام نے کہا کہ فرافر اس موقعہ کے علاوہ (کہتے ہیں) شخص قوی
دل کو - اور اس جگہ (اس کے معنی ہیں) تلوار کے اور کہا ابن ہشام نے الغیہب
اس کو کہتے ہیں جس کو عقل نہو - اور ہرنیوں کے نر کو - اور شتر مرغ کے نر کو -
اور خلیل نے کہا ہے الغیہب اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنا خون بہا لینے سے
عاجز ہو - ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھسے یزید بن رمان نے بیان کیا اور
ان سے عروہ بن زبیر نے کہ جب قریش چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو انہوں نے
اس کا جو ان کے اور درمیان بنی بکر کے تھا ذکر کیا - تو قریب تھا کہ (یہ خیال)
انکو پھیر لیتا (وہاں جانیسے) تو شیطان سراقہ ابن مالک ابن جعشم الدلجی کی صورت میں ظاہر ہوا
اور وہ بھی کنانہ کے شرفاء میں سے تھا - اور اس نے ان سے کہا کہ میں تمہارا
ضامن ہوں اس بات سے کہ تمہارے پیچھے کنانہ کسی ایسی بات کو نیکو آویں

جسکو تم برا جانتے ہو۔ لہذا وہ جلدی سے روانہ ہو گئے۔

## آنحضرت صلعم کا (جنگ بدر کیلئے) نکلنا

بیان کیا ابن اسحاق نے کہ رسول اللہ صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ ماہ رمضان کی چند شب گذرنے پر نکلے ابن ہشام نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلعم) یوم یکشنبہ کو ماہ رمضان کی آٹھ شب گذرنے کے بعد (یعنی نو رمضان کو) نکلے اور عمر ین ام مکتوم جن کا نام عبد اللہ ابن ام مکتوم تھا (جو) بھائی تھے بنی عامر بن لوی کے ان کو لوگوں کی نماز (پڑھانیکو) امام بنایا اور ابو کنانہ کو مقام روحا سے واپس بلایا اور شہر مدینہ پر حاکم مقرر کیا۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلعم) نے مصعب ابن عمیر ابن ہاشم ابن مناف ابن عبد الدار کو جھنڈا دیا اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ وہ جھنڈا سفید تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے دو سیاہ جھنڈے تھے ان دونوں میں سے ایک علی ابن ابی طالب کے پاس تھا جسکو عقاب کہتے تھے اور دوسرا انصار میں سے کسی شخص کے پاس تھا ابن اسحاق نے بیان کیا کہ اسوقت رسول اللہ صلعم کے اصحاب کے اونٹ ستر تھے۔ اور ان پر باری باری سے سوار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلعم اور علی ابن ابی طالب اور مرثد ابن مرثد الغنوی (ایک اونٹ پر) باری باری سوار ہوتے تھے۔ اور حمزہ ابن عبد المطلب اور زید ابن حارثہ اور ابو کبشہ اور انیسہ

صفحہ ۳۰

دو غلام رسول اللہ صلعم کے (ایک اونٹ پر) باری باری سوار ہوتے تھے۔ اور
ابوبکر اور عمر اور عبدالرحمان ابن عوف نے ایک (اونٹ پر) باری باری سوار
ہوتے تھے۔ اور ابن اسحاق نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلعم) نے قیس
ابن ابی صعصعہ برادر بنی مازن بن النجار کو اگلی حصہ فوج پر سردار مقرر کیا۔ اور
انصار کا جھنڈا سعید بن معاذ کے پاس تھا (اور) اس کو ابن ہشام نے بیان
کیا ہے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ (رسول اللہ صلعم) مدینہ سے مکہ کے راستہ
پر چلے مدینہ کی گھاٹی پر ہوکر پھر مقام عتیق پر پھر مقام ذی الحلیفہ پر پھر مقام اولات الجیش
پر اور ابن ہشام نے (اس کو) مقام ذات الجیش بیان کیا ہے۔ بیان کیا
ابن اسحاق نے کہ پھر گذرے مقام تربان پر پھر مقام ملل پر پھر غمیس الحمام پر جہاں    صحہ
قبیلہ مرلین (رہتے ہیں) پھر صخیرات الیمام پر پھر مقام سیالہ پر پھر روحا کے
کوچوں پر پھر مقام شنوکہ پر اور یہ راستہ سیدھا تھا۔ یہانتک کہ جب پہنچے مقام
عرق الطبیہ میں (ابن ہشام نے اس کو مقام طبیعہ بیان کیا ہے ابن اسحاق کے
علاوہ) تو عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص انکو ملا۔ تو انہوں نے اس (شخص)
سے لوگوں کی بابتہ سوال کیا۔ اور انکو اس سے کوئی خبر نہ ملی۔ پھر لوگوں نے
اُس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلعم کو سلام کر۔ اس نے پوچھا کہ رسول اللہ تم میں
(موجود) ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تو اس نے انکو سلام کیا۔ پھر اُس نے
کہا کہ اگر تم رسول اللہ ہو تو مجھے خبر دو کہ میری اس اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے۔

(یعنی بچہ نر ہے یا مادہ) سلمہ ابن سلامہ ابن رقش نے اس سے کہا کہ یہ سوال رسول اللہ صلعم سے مت کر اور میری طرف متوجہ ہو میں تجھے اس کی خبر دونگا۔ تو نے اس کے ساتھ بد فعلی کی ہے لہذا اس کے پیٹ میں تجھسے ایک بچہ شتر ہے اسپر رسول اللہ نے فرمایا باز رہو۔ (خاموش) فحش کہا تمنے اس شخص سے پھر وہ وہ شخص سلمہ کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اور رسول اللہ صلعم مقام سجیح میں اُترے اور وہ روحا کا کنواں ہے پھر وہاں سے کوچ کیا یہانتک کہ اُس جگہ پہنچے جہاں سے دوسری جانب کو راستہ مڑتا تھا۔ تو آپنے مکہ کا راستہ بائیں جانب چھوڑ دیا۔ اور داہنی جانب روانہ ہوئے مقام نازیہ پھر ارادہ کرتے تھے بدر (جانیکا) لہذا آپ اس کے کنارے کنارے چلے یہانتک کہ جب وادی کو طے کیا جس کو وادئی رحقان کہتے ہیں (اور جو واقع ہے) درمیان مقام نازیہ اور مقام مضیق الصفراء کے۔ پھر (پہنچے) مقام مضیق پر پھر وہاں سے نیچے کو اترے یہانتک کہ جب قریب آگئے مقام صفراء کے تو بسبس ابن عمرو الجہنی (جو) حلیف (تھے) بنی ساعدہ کے اور عدی ابن ابی الزغباء الجہنی (جو) حلیف (تھے) بنی النجار کے ان کو بدر کیطرف بھیجا۔ تاکہ اُنکے لئے خبریں تلاش کریں ابو سفیان ابن حرب وغیرہ کے متعلق آپ کی لئے۔ پھر رسول اللہ صلعم نے کوچ فرمایا اور پہلے ان دونوں کو روانہ کر دیا تھا۔ پھر جب مقام صفراء کے سامنے آئے اور یہ ایک گاؤں ہے دو پہاڑوں کے درمیان تو ان پہاڑوں کی بابتہ دریافت کیا کہ ان دونوں کا کیا نام ہے؟ اور لوگوں نے

صفحہ ۴۳۳

بتایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو تو کہتے ہیں کہ یہ مُسْلِح (پاخانہ) ہے اور دوسرے کو
یہ مخری (پرندوں کی بیٹ) اور آپ نے دریافت کیا ان کے باشندوں کی
بابتہ تو بتایا گیا کہ انکو بنو النار اور بنو حراق کہتے ہیں اور (وہ لوگ) بنی غفار کی اولاد
میں ہیں۔ تب رسول اللہ صلعم نے ان دونوں ناموں کو بُرا جانا۔ اور ان کے
درمیان سے گذرنے کو بھی برا خیال فرمایا۔ اور آپ نے ان دونوں پہاڑوں
اور ان کے باشندوں کے ناموں سے فال لی لہذا انکو چھوڑ دیا۔ اور مقام صفراء
کو بائیں جانب چھوڑ دیا۔ اور داہنی جانب روانہ ہوئے اس وادی میں جسکو وادی
زفران کہتے ہیں۔ پھر اس کو طے کیا۔ پھر آپ وہاں اترے اور آپ کے پاس
قریش کی بابتہ خبر پہنچی کہ وہ چل دیئے ہیں تاکہ قافلہ آنحضرت کا روکیں۔ تب
آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ اور ان کو قریش کی بابتہ خبر دی۔ پھر ابو بکر
صدیق کھڑے ہوئے اور عمدہ طور پر تقریر کی۔ پھر عمر بن الخطاب کھڑے
ہوئے اور عمدہ طور پر تقریر کی پھر مقداد ابن عمر کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے
رسول اللہ آپ تشریف لے چلئے اس طرف کو جس طرف کو اللہ آپکو (راستہ)
دکھا دے (یعنی جہاں کو آپ کا دل چاہے) اور ہم آپ کے ساتھ ہیں
خدا کی قسم ہم آپ سے وہ نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے (حضرت) موسٰی سے کہا تھا
کہ جاؤ تم اور تمہارا خدا اور تم دونوں لڑو ہم تو یہاں ہی بیٹھے ہیں۔ اور لیکن
چلئے آپ اور آپ کا خدا اور لڑیئے ہم آپ کے ساتھ لڑینگے۔

اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق لیکر کہ اگر آپ ہمارے
ساتھ برک غماد کو بھی چلیں تو ہم لڑینگے آپ کے ساتھ ہو کر (مقابلہ میں اُن کے)
جو اس کے قریب ہیں یہانتک کہ آپ اس کو پہنچ جاوینگے (یعنی فتح کر لیں گے)
پھر رسول اللہ صلعم نے انکے لئے برکت چاہی اور دعائے خیر دی۔

صفحہ ۴۴

پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھے مشورہ دو۔ اور آپ ارادہ
کرتے تھے انصار کا (یعنی انصار کے متعلق مشورہ لینا تھا) اور وہ (انصار)
لوگوں میں سے شمار میں (زیادہ) ہیں۔ اور انہوں نے جب رسول اللہ صلعم سے
مقام عقبہ میں بیعت کی تھی تو یہ کہا تھا کہ اے رسول اللہ! کہ ہم آپکی ذمہ داری
سے (اس وقت تک) بری ہیں جب تک کہ آپ ہمارے شہروں میں پہنچیں۔
(داخل ہوں) پھر جب آپ ہمارے پاس پہنچ جاوینگے تو آپ ہماری ذمہ داری
میں ہو جاوینگے۔ ہم آپ کو اُن سے محفوظ رکھیں گے جن سے ہم اپنی بیبیوں اور
عورتوں کو محفوظ رکھتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت ہمارے ذمہ مثل اپنے اہل و عیال
کے ہو جائے گی) تو رسول اللہ صلعم خوف کرتے تھے (اس بات سے) کہ کہیں وہ
انصار جن سے آپ کی مدد کی توقع ہے) ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو جاویں جو
آپ کے دشمنوں میں سے شہر مدینہ میں جمع ہیں (اور یہ) کہ ان لوگوں پر واجب
نہیں ہے کہ آپ ان کو کسی دشمن کی طرف لیکر چلیں ان کے شہروں سے۔
جب رسول اللہ صلعم نے یہ بیان کیا تو سعد ابن معاذ نے یہ کہا کہ

اے رسول اللہ! گویا کہ آپ کا ارادہ ہمسے ہے۔ تو آپ نے فرمایا بیشک۔ (سعد ابن معاذ نے) کہا کہ ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور گواہی دی اس کی کہ وہ جو آپ لائے (یعنی قرآن مجید) وہ سچ ہے اور ہم نے آپ کو اس بات پر اپنا عہد اور قول و قرار دیدیئے۔ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے۔ لہذا اے رسول اللہ آپ تشریف لے چلئے جہاں کا آپ ارادہ رکھتے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو (کلام) حق لیکر بھیجا ہے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ اس سمندر کے سامنے آویں اور اسمیں گھسیں تو ہم بھی ضرور آپ کے ساتھ گھسینگے ہم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہیگا اور نہ ہم برا جانینگے (اس بات کو) کہ آپ کل کو ہمارے ساتھ ہمارے دشمنوں سے ملیں ہم لڑائی میں صابر ہونگے اور جنگ (یا مقابلہ میں) سچے رہیں گے شاید اللہ آپ کو ہمسے کسی ایسی چیز کو دکھاوے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں لہذا آپ اللہ کی برکت پر ہمارے ساتھ چلیئے۔

تب رسول اللہ صلعم سعد کے اس کلام سے خوش ہو گئے۔ اور آپ کو اس بات نے خوش کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چلو اور بشارت لو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھسے وعدہ کیا ہے دو گروہوں میں سے ایک (کی فتح) کا اور خدا کی قسم گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ قوم کے بچھڑنے کی جگہہ کو۔ پھر رسول اللہ صلعم مقام ذفران سے اترے اور مقام ثنایا میں پہنچے جس کو اصافہ کہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نیچے اترے

صفحہ

اس شہر کیطرف جس کو دبہ کہتے ہیں اور مقام حنان کو داہنی جانب چھوڑ دیا اور وہ
مثل بڑے پہاڑ کے ایک بڑا تودہ ریگ ہے۔ پھر بدر کے قریب اترے پھر وہ
اور ان کے اصحاب میں ایک صحابی سوار ہوئے ابن ہشام نے بیان کیا وہ صحابی
حضرت ابوبکر صدیق رضہ تھے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ جیسا کہ مجھسے بیان کیا
محمد ابن یحیی ابن حبان نے کہ یہانتک کہ (رسول اللہ صلعم) عرب کے ایک بوڑھے
شخص کے پاس رک گئے اور اس سے قوم قریش کی اور محمد صلعم اور آنکے اصحاب
کے متعلق سوال کیا۔ اور اس کے بابتہ جسکی ان کے متعلق (خبر) پہنچی تھی۔
تو اس بڈھے نے کہا کہ میں اس وقت تک خبر نہ دونگا جب تک کہ تم مجھے
نہ بتاؤ گے کہ تم دونوں کن (لوگوں میں سے) ہو۔ تب رسول اللہ صلعم نے
اُس سے فرمایا کہ جب تم ہمیں بتادوگے تو ہم تمکو بتادیں گے۔ تو اس نے کہا کہ
یہ اسکے بدلہ میں ہے آپنے کہا کہ ہاں۔ (تب اس بڈھے نے) کہا کہ بیشک مجھکو یہ
(خبر) پہنچی ہے کہ محمد صلعم اور ان کے اصحاب فلاں فلاں دن نکلے ہیں تو اگر
وہ شخص جس نے مجھکو خبر دی ہے سچا تھا تو وہ آج کے دن فلاں فلاں مقام پر
ہونگے اس مقام کو (بتایا) جس میں رسول اللہ تھے اور مجھکو (خبر) پہنچی ہے کہ
قریش فلاں فلاں دن نکلے ہیں۔ تو اگر وہ شخص سچا تھا جس نے خبر دی مجھکو
تو وہ آج فلاں فلاں مقام پر ہونگے وہ مقام (بتایا) جس میں قریش تھے۔ پھر
جب وہ خبر دینے سے فارغ ہو گیا تو اس نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو۔ تو

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہم پانی سے ہیں اور اس شخص کے پاس سے چلے گئے
ابن اسحاق نے کہا ہے کہ وہ بڈھا کہتا تھا کہ ماء سے مطلب سوائے ماء عراق کی
اور نہیں ہے۔ اور ابن ہشام نے روایت کی ہے کہ وہ بڈھا سفیان الضمری تھا۔
ابن اسحاق نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلعم اپنے اصحاب کی طرف لوٹ گئے۔
پھر جب شام ہو گئی تو انہوں نے حضرت علی ابن ابی طالب۔ زبیر ابن العوام صفحہ ۵
اور سعد ابن ابی وقاص کو اپنے اصحاب کی ایک جماعت کیساتھ بدر کے پانی کی
طرف روانہ کیا۔ اور وہ وہاں آپ کے لئے خبروں کو تلاش کرتے تھے جیسا کہ
بیان کیا مجھے یزید بن رومان نے اور ان سے بیان کیا عروہ ابن زبیر نے کہ
پھر وہ قریش کا ایک اونٹ پا گئے جس میں اسلم بنی الحجاج کا غلام۔ اور عریض
ابو یسار بن عاص ابن سعید کا غلام (محافظ) تھے۔ اور وہ ان دونوں کو
(پکڑ) لائے اور ان سے سوال کیا اور (اس وقت) رسول اللہ صلعم کھڑے
ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ تو ان دونوں نے کہا کہ ہم قوم قریش کے سقہ ہیں
انہوں نے ہمکو (اس لئے) بھیجا ہے کہ ہم ان کو پانی پلادیں تو ان لوگوں نے
ان دونوں کی اس خبر کو سچا نہ جانا۔ اور امید کی کہ وہ ابو سفیان کے (آدمی)
ہیں، تب ان دونوں کو مارا۔ تو جب ان سے سختی کی تو انہوں نے کہدیا کہ ہم
ابو سفیان کے (آدمی) ہیں پھر ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ اور رسول اللہ صلعم
نے رکوع کیا پھر دونوں سجدے کئے اور پھر سلام پھیر دیا اور کہا کہ جب

ان دونوں نے تمسے سچ کہا تو تمنے ان کو مارا اور جب انہوں نے تمسے جھونٹ کہا
تو تمنے ان کو چھوڑ دیا خدا کی قسم وہ دونوں آدمی سچ کہتے ہیں اور قریش کے ہیں۔
مجھکو قریش کی خبر دو۔ ان دونوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ (قریش) اس ٹیلہ کے
پیچھے ہیں جس کو تم اس کنارے کی طرف دیکھتے ہو اور (لفظ) کیثب تو وہ ریگ کو
کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلعم نے ان سے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ ہیں انہوں نے
جوابدیا کہ بہت ہیں۔ پھر پوچھا ان کی کتنی تعداد ہے تو انہوں نے کہا کہ (یہ)
ہم نہیں جانتے انہون دریافت کیا کہ روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں انہوں نے
کہا کہ ایک دن نو اور ایک روز دس تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ قوم (قریش)
نو سو اور ایکہزار کے درمیان ہے۔ پھر اُن سے پوچھا کہ انمیں اشراف قریش میں
سے کون کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ عتبہ[1] ابن ربیعہ اور شیبہ[2] ابن ربیعہ اور
ابوالبختری[3] ابن ہشام اور حکیم[4] ابن حزام اور نوفل[5] ابن خویلد اور حارث[6] ابن
عامر ابن نوفل اور طعیمہ[7] ابن عدی ابن نوفل اور النضر[8] ابن الحارث اور زمعہ[9]
ابن الاسود اور ابوجہل[10] ابن ہشام اور امیہ[11] ابن خلف اور نبیہ[12] اور منبہ[13] دونوں
حجاج کے بیٹے اور سہیل[13] ابن عمر اور عمر[14] ابن عبدود ہیں پھر رسول اللہ صلعم
لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے کہ یہ مکہ ہے (جس نے) تمہاری طرف اپنے
پارہائے جگر ڈالے ہیں ابن اسحاق نے بیان کیا کہ بسبس[1] ابن عمر اور عدی[2] ابن
ابی زغبا یہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہانتک کہ مقام بدر پہنچے اور پانی کے

قریب ٹیلے کے پاس اپنے اونٹوں کو بٹھایا۔ پھر انہوں نے اپنی وہ مشک لی
جن میں پانی لاتے تھے۔ اور مجدی ابن عمرو الجہنی پانی پر (محافظ) تھے تب
عدی اور بسبس نے دو کنیزوں کو جو شہری کی لونڈیوں میں سے تھیں سنا اور
وہ ایک دوسرے سے جھگڑ رہی تھیں پانی پر۔ اور جو مغلوب ہو گئی تھی وہ اپنی
ساتھی سے کہتی تھی کہ کل یا پرسوں کو قافلہ آ دیگا تو میں ان کا کام (اُجرت پر)
کروں گی پھر میں تجھکو ادا کر دوں گی وہ جو تیرا (میرے ذمہ ہے) مجدی نے
کہا کہ سچ کہا تو نے۔ پھر ان دونوں کو چھڑا دیا۔

اور عدی اور بسبس نے اس بات کو سنا اور وہ دونوں اپنے اپنے
اونٹوں پر بیٹھے اور چلدیئے یہانتک کہ رسول اللہ صلعم کے پاس پہنچے اور
ان کو اس کی خبر دی جو انہوں نے سنا تھا۔ اور ابوسفیان ابن حرب آگے بڑھا
یہانتک کہ قافلہ سے پہلے آگیا بوجہ ڈر کے یہانتک کہ پانی پر آپہنچا۔ اور مجدی
ابن عمرو سے پوچھا کہ کیا تو نے یہاں کسی کو محسوس کیا (یعنی کسی کا آہٹ پایا) اس نے
جواب دیا کہ میں نے (تو) کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کو میں نہ پہچانتا ہوں لیکن
ہاں میں نے دو سوار دیکھے جنہوں نے اپنے اونٹ اس ٹیلے کے پاس بٹھائے
پھر اپنی مشکوں میں پانی بھرا اور چلدیئے۔ پھر ابوسفیان اُن کے بیٹھنے کی جگہ پر آیا۔
اور ان دونوں اونٹنیوں کی مینگنیوں میں سے لیں اور اُن کو توڑا تو اس میں
چھوارے کی گٹھلی نظر پڑی اس نے کہا خدا کی قسم یہ گہاس یثرب کی ہے۔ پھر اپنے

ساتھیوں کی طرف جلدی سے لوٹ گیا اور اپنے قافلہ کے رخ کو راستہ سے موڑ دیا
اور اسکو دریا کے کنارے کنارے لے گیا۔ اور مقام بدر کو بائیں جانب
چھوڑ دیا اور چلدیا یہانتک جلدی کی۔

## جُہیم ابن الصَّلت کا خواب

اور قریش آگے بڑھے اور جب مقام جُحفہ میں اترے تو جُہیم ابن الصلت ابن
مخرمہ ابن مُطلّب ابن عبد مناف نے ایک خواب دیکھا۔ اور اس نے بیان کیا۔
کہ میں نے اس (حالت میں) دیکھا ہے جس میں سونے والا دیکھتا ہے (یعنی خواب میں)
درآنحالیکہ میں درمیان سونے اور جاگنے کے تھا ناگاہ میں نے دیکھا ایک شخص
کی طرف جو سامنے آیا گھوڑے پر۔ یہانتک کہ وہ ٹھیر گیا اور اس کے ساتھ اس کا
اونٹ تھا پھر اس نے کہا کہ عُتبہ ابن ربیعہ اور شیبہ ابن ربیعہ اور ابوالحکم ابن ہشام
اور اُمیہ ابن خلف اور فلاں فلاں (شخص) قتل کر دیئے گئے۔ اور اُسنے (بہت سے)
لوگ اشراف مکہ میں سے شمار کرائے جو بدر کی (لڑائی کے) روز قتل کئے گئے تھے
پھر میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے اپنے اونٹ کے سینہ میں (تلوار) ماری اور
پھر اس کو لشکر میں چھوڑ دیا۔ تو لشکر کے خیموں سے کوئی خیمہ بھی ایسا باقی نہیں
رہا جس کو اس کے خون کا چھینٹا نہ پہونچا ہو۔ کہا کہ اس (خواب) کی خبر
ابوجہل کو پہنچی تو اس نے کہا (تعبیر میں) کہ یہ بھی دوسرا نبی اولاد بنی مطلب میں سے ہے

قریب ہے کہ کل کو معلوم ہو جاویگا کہ کون مقتول ہے (یا مقتول ہونیوالا کون ہے) اگر ہم ملینگے (یعنی اگر ہم لڑیں گے)

# ابوسفیان کا خط قوم قریش کو

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ جب ابوسفیان نے یہ دیکھا کہ اُس نے اپنا لشکر تو بچا لیا ہے تو قریش کو (خط) بھیجا کہ تم بیشک (اسلئے) نکلے تھے کہ اپنے لشکر کو اپنے آدمیوں کو اور اپنے مالوں کو بچاؤ تو اللہ نے بیشک اس کو بچا لیا۔ لہذا تم صفحہ واپس (چلے) جاؤ۔ (اس پر) ابوجہل ابن ہشام نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ جاوینگے جب تک کہ مقام بدر پر (نہ جا) اتریں گے اور بدر کا مقام عرب کے میلوں کی جگہوں میں سے ایک میلہ گاہ تھا جہاں ہر سال وہاں کے لوگ جمع ہوتے تھے اور بازار (لگتا تھا) اور ہم وہاں تین دن تک قیام کرینگے۔ اونٹ ذبح کریں گے۔ کھانے کھلائینگے اور شرابیں پلائینگے۔ اور ہمارے اوپر (یعنی پاس) گانیوالی عورتیں گاوینگی اور اہل عرب ہمکو ہمارے چلنے اور ہمارے جمع ہونیکو سنیں گے اور اسکے بعد ہمیشہ کیلئے ہم سے خوف کریں گے۔ لہذا چلو۔

اور اخنس ابن شریق ابن عمرو ابن وہب الثقفی نے جو بنی زہرہ کا ہم عہد تھا اور وہ (بنی زہرہ) مقام جحفہ میں تھے کہا۔ کہ اے بنی زہرہ بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہارا مال بچا دیا اور تمہارا سردار مخرمہ ابن نوفل اور تم اس لئے نکلے تھے

اس (لشکر) کو اور اس کے مالوں کو بچاؤ۔ (تو اب چاہیے تم) مجھکو نامرد ٹھیراؤ
اور واپس چلے جاؤ چونکہ اب کوئی ضرورت اس کی نہیں ہے کہ تم بغیر
(حفاظت) مال نکلو۔ نہ یہ کہ عمل کرو) اس بات پر جو یہ یعنی ابوجہل کہتا ہے۔
لہذا تم واپس چلے جاؤ۔ اس لئے قبیلہ زہری میں سے کوئی بھی مقام بدر پر نہ
حاضر ہوا۔ جس نے (اخنس) کی اطاعت کو مانا اور اخنس ان لوگوں میں مقبول
تھا۔ اور قوم قریش میں سے کوئی خاندان بھی ایسا باقی نہ رہا جن میں کے لوگ
نہ بھاگ گئے ہوں لیکن قبیلہ بنی عدی بن کعب میں سے ایک شخص بھی نہ نکلا
لہذا قبیلہ بنی زہرہ اخنس ابن شریق کے ساتھ واپس ہو گیا اور مقام بدر پر
ان دونوں قبیلوں میں کوئی بھی نہ گیا۔ اور (دیگر) قوم قریش روانہ ہو گئی
اور طالب ابن ابو طالب جو قوم میں تھا اور درمیان قریش کے بعض لوگوں کے
مباحثہ تھا تو انہوں نے یہ کہا کہ خدا کی قسم ہم نے البتہ پہچان لیا ہے اے
بنی ہاشم اگرچہ تم ہمارے ساتھ نکلے ہو لیکن تمہاری رغبت محمدؐ کے ساتھ ہے۔ ۳۷۰
پھر طالب ان لوگوں کیساتھ جو واپس ہوئے مکہ کو واپس ہو گیا اور طالب ابن ابوطالب نے کہا۔

اے اللہ اگر لڑے طالب — جنگجو مخالف جماعت میں
(اور) ان گھوڑوں کی ایک جماعت میں — تو لٹ جائے لیکن خود نہ لوٹے
اور ہار جائے خود نہ جیتے

ابن ہشام نے روایت بیان کی ہے کہ (طالب کا یہ) قول فلیکن المسلو

اور اس کا قول ولیکن المغلوب شعر میں ایک سے زیادہ راویوں سے منقول ہے

## اُن کا (قوم قریش کا) کنارے پر اُترنا

ابن اسحاق نے روایت بیان کی کہ قریش روانہ ہو گئے یہانتک کہ وہ اُترے وادی کے اس کنارے پر تو وہ ریگ کے نیچے اُترے اور اس وادی کا نشیب جس کو وادی یلیل کہتے ہیں درمیان مقام بدر اور تودہ ریگ جس کو قریش نے پیچھے چھوڑ دیا تھا (واقع تھا) اور بدر میں کنویں بطن یلیل کے اس کنارے پر تھے جو مدینہ سے قریب تر تھا اور اللہ نے بادلوں کو بھیجا اور وہ وادی ریتلی تھی۔ لہذا رسول اللہ صلعم اور ان کے اصحاب کو (ان بادلوں) سے وہ چیز ملی جس نے ان کے زمین کو جما دیا اور چلنے سے نہ روکا (یعنی وہ زمین وادی نرم ریتلی تھی جب بارش ہوئی تو وہ سخت ہو گئی اور رسول خدا معہ صحابہ آسانی سے گذر گئے) اور قریش کو (اس پانی یا بادل) سے وہ حصہ پہنچا کہ وہ اس سے چلنے کے رسول اللہ کے ساتھ قادر نہ ہوئے۔ لہذا رسول اللہ صلعم پانی آئے سے پہلے پہنچے یہانتک کہ جب اس پانی پر جو بدر سے قریب تر ہے آئے تو وہاں اتر پڑے

ابن اسحق نے روایت بیان کی کہ مجھے قبیلہ بنی سلمہ کے (بہت سے) لوگوں نے بیان کیا کہ حباب ابن المنذر ابن الجموح نے دریافت کیا کہ اے رسول خدا مجھکو خبر دیجئے کہ آیا یہ جائے قیام وہ منزل ہے جس پر آپ کو

صفحہ ۴

اللہ نے اوتارا ہے تو (اس وقت) نہیں ہے ہمارے لئے اس سے آگے بڑھنا اور نہ پیچھے ہٹنا۔ یا یہ محض آپ کی رائے ہے اور (بضرورت جنگ اور تدبیر اختیار کی گئی) ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ رائے ہے اور بضرورت جنگ اور تدبیر (اختیار کیگئی) ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ (کوئی اچھی) منزل نہیں ہے لہذا آپ چلیئے تو لوگونکے ساتھ یہانتک کہ ہم آویں گے اس پر پانی جو قریب تر ہے۔ قریش سے تو ہم وہاں اتریں گے اور پھر اس کے سوا تمام گڈھوں کو پاٹ دینگے۔ پھر اس پر ایک حوض بنا دینگے اور اس کو پانی بھر لیں گے اور جب قوم (قریش) سے مقابلہ کرینگے (تو اس صورت میں) ہم تو پانی پئینگے اور وہ نہ پی سکیں گے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بیشک تمنے (صائب) رائے کا مشورہ دیا۔ پھر رسول اللہ صلعم اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ تھے روانہ ہوئے اور چلے یہانتک کہ پانی کے قریب قوم کے آئے۔ وہاں اترے پھر حکم دیا گڈھوں کی بابتہ اور وہ پاٹ دیئے گئے اور جس گڈھے پر اترے تھے اس پر ایک حوض بنائی اور وہ پانی سے بھر دی گئی۔ پھر انہوں نے اس میں برتن ڈالے۔

## رسول اللہ صلعم کے واسطے عارضی مکان کی تعمیر

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھسے روایت بیان کی عبداللہ ابن ابوبکر نے یہ کہ سعد ابن معاذ نے کہا کہ نبی اللہ! کیا ہم آپ کے واسطے ایک (عارضی طور پر)

مکان نہ بناویں جن میں آپ (قیام پذیر) ہوں اور آپ کے واسطے آپ کی سواریاں تیار کریں اور پھر ہم اپنے دشمن کا مقابلہ کریں گے تو پھر اگر اللہ نے ہمکو غالب کیا اور اور ہمکو ہمارے دشمنوں پر غالب کر دیا تو وہ ہمارے حسب پسند ہوگا اور اگر (کوئی) دوسری بات ہوگئی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھئے (تاکہ) ملجاویں ان (لوگوں) سے جو ہماری قوم کے ہمارے پیچھے ہیں۔ اور اے نبی اللہ اس لئے کہ بیشک ایک ایسی قوم آپ سے پیچھے رہگئی ہے کہ ہم آپ سے (بمقابلہ) ان لوگوں کے زیادہ محبت رکھنے والے نہیں ہیں اور اگر وہ انہوں نے جو آپ کے پیچھے رہ گئے ہیں یہ خیال کیا ہوتا کہ آپ لڑائی کرینگے تو آپ کو چھوڑکر پیچھے نہ رہگئے ہوتے اللہ تعالے آپ کی ان کے ذریعہ سے محافظت کریگا وہ آپکے ساتھ خلوص رکھتے ہیں آپ کے ساتھ ہوکر جہاد کرینگے۔ پھر رسول اللہ صلعم نے ان کی اچھائی کی تعریف کی اور انکو دعا خیر دی پھر رسول اللہ صلعم کے لئے عارضی مکان بنایا گیا اور وہ اسمیں (قیام پذیر) ہوے

## قوم قریش کا کوچ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ قریش نے کوچ کیا جب صبح ہوئی اور سامنے آئے۔ پھر جب رسول اللہ صلعم نے انکو تو وہ ریگ سے نیچے اترتے دیکھا اور وہ ٹیلہ تھا جس سے وہ وادی کیطرف آئے تھے۔ (اور رسول اللہ صلعم نے)

کہا کہ اے اللہ یہ قریش اپنے تکبر اور فخر کے ساتھ بڑھکر آتے ہیں تیری مخالفت
اور تیرے رسول کی جھٹلانے کیلئے۔ اے اللہ تو تمہیں وہ فتح دے جس کا
تو نے وعدہ کیا ہے مجھے۔ اے اللہ ان کو کل صبح ہی کو موت دے اور
رسول اللہ صلعم نے (جب) عتبہ ابن ربیعہ کو اپنے قوم میں سرخ اونٹ پر سوار دیکھا
تو (بطور پیشین گوئی) کہا کہ اگر قوم (قریش میں) سے کسی کو بہتری ہوگی تو وہ سرخ
اونٹ والے کے پاس ہوگی (لہذا اگر یہ لوگ) اس کو فرمانبرداری کرینگے
تو ہدایت پا جاوینگے۔۔

اور خفاف ابن ایماء ابن رحضۃ الغفاری یا خفاف کے باپ ایماء رحضۃ الغفاری
نے قریش کو جب وہ اسکے پاس ہوکر گذر رہے تھے اپنے بیٹے کو چند اونٹوں کے
گروہ کے بھیجا تھا (قریش کی مدد کے لئے) اور (یہ) کہا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو
کہ ہم تمہاری مدد آدمیوں اور ہتیاروں سے کریں تو ہم وہ (بھی) کرینگے۔۔

(ابن اسحق نے) بیان کیا کہ (قریش) نے اس سے اس کے بیٹے کی معرفت
یہ کہلا بھیجا کہ تیرا مرسلہ (ہدیہ) (یہ اونٹ) صلہ رحم ہے تو نے اس چیز کو جو تیرے
ذمہ تھی پورا کر دیا ہمیں اپنی جان کی قسم کہ اگر ہم لوگوں کا مقابلہ کرینگے تو ہمارے
لئے (ان کے مقابلہ میں) کمزوری نہیں ہے (یعنی ہم مسلمانوں سے کمزور نہیں ہیں)
اور لیکن اگر ہم اللہ سے مقابلہ کرینگے جیسا کہ محمد خیال کرتے ہیں تو اللہ سے
(مقابلہ کی) تو کسی کو بھی طاقت نہیں ہے پھر جب لوگ آترے تو قوم قریش

صفحہ ۴۴۳ -

میں سے ایک جماعت جس میں حکیم ابن حزام (بھی) تھا آگے بڑھے یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلعم کے حوض پر پہنچے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو۔ (یعنی پانی پی لینے دو)۔ لہذا اس روز جس شخص نے بھی پانی پیا وہ ہی مارا گیا۔ بجز حکیم ابن حزام کے اور وہ نہ مارا گیا۔ پھر اس کے بعد وہ اسلام لے آئے اور ان کا اسلام اچھا ہوا (یعنی کامل طور پر مشرف باسلام ہو گئے) پھر جب کبھی وہ قسم کہانے میں پختگی کرتے (یعنی اپنی قسم میں تاکید اور زور دیتے) تو کہتے تھے (کہ ایسا) نہیں ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے مجھکو (جنگ) بدر سے بچایا۔

## قریش کا مشورہ

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھسے میرے باپ اسحاق ابن لیسار اور ان کے علاوہ انصار کے بزرگ عالموں نے یہ بیان کیا کہ جب قوم قریش مقیم ہو گئے (تو) انھوں نے عمیر ابن وہب الجمحی کو بھیجا اور کہا کہ ہمارے لئے محمد صلعم کے ساتھیوں کا تخمینہ لگاؤ۔ (راوی نے) کہا کہ اس نے اپنا گھوڑا لشکر کے چاروں طرف دوڑایا اور پھر ان کی طرف واپس آگیا اور کہا کہ وہ تین سو آدمی ہیں کچھ (اس سے) زیادہ ہوں یا کچھ کم لیکن مجھے مہلت دو تاکہ میں (یہ) دیکھوں کہ کیا اس قوم کے لئے کوئی پوشیدہ گھات یا مدد (بھی) ہے (راوی نے) کہا کہ لہذا وہ وادی میں چلا یہانتک کہ وہ دور تک چلا گیا لیکن کسی چیز کو نہیں

دیکھا پھر وہ ان کی طرف واپس آگیا۔ اور بیان کیا کہ میں نے کسی چیز کو (بھی)
نہیں پایا۔ لیکن (ہاں) اے قوم قریش میں نے اونٹنیوں کو دیکھا جو موتوں کو
اٹھاتی ہیں (یعنی ایسی بلا جس کی وجہ سے موت آتی ہے) اور وہ مدینہ کی اونٹنیاں
ہیں جو خالص موت لاتی ہیں (یعنی مدینہ کی اونٹنی سوار کو میں نے ایسا پایا
گویا کہ وہ خالص گونگے ہیں۔ مار ہی ڈالینگے) (وہ ایک ایسی) قوم ہے
کہ ان کے پاس محافظت کی کوئی چیز نہیں اور نہ کوئی پناہ دینے والا ہے
سوائے اُن کی تلواروں کے اور خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا ہوں ان
میں سے کوئی شخص بھی (اس وقت تک) نہ قتل کیا جائے گا جب تک کہ
تم میں سے کسی کو نہ مار ڈالے گا۔

ف ۳۴

تو جب تم میں سے (بھی) اتنے ہی مارے جاوینگے جتنے کہ وہ (مارے جاوینگے)
تو اس کے بعد کیا زندگی کا لطف رہیگا لہذا تم اپنی رایوں پر غور کر لو۔ پھر
جب حکیم ابن حزام نے یہ بات سنی تو وہ لوگوں میں گئے اور عتبہ ابن ربیعہ کے
پاس آئے اور کہا کہ اے ابوالولید تو بیشک قوم قریش کا بڑا ہے اور ان کا سردار ہے
اور ان لوگوں میں اطاعت کیا گیا ہے (لوگ تیری فرمانبرداری کرتے ہیں)
تو کیا تو یہ بات چاہتا ہے کہ اس قوم میں آخر زمانہ تک تیرا ذکر خیر کیا جاوے۔
اس نے پوچھا کہ اے حکیم وہ کیا بات ہے (حکیم) نے کہا کہ تو لوگوں کو واپس
لے چل اور اپنے ہم عہد عمرو ابن الحضرمی کا بار اٹھا۔ اس نے کہا (اچھا) یہ

میں نے کہا اور تو میرا اس پر گواہ ہے (اور) چونکہ وہ میرا ہم عہد ہے تو اس کی دیت میرے ذمہ ہے اور جو کچھ بھی اس کا مال تلف ہوا ہے (وہ میرے ذمہ ہے) (تو اب) تو ابن الحنظلیہ کے پاس جا۔ کیونکہ میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کوئی تفرقہ ڈالے اس کے سوا یعنی ابوجہل ابن ہشام (کے سوا اور کسی سے مجھے تفرقہ ڈالنے کا ڈر نہیں ہے) پھر عتبہ ابن ربیعہ تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور اس نے کہا:۔ کہ اے قوم قریش۔ خدا کی قسم تم اچھا نہ کرو گے کہ رسول اللہ صلعم اور ان کے اصحاب سے کسی چیز (یعنی لڑائی کو) لے لو قسم خدا کی اگر تم نے مار ڈالا ان کو تو ہمیشہ ایک شخص دوسرے کی طرف دیکھے گا حالانکہ اس طرف دیکھنا ناپسند کریگا کیونکہ اس نے چچازاد بھائی ماموں زاد بھائی یا اور کوئی شخص اسی کے خاندان کے کسی کو قتل کئے ہوگا لہٰذا تم واپس چلو اور محمد اور تمام (دیگر) قوم عرب کے لئے میدان چھوڑ دو۔ تو اگر وہ ان کو مار دیں گے تو وہ بات ہی ہو جاوے گی جس کا تم نے ارادہ کیا ہے اور اگر اس کے سوا کچھ ہوا۔

ابن ہشام نے بیان کیا کہ الحنظلیہ ابوجہل کی ماں تھی اور اس کا (نام) اسماء تھا اور وہ مخربہ کی بیٹی تھی اور وہ (مخربہ) اولاد نبی نہشل ابن دارم ابن مالک ابن حنظلہ ابن مالک ابن زید مناہ ابن تمیم میں سے ایک تھا۔

صفحہ ۴۳ تو (محمد) تم سے ملیں گے حالانکہ تم نے نہ تعرض کیا ہوگا ان سے جو تم چاہتے ہو حکیم نے کہا کہ پھر میں چلا یہاں تک کہ ابوجہل کے پاس آیا تو میں نے اس کو اپنی

زرہ اس کے تھیلے سے نکالتا ہوا پایا۔ اور وہ اس کو تیار کر رہا تھا۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ اے ابوالحکم مجھے عتبہ نے تیری طرف یہ بات کہنے کو بھیجا ہے جو اس نے کہا تھا (اسپر) اس نے کہا قسم خدا کی (اسکا تو) پھیپھڑا پھول گیا ہے جبکہ اس نے محمدؐ اور ان کے تمام اصحاب کو دیکھ لیا ہے۔ قسم خدا کی ہم تو واپس نہ جاوینگے جب تک کہ اللہ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان فیصلہ نہ کردیگا۔ اور عتبہ کے دل میں وہ نہیں ہے جو اس نے کہا ہے ہاں اس نے یہ دیکھا ہے کہ محمدؐ اور ان کے ساتھی ایک اونٹ کھانے والے ہیں (یعنی تعداد میں قلیل ہیں) اور ان کے ساتھ اس کا بیٹا ہے تو وہ تم سے (انکی وجہ سے) ڈرتا ہے۔ پھر عامر ابن الحضرمی کی طرف بھیجا اور کہا کہ یہ تمہارا ہم عہد ہے لوگوں کو لوٹا دینا چاہتا ہے اور تو نے اپنے خون کے عوض کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے لہٰذا تو کھڑا ہو جا اور اپنا حمایتی تلاش کر اور اپنے بھائی کا قتل تلاش کر پھر عامر ابن الحضرمی کھڑا ہو گیا اور ننگا ہو گیا پھر چلایا۔ ہائے عمر ہائے عمر پھر کارزار گرم ہو گیا اور لوگوں کا حال سخت ہو گیا (یعنی پریشانی ہر شخص کو ہو گئی) اور اس بات پر جسپر وہ شر کیلئے آمادہ تھے اور مضبوط ہو گئے۔ اور وہ رائے جسپر عتبہ نے لوگوں کو بلایا تھا ملتوی ہو گئی (بگاڑ دی گئی)۔ جب ابوجہل کا یہ قول کہ خدا کی قسم اس کا پھیپھڑا پھول گیا ہے عتبہ کو معلوم ہوا۔ اس نے کہا کہ قریب ہے کہ زرد چوتڑ والا آدمی (یعنی بزدل) جان جائے گا کہ کسکا

پھیپھڑا پھول گیا ہے میرا یا اس کا۔

اور ابن ہشام نے روایت بیان کی ہے (کہ بجائے) یہ شعر انہما کے پھیپھڑا ہے۔

ابن ہشام نے کہا سحر کے معنی ہیں پھیپھڑا اور اردگرد جس کے ذریعہ سے وہ حلق سے نکلتا ہے ناف سے اوپر اور جو ناف سے نیچے ہوتا ہے وہ قصب کہلاتا ہے۔ اور اس کے متعلق قول ہے (انحضرت صلعم کا) کہ "دیکھا میں نے عمر بن لحی کو کہ وہ اپنا حصہ زیرین ناف کھینچتا تھا آگ میں"۔

ابن ہشام نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اس کو ابو عبدہ نے کہ جب عتبہ نے خود تلاش کیا تاکہ اس کو اپنے سر پہ اوڑھے تو تمام لشکر میں نہ ملا وہ خود اتنا چوڑا اس کی کھوپڑی کی بڑائی کی وجہ سے۔ جب یہ دیکھا (کہ خود اس کے سر کے مطابق نہیں ملتا ہے) تو اس نے اپنے سر پر اپنی چادر لپیٹ لی۔

## اسود المخزومی کا قتل

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ (جب) اسود ابن عبد الاسود المخزومی نکلا۔ اور وہ بد مزاج اور بد طینت تھا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے قسم کھائی ہے (عہد کر لیا ہے) کہ میں ضرور ان کے حوض (میں) سے (پانی) پیونگا۔ یا میں اس کو توڑ ہی ڈالونگا اور یا اس کے پاس مر جاؤنگا۔ تو جب وہ نکلا تو اسکی طرف

حمزہ ابن عبد المطلبؓ نکلے۔ پھر جب دونوں مل گئے تو اس کے حمزہ نے (تلوار) ماری اور اس کے پاؤں درمیان پنڈلی سے کاٹ دیئے اور وہ (اس وقت) حوض کے قریب (پہنچ چکا) تھا۔ لہذا وہ اپنی پشت پر گر پڑا (اور) اسکی پاؤں سے خون کی دھار نکلتی تھی اس کے ساتھی کی طرف۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل حوض کی طرف چلا یہاں تک وہ اس میں اچانک جا پڑا۔ وہ ارادہ کرتا تھا (اپنے) زعم کا سو اپنی قسم کو پورا کر دے۔ اور حمزہؓ نے اس کا پیچھا کیا۔ پھر اس کے (تلوار) ماری یہاں تک کہ اس کو حوض میں ہی مار ڈالا۔

## عتبہ کا لڑائی کیلئے بلانا

اس کے بعد پھر عتبہ ابن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ ابن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید ابن عتبہ کے درمیان میں (ساتھ) نکلا۔ یہاں تک کہ جب وہ صف (جنگ) سے جدا ہو گیا تو لڑائی (کے مقابلہ) کیلئے پکارا۔ اس وقت انصار میں سے تین جوان اس کی طرف برآمد ہوئے اور وہ عوف[1] اور مسعود[2] تھے (جو) بیٹے تھے حارث کے اور ان کی ماں عفرا تھی۔ اور ایک دوسرا شخص جس کو عبد اللہ[3] ابن رواحہ کہتے تھے۔

تب انہوں نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم انصار کی ایک جماعت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمکو تم سے کچھ مطلب نہیں ہے

پھر ان کے پکارنے والے نے پکارا کہ اے محمدؐ! ہماری طرف ہماری قوم کے ہماری برادری کے لوگوں کو بھیجو (ہماری ہم کفو) - پھر رسول اللہ صلعم نے کہا کہ اے عُبَیدہ ابن حرث تم اٹھو - اے حمزہ تم اٹھو - اے علی تم اٹھو - پھر جب وہ سب کھڑے ہو گئے اور ان کے قریب ہو گئے تو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو حضرت عُبیدہ نے کہا (میں ہوں) عُبیدہ - اور حضرت حمزہ نے کہا کہ (میں ہوں) حمزہ اور حضرت علی نے کہا کہ (میں ہوں) علی - (اُسپر) انہوں نے کہا کہ کیسی اچھی ہے عمدہ برادری - پھر لڑے حضرت عبیدہ اور عتبہ ابن ربیعہ سب سے زیادہ عمر رسیدہ تھا - اور حمزہ شیبہ ابن ربیعہ سے لڑے اور علی ولید ابن عتبہ سے لڑے - پھر حمزہ نے تو شیبہ کو قتل کرنے سے نہ چھوڑا اور علی نے ولید کو قتل کرنے سے نہ چھوڑا اور عبیدہ اور عتبہ نے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے - دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کیا (دھکیلا) اور حضرت حمزہ اور حضرت علی نے اپنی تلواروں سے عتبہ پر حملہ کیا اور اس کا کام تمام کر دیا - (زخمی کر کے مار ڈالا) اور دونوں نے اپنے ساتھیوں کو اٹھایا اور اس کو اپنے ساتھیوں کی طرف لے گئے

ابن اسحاق نے کہا اور مجھکو خبر دی عاصم ابن عمر ابن قتادہ نے کہ عتبہ ابن ربیعہ نے انصار کے جوانوں سے جب نسب پوچھا تو کہا تھا اچھی برادری ہے ہم تو اپنی ہی قوم (کے لوگ) چاہتے ہیں -

# دونوں جماعتوں کا مقابلہ

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ پھر لوگ بڑھے اور ان میں سے بعض لوگ
بعض (لوگوں سے) قریب ہوئے اور رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم دیدیا
تھا کہ وہ اس وقت تک حملہ نہ کریں جب تک وہ ان کو حکم نہ دیں اور کہا کہ اگر
قوم قریش تمکو چاروں طرف سے گھیرے تو تم ان کو تیروں سے ہٹا دینا۔
اور رسول خدا صلعم اپنے عارضی مکان میں تھے اور ان کے ساتھ (حضرت)
ابوبکر صدیق تھے۔ اور واقعہ جنگ) بدر جمعہ کے روز ماہ رمضان کی سترہویں
کی صبح کو ہوا تھا۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ مجھے ابوجعفر محمد ابن علی ابن حسین نے اس طرح
بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے بیان کہ مجھے روایت بیان کی حبّان ابن واسع
ابن حبان نے اور ان سے بیان کیا ان کی قوم کے بزرگوں نے۔ کہ رسول خدا
صلعم نے (جنگ بدر کے دن اپنے اصحاب کی صفوں کو برابر کیا اور ان کے
ہاتھ میں ایک تیر تھا اس سے لوگوں کو سیدھا کرتے تھے۔ پھر وہ سواد ابن
غزیہ کے پاس ہو کر گذرے اور وہ بنی عدی ابن نجار کے ہم عہد تھے کہ ابن
ہشام نے (روایت بیان کی ہے) کہ سوّاد مشدّد کہتے تھے اور ان کے علاوہ
سواد (جو بغیر تشدید کے ہے) وہ انصار میں تھے (راوی نے) کہا کہ وہ

صف سے نکلے ہوئے تھے۔ اور ابن ہشام (بجائے مستنتل کے) مستنصل
من الصف کہتے ہیں تو (رسول اللہ) نے ان کے پیٹ میں تیر چبھویا اور
کہا کہ اے سواد ! برابر ہو (کر کھڑے ہو) انہوں نے کہا اے رسول اللہ آپنے
مجھکو تکلیف دی اور اللہ نے آپ کو حق اور انصاف کیلئے بھیجا ہے لہذا مجھکو
(اس کا) بدلہ دیجئے۔ (راوی نے) کہا ہے کہ پھر اپنا پیٹ کھولدیا اور کہا کہ
بدلہ لیلو۔ (راوی نے) کہا کہ پھر انہوں نے یعنی سواد نے انکو گلے سے لگا لیا
اور ان کا پیٹ چوم لیا۔ پھر کہا (رسول اللہ نے) کہ اے سواد تمکو اس پر کسنے
آمادہ کیا۔ انہوں نے کہا جو آپ دیکھتے ہیں وہ حاضر ہے (وہ ہو رہی ہے یعنی لڑائی)
لہذا میں نے یہ ارادہ کیا کہ میرا زمانۂ آخر آپ کے ساتھ (اس طرح ہو) کہ میرا
جسم آپ کے جسم کو چھوئے۔ پھر رسول اللہ نے ان کو دعائے خیر دی اور
اُنسے کہا بھلائی ہو۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے پھر رسول اللہ نے صفوں کو برابر
کیا۔ اور واپس آگئے اپنے عارضی مکان میں اور اس میں داخل ہوگئے اور
ان کے ساتھ اسمیں (حضرت) ابوبکر صدیق رضہ تھے اور کوئی ان کے علاوہ نہ تھا
اور رسول اللہ صلعم اپنے مالک (حقیقی سے) اس فتح کیلئے جس کا اُس نے
وعدہ کیا تھا (دعا) مانگتے تھے۔ اور کہتے تھے (اس دعا کے بارہ میں) کہ :—

اے خدا کہ اگر تو آج اس گروہ کو ہلاک کردیگا تو تیری عبادت (پھر) صفحہ ۸۸
نہ کیجا دیگی۔ اور (حضرت) ابوبکر کہتے تھے کہ اے پیغمبر خدا ! کہ آپ اپنی دعا میں سے

کم کیجئے (یعنی اسقدر زیادہ دعا نہ مانگئے) اللہ سے کیونکہ اللہ اس کو جس کا آپ سے
وعدہ کیا ہے وہ پورا کرنیوالا ہے تمہارے لئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو کچھ
غنودگی ہوئی اور وہ اس وقت عارضی مکان میں تھے۔ پھر بیدار ہوگئے اور
فرمایا کہ اے ابوبکر خوشخبری ہو (مبارکباد) تمہارے لئے خدا کی مدد آگئی۔ یہ
ہیں (حضرت) جبرئیل گھوڑے کی لگام پکڑنے والے (پکڑے ہوئے) وہ اسکو
کھینچتے ہیں (گھوڑے) کے دانتوں پر گرد ہے۔

ابن اسحاق نے کہا کہ مہجع عمر ابن الخطاب کے غلام پر تیر مارا گیا لہٰذا وہ
قتل کر دیئے گئے۔ وہ مسلمانوں میں سے اوّل مقتول ہوئے رحمت کرے
اُن پر اللہ۔ پھر حارث ابن سُراقہ پر تیر مارا جو خاندان عدی ابن نجار میں سے
ایک تھے اور حوض میں سے پانی پی رہے تھے۔ وہ تیر ان کے گلے میں لگا
اور شہید ہوئے اللہ ان پر رحمت کرے۔ پھر رسول اللہ صلعم لوگوں کی طرف
نکلے اور ان کو جوش دلایا اور فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
محمد کی جان ہے کہ نہ مقابلہ کریگا کوئی شخص ان سے آج کے دن اور مارا جاویگا
اللہ کے واسطے صابر (اور وہ) آگے بڑھنے والا ہوگا نہ کہ پیچھے ہٹنے والا مگر اللہ
اس کو جنت میں داخل کریگا (یعنی جو شخص آج قوم قریش سے لڑکر شہید کیا جائیگا
اللہ کے راستہ میں وہ جنت میں جائیگا) تو عُمیر ابن حمام برادر بنی سلمہ نے
کہا اور ان کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں جن کو وہ کھا رہے تھے۔ کیا اچھی بات ہے

(واہ واہ) کیا اچھی بات ہے میرے اور اس بات کے درمیان میں کہ میں جنت میں
داخل ہوں اس کے سوا نہیں ہے کہ یہ لوگ مجھے مار ڈالیں۔ پھر اپنے ہاتھ سے
کھجوریں پھینکدیں اور اپنی تلوار لے لی پھر قوم (قریش کا) مقابلہ کیا یہانتک کہ شہید
کر دیے گئے خدا انہیں غریق رحمت کرے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھے بیان کیا
عاصم ابن عمر ابن قتادہ نے کہ عوف ابن حارث جو بیٹے عضرا کے تھے انہوں نے
کہا کہ رسول اللہ بندے کی کونسی بات خدا کو ہنسا دیتی ہے آپنے فرمایا۔ اس کا
اپنے ہاتھ کو (خون) دشمن میں ڈبونا بغیر خود اور زرہ کے ہو کر تب انہوں نے
زرہ آتار دی جو ان کے بدن پر تھی۔ اور اس کو پھینکدیا پھر اپنی تلوار لیلی

صفحہ ۴۹

اور قوم (قریش کا) مقابلہ کیا یہانتک کہ وہ قتل کر دیئے گئے۔ خدا ان پر رحمت
کرے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ مجھکو خبر دی ہے محمد ابن مسلم ابن شہاب الزہری
نے ان سے روایت بیان کی ہے عبداللہ ابن ثعلبہ ابن صعیر العذری نے
جو بنی زہرہ کے ہم عہد تھے کہ جب لوگ آپس میں ملگئے (ایک دوسرے سے
مڈبھیڑ ہوگئی) اور اس میں سے بعض بعض سے قریب ہوگئے تو ابوجہل
ابن ہشام نے کہا اے اللہ! (تو اس سے مواخذہ کر جو) سب سے زیادہ
کاٹنے والا ہے رشتہ برادری کو اور وہ چیز لانیوالا ہے جس کو (کوئی) نہیں
جانتا ہے تو اس کو کل صبح ہی موت دے۔ لہذا پہلے دعا کرنیوالا وہی تھا۔
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ صلعم نے کنکریوں میں ایک

مٹھی بھر (اٹھا) لیں۔ اور قریش کیطرف ان کو لیکر بڑے پھر فرمایا برے ہوں تمہارے چہرے۔ اور ان کو ان کی طرف پھینکدیا۔ اور اپنے اصحاب کو حکم دیا اور فرمایا کہ حملہ کرو۔ لہذا شکست ہوگئی۔ اللہ نے اس کو قتل کیا جو قتل کیا گیا سرداران قریش میں سے اور ان کے اشراف میں سے قید کیا گیا وہ جو قید کیا گیا۔ پھر جب قوم (مسلمان) نے اپنے ہاتھ قید کرنیکے لئے رکھے (یعنی بڑھائے) اور (اس وقت) رسول اللہ صلعم مکان عارضی میں تھے اور سعد ابن معاذ اس مکان عارضی کے دروازہ پر جس میں رسول صلعم تھے گلے میں تلوار ڈالے ہوئے انصار کی ایک جماعت کیساتھ کھڑے ہوئے تھے (اور) وہ رسول اللہ صلعم کی حفاظت کرتے تھے دشمن کے ان پر حملہ ہونیسے ڈرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے سعد ابن معاذ کے چہرہ پر آثار (کراہت) دیکھے اس گرفتاری کیوجہ سے جو لوگ کر رہے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے آپنے کہا کہ اے سعد خدا کی قسم گویا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگوں کا گرفتار کرنا ناپسند کرتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم اے رسول اللہ۔ ہاں۔ یہ اول جنگ تھی جسمیں اللہ نے مشرکوں پر مصیبت ڈالی اس لئے مشرکوں کے قتل کی زیادتی مجھکو زیادہ پسند تھی۔ (بمقابلہ) ان کے (زندہ) باقی رکھنے کے۔ ابن اسحق نے بیان کیا ہے اور مجھکو خبر دی عباس ابن عبداللہ ابن معبد نے اور ان کو خبر دی بعض انکے گھر والوں نے اور ان سے روایت بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نغمہ ۵

نے اس روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ بیشک میں جانتا ہوں کہ خاندان
بنی ہاشم اور ان کے علاوہ اور لوگ مجبوراً (لڑنے کے لئے) نکالے گئے ہیں
اُن کو ہم سے مقابلہ کی کچھ ضرورت نہ تھی لہذا تم میں سے جو شخص بھی خاندان
بنی ہاشم کے کسی آدمی سے ملے تو اس کو قتل نہ کرے اور جو شخص ابو البختری
ابن ہشام بن الحارث ابن اسد سے ملے تو اس کو (بھی) نہ مارے اور جو شخص
(حضرت) عباس ابن عبد المطلب چچا رسول خدا سے ملے تو ان کو (بھی) نہ مارے
کیونکہ بمجبوری (لڑنیکو) آمادہ کئے گئے تھے راوی نے کہا۔ اسپر ابو حذیفہ نے
کہا کہ کیا ہم اپنے (ہی) باپ بیٹوں۔ بھائیوں اور اہل خاندان کو قتل کر دیں
اور (حضرت) عباس کو چھوڑیں۔ خدا کی قسم اگر وہ مجھے ملگئے تو میں تلوار
اُن کے گوشت میں بھونک دونگا۔ اور ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے
لَأُلْجِمَنَّهُ کہا تھا (بجائے لَأُلْحِمَنَّهُ کے) (راوی نے) کہا ہے کہ (اس
کی خبر رسول اللہ صلعم کو پہنچی تو انہوں نے عمر بن الخطاب سے فرمایا
اے ابو حفص! حضرت عمر نے کہا ہے کہ یہ پہلا دن تھا جس میں رسول اللہ
صلعم نے مجھکو کنیت ابو حفص سے پکارا۔
کیا ذات عموی رسول تلوار سے ماری جاوے گی (حضرت)
عمر نے کہا اے رسول اللہ مجھے (اجازت دیجئے) تو میں اُن کی گردن
تلوار سے ماروں۔ خدا کی قسم وہ منافق ہوگئے ہیں۔ ابو حذیفہ کہا کرتے تھے

کہیں اس قول کی وجہ جو میں نے اس روز کہا تھا امن و عافیت میں نہیں ہوں - اور اس سے ہمیشہ ڈرتا رہوں گا جب تک میں اپنی شہادت سے اس کا کفارہ نہ دیدوں پھر وہ (جنگ) یمامہ میں شہید ہوگئے (قتل کر دئے گئے)

۵۱۵

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ابوالبختری کے قتل کی ممانعت کردی تھی کیونکہ وہ قوم (قریش) میں سب سے زیادہ رسول اللہ سے (تکلیف دینے والوں کو) روکنے والا تھا - (جبکہ) آپ مکہ میں تھے - اور وہ انکو تکلیف دیتا تھا اور نہ ان کو کوئی ایسی شے جس کو وہ برا جانتے تھے پہنچاتا تھا - اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس عہدنامہ کو توڑا تھا جس کو قوم قریش نے خاندان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے لئے لکھا تھا - تو مجذر ابن زیاد البلوی جو ہم عہد انصار تھے (اور پھر وہ ہم عہد) بنی سالم بن عوف کے ہوگئے تھے اس سے (یعنی ابوالبختری سے) ملے اور مجذر نے ابوالبختری سے کہا کہ ہمکو رسول خدا نے تیرے قتل سے منع کردیا ہے اور (اسوقت) ابوالبختری کیساتھ ایک ان کا رفیق تھا جو ان کے ساتھ مکہ سے چلا تھا اور وہ جنادہ ابن ملیحہ بنت زہیر ابن الحرث ابن اسد تھا - اور جنادہ خاندان بنی لیث کا ایک شخص تھا اور ابوالبختری کا نام عاص تھا - (ابوالبختری نے) کہا اور میرے رفیق (کا کیا ہوگا) تو مجذر نے کہا نہیں خدا کی قسم ہم تیرے رفیق کو چھوڑنے والے نہیں ہیں ہمیں رسول اللہ صلعم نے سوائے تیرے اکیلے اور کسی کا حکم نہیں دیا - اس نے کہا - نہیں (ایسا ہرگز نہ ہوگا) اور

قسم خدا کی میں اور وہ دونوں ساتھ مرینگے (ورنہ) مکہ کی عورتیں میری بابتہ کہینگی
کہ میں نے (اپنی زندگی) کے لالچ میں اپنے رفیق کو چھوڑ دیا۔ تو ابوالبختری سے کہا
جبکہ مجذر نے اس کو اتارا اور اس نے (ابوالبختری نے) (ہر چیز سے) انکار کیا مگر
مقابلہ سے اور وہ (یعنی مجذر) رجز میں یہ شعر پڑھتا تھا۔

شریف زادہ (یعنی میں ابوالبختری) اپنے رفیق کو نہیں چھوڑے گا۔
یہانتک کہ وہ مرجائے یا اپنا راستہ دیکھے۔ مراد ہے یعنی نجات کی
کوئی صورت نکل آوے پھر دونوں میں مقابلہ ہوا اور مجذر ابن زیاد
نے اس کو قتل کر دیا۔ اور مجذر ابن زیاد ابوالبختری کے مارنے کے
بارہ میں (یا وقت میں) کہا تھا۔

اگر تو جانتا نہیں ہے یا میرا نسب بھول گیا ہے ۔ تو میں نسب کو بتاکے دیتا ہوں صفحہ ۵۲[1]
کہ میں قبیلہ بلی سے ہوں ۔ وہ نیزا مارنیوالے ہیں۔ یزنی[2] نیزہ سے۔ اور سردار
کے (تلوار) مارنیوالے ہیں یہانتک کہ وہ مُڑ جاتی ہے خوشخبری[1] دیدو یتیم ہونیکی
بختری کو۔ اس کے باپ کی طرف سے اسطرح میری جان سے میرے بیٹوں کو
میں وہ ہوں کہ میری اصل قبیلہ بلی بتائی جاتی ہے۔ میں نیزے سے
مارتا ہوں یہانتک وہ دوہرا ہو جاوے۔ ہلاک کرتا ہوں میں سر دشمن کو

---

عہ[1] یہاں بجائے یوتم ابیہ کے من ابوہ زیادہ بہتر ہے۔

عہ[2] بعض نسخوں میں بادشاہ یمن تھا جسنے خاندان بلی کے جنگجو سپاہیوں کو دیئے تھے وہ نیزے بہلی یاد ہیں

مشرقی تلوار سے۔ میں موت کے لئے چلاتا ہوں مثل دودھ والی اونٹنی کے چلانے کے۔ تو تو مجذر کو جھوٹ بولتا ہوا نہ پائیگا۔

ابن ہشام نے کہاکہ المرزمی ابن اسحٰق کے علاوہ اوروں سے مروی ہے اور المرزمی اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا دودھ سختی سے نکلتا ہے۔ ابن اسحاق نے کہاکہ پھر مجذر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہاکہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کیساتھ بھیجا ہے کہ بیشک میں نے کوشش کی کہ وہ گرفتار ہوجائے اور اس کو آپ کے پاس لاؤں (لیکن) اس نے (ہر چیز سے) انکار کیا مگر ہاں یہ کہ مجھسے مقابلہ کرے۔ لہذا میں نے اس سے مقابلہ کیا اور اس کو قتل کر دیا ابن ہشام نے کہا ہے کہ البوالبختری عاص ہشام ابن الحرث ابن اسد کا بیٹا ہے۔

## امیہ ابن خلف کا قتل

ابن اسحاق نے بیان کیاکہ مجھکو یحیٰی ابن عباد ابن عبداللہ ابن زبیر نے خبر دی اور ان سے روایت بیان کی ان کے باپ نے۔ ابن اسحاق نے بیان کیاکہ عبداللہ ابن ابوبکر اور ان کے سوا اور لوگوں نے بھی مجھسے اس کو بیان کیا ہے اور انہے روایت کی ہے عبدالرحمٰن ابن عوف سے کہ امیہ ابن خلف مکہ میں میرا دوست تھا۔ اور (پہلے) میرا نام عبد عمرو تھا۔ پھر جب میں اسلام لایا تو میرا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا اور اسوقت ہم مکہ میں تھے۔ جب ہم مکہ میں تھے تو

صفحہ ۵۳

ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔ تو وہ کہا کرتا تھا کہ اے عبد عمرو تمنے اس نام سے اعتراض کیا جو تمہارے باپ نے رکھا تھا۔ (یعنی تمنے وہ نام چھوڑ دیا) تو میں کہا کرتا کہ ہاں۔ پھر وہ کہتا کہ میں تو رحمٰن کو جانتا نہیں ہوں لہذا میرے اور اپنے درمیان کوئی ایسی (علامت) کرو کہ جس سے میں تمہیں پکاروں۔ چونکہ تم مجھے اپنے پہلے نام سے (تو) جواب دیتے نہیں ہو اور میں تمہیں اس (نام) سے نہ پکارونگا جس کو میں جانتا ہی نہیں ہوں۔ پھر جب وہ مجھے عبد عمر (کہہ کر) پکارتا تھا تو میں اس کو جواب ندیتا تھا۔ (عبد الرحمٰن نے) کہا کہ پھر میں نے اس سے کہا کہ اے ابو علی (یہ کنیت امیہ ابن خلف تھی) کہ تو (کوئی ایسا نام تجویز) کرلے جیسا چاہتا ہے تو اس نے کہا کہ (اچھا) تم عبد الالہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اچھا۔ (عبد الرحمٰن) نے کہا کہ جب کبھی میں اس کے پاس ہو کر جاتا تو وہ کہتا تھا کہ اے عبد الالہ تو میں اس کو جواب دیدیتا تھا۔ اور اس سے باتیں کرتا تھا۔ یہانتک کہ جب (جنگ) بدر کا دن آیا تو میں اس کے (پاس) ہو کر گذرا اور وہ اپنے لڑکے علی ابن امیہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے کھڑا تھا اور میرے پاس میری زرہیں تھیں۔ کہ ان کو میں نے چھینا تھا اور میں ان کو اٹھائے ہوئے تھا۔ پھر جب اس نے مجھکو دیکھا تو مجھے کہا اے عبد عمرو! میں نے اس کو جواب ندیا۔ پھر اس نے کہا عبد الالہ تو میں نے کہا۔ ہاں۔ اس نے کہا کہ کیا تمہیں میری گرفتاری کی خواہش ہے میں تمہارے لئے ان زرہوں سے جو تمہارے پاس ہیں اچھا ہوں۔ (عبد الرحمٰن نے)

کہا کہ میں نے اُس سے کہا ہاں واللہ اب چاہتا ہوں (عبدالرحمٰن) نے کہا میں نے
اپنے ہاتھ میں سے زرہیں پھینکدیں اور اپنے ہاتھ میں اس کا اور اس کے بیٹے کا ہاتھ
لے لیا اور وہ کہتا تھا کہ میں نے آج کا سا دن کبھی نہیں دیکھا ہے۔ کیا تمہیں دودھ
(والی اونٹنی) کی ضرورت ہے پھر میں (وہاں سے) اُن کو ساتھ لیکر چلدیا۔ ابن ہشام نے
کہا ہے کہ وہ ارادہ کرتا تھا دودھ کہنے سے (یعنی اس کا مطلب دودھ کہنے سے یہ تھا)
کہ جس شخص نے مجھکو قید کر لیا تو میں اس کو بہت دودھ والی اونٹنیوں سے فدیہ دوں گا
ابن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھے عبدالواحد ابن ابی عون نے بیان کیا اور اُنہے
روایت بیان کی سعد ابن ابراہیم نے اور اُنہے اُن کے باپ نے اور اُن سے
عبدالرحمٰن ابن عوف رضؓ نے روایت بیان کی ہے کہ مجھے اُمیہ ابن خلف نے کہا
درانحالیکہ میں اس کے اور اس کے بیٹے کے درمیان میں اُن دونوں کا
ہاتھ پکڑے ہوئے تھا کہ اے عبدالالہ تم (لوگوں میں) سے وہ کون شخص ہے (جو)
نشانی کیا گیا ہے شترمرغ کے پر سے اپنے سینہ میں (جس کے سینہ میں شترمرغ
کے پر کی نشانی ہو) (عبدالرحمٰن نے) کہا کہ میں نے کہا کہ وہ حمزہ ابن عبدالمطلب ہیں
اس نے کہا کہ وہ وہ شخص ہیں جس نے ہمارے ساتھ بہت (سخت) افعال کئے ہیں
عبدالرحمٰن نے کہا کہ خدا کی قسم میں دونوں کو کھینچتا تھا کہ ناگاہ اس کو بلال نے
میرے ساتھ دیکھ لیا۔ اور وہ وہ شخص تھا جو بلال کو مکہ میں اسلام چھوڑ دینے
کے لئے تکلیف دیا کرتا تھا۔ وہ ان کو مکہ کے ریت پر لٹکا لا کرتا تھا جب وہ گرم ہو جاتا تھا

پھر ان کو ان کی پشت کے بل (اس پر) لٹا دیتا تھا پھر بڑے پتھر کا حکم دیتا تھا اور
وہ ان کے سینہ پر رکھا جاتا تھا پھر کہا کرتا تھا کہ تو اسی حالت میں ہمیشہ رہیگا جب تک
محمد کا دین نہ چھوڑیگا تو (اس پر) (حضرت) بلال کہا کرتے (اللہ ہی) ایک ہے۔
(اللہ) ایک ہے۔ عبدالرحمن نے کہا کہ جب انہوں نے اس کو دیکھا تو کہا کہ
امیہ ابن خلف کفر کا سردار ہے۔ اگر یہ بچ جائے تو (پھر) میں نہ بچوں عبدالرحمن نے
کہا کہ میں نے کہا اے بلال! کیا میرے قیدی کو (ایسا کہتے ہو) تو انہوں نے کہا
کہ اگر ان دونوں کو نجات ملجائے تو میں نہ بچوں (عبدالرحمن نے) کہا کہ میں نے کہا
کہ اے ابن سودا کیا یہ سنتا ہے کہ اگر ان دونوں کو نجات ملگئی (یعنی بچ گئے) تو میں
نہ بچوں گا۔ (عبدالرحمن نے) کہا کہ پھر وہ زور کی آواز سے چلائے کہ اے اللہ کے
مددگارو! امیہ ابن خلف سردار کفر ہے اگر یہ بچ (کر نکل گیا) تو پھر میں نہ بچوں گا
(عبدالرحمن نے) کہا کہ پھر انھوں نے ہمکو گھیر لیا۔ اور ہمکو گویا حلقہ میں لے لیا۔
اور میں ان کو اس سے ہٹاتا تھا۔ (عبدالرحمن نے) کہا کہ پھر پیچھے سے ایک شخص نے
تلوار ماری اور اس کے بیٹے کے پاؤں پر مارا لہٰذا وہ گر پڑا۔ اور امیہ چیخا (ایسا)
چیخا جسکو میں نے کبھی سنا ہی نہ تھا۔ (عبدالرحمن نے) کہا کہ میں نے اس سے کہا
تو اپنی جان بچالے درآنحالیکہ اس کی نجات کی کوئی صورت نہیں تھی خدا کی قسم
میں تجھے کسی چیز کو نہیں بچا سکتا۔ (عبدالرحمن نے) کہ انہوں نے اپنی تلواروں سے
ان دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ یہانتک کہ وہ ان سے فارغ ہو گئے۔

عبدالرحمن کہا کرتے تھے کہ اللہ بلال پر رحمت کرے میری زرہیں بھی گئیں اور مجھکو تکلیف دی میرے قیدیوں کیوجہ سے۔

## ۵۵۔ جنگ بدر میں فرشتوں کا حاضر ہونا

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ اور مجھے عبداللہ ابن ابوبکر نے بیان کیا کہ اُنسے ابن عباس رضؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں اور میرا چچازاد بھائی آگے بڑھے۔ یہانتک کہ ہم ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس پر سے (نیچے کیطرف) ہمکو مقام بدر (نظر آتا تھا) اور ہم مشرک تھے۔ اور ہم اس واقعہ (بات کے) منتظر تھے کہ کون پیچھے ہٹنے والا ہوتا ہے (یعنی کس کو شکست ہوتی ہے) تاکہ ہم (بھی) غارتگری کریں اس کے ساتھ جو غارتگری کرے۔ اسنے کہا کہ اس حال میں جب ہم پہاڑ پر تھے ناگاہ ایک بادل ہمسے قریب ہوا اور ہمنے اس میں گھوڑوں کی سنسناہٹ سنی اور میں نے کہا کہ (کوئی) کہنے والا یہ کہتا ہے۔ اے حیزوم (نام جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا ہے) آگے بڑھ میرے چچازاد بھائی کے تو دل کا پردہ پھٹ گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا (بوجہ خوف) اور میں قریب تھا کہ مر جاؤں پھر میں رک گیا۔ ابن اسحاق نے بیان کیا اور مجھے عبداللہ ابن ابو بکر نے بیان کیا اور ان سے قبیلہ بنی ساعدہ کے بعض (لوگوں) نے اور ان سے ابو اسید مالک ابن ربیعہ نے بیان کیا اور وہ

(جنگ) بدر میں موجود تھے (اور یہ انہوں نے اسوقت) کہا کہ انکی بینائی جا چکی تھی اگر آج میں مقام بدر پر ہوتا اور میری بینائی (بھی) ہوتی تو میں تمکو وہ گھاٹی دکھاتا جس سے فرشتے نکلے تھے۔ نہ میں اس میں کوئی شک کرتا ہوں اور نہ احتمال۔ ابن اسحاق نے بیان کیا "اور مجھے ابو اسحق ابن لیسار نے بیان کیا اور ان سے قبیلہ بنی مازن ابن نجار کے لوگوں نے اور ان سے ابو داؤد ایمازنی نے بیان کیا اور وہ جنگ بدر میں موجود تھے انہوں نے کہا کہ میں نے (جنگ) بدر میں مشرکین میں سے ایک شخص کا پیچھا کیا تاکہ اس کو مار دوں کہ ناہ گاہ اس کا سر گر پڑا قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچتی۔ تو میں نے جانا کہ میرے سوا کسی اور نے اس کو قتل کیا ہے۔

ابن اسحق نے بیان کیا۔ اور مجھے اس شخص نے بیان کیا کہ جس کو میں (کذب کی) تہمت نہیں لگا سکتا اور اس شخص نے غلام عبداللہ ابن الحرث سے اور ان سے عبداللہ ابن عباسؓ عنہ نے بیان کیا کہ (جنگ) صفحہ بدر میں فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے کہ (جن کو) انہوں نے اپنی پشتوں پر چھوڑ دیا تھا (یعنی پشت پر عمامے کے چھوڑنا شملہ لٹکتا تھا) اور جنگ حنین کے روز سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے بیان کیا۔ اور علماء میں سے بعض نے مجھکو خبر دی کہ (حضرت) علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عمامے عرب کے تاجوں کو کہتے ہیں اور جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھی۔

کمان کو انہوں نے اپنی پشتوں پر ڈھیلا کر کے (چھوڑ دیا تھا بطور شملہ) مگر جبریل علیہ السلام کے (سر پر) زرد عمامہ تھا ابن اسحاق نے بیان کیا اور مجھے اُس شخص نے بیان کیا جس کو میں تہمت نہیں لگا سکتا اور اُسے مقسم ابن عباس نے بیان کیا کہ فرشتے جنگوں میں سے کسی جنگ میں نہیں لڑے سوائے جنگ بدر کے اور اس (جنگ) کے علاوہ اور جنگوں میں بغرض تعداد اور امداد تھے اور وہ لڑتے نہیں تھے۔

## ابوجہل ابن ہشام کا قتل

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور ابوجہل اس روز رجز کرتا تھا (یعنی بہادری اور جوش کے اشعار پڑھتا تھا) اور وہ مقابلہ کر رہا تھا اور کہتا تھا۔
کیا بدلے سکتی ہے لڑائی دوبارہ کی مجھ سے۔ دو سالہ اونٹ کے بچہ (کی طرح میں نوجوان ہوں) اور میرا سن نو عمر ہے۔ اور اسی لڑائی کے واسطے مجھ میری ماں نے پیدا کیا۔

ابن ہشام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب کی جنگ بدر میں الفاظ رامداری (یعنی وہ الفاظ جن سے دشمن کے آدمی پہچان لئے جاویں مراد ہے Watchword سے) اَحَدٌ اَحَد تھا۔ ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلعم اپنے دشمنوں سے فارغ ہو گئے تو حکم دیا

ابوجہل کی بابت کہ وہ مقتولوں میں تلاش کیا جاوئے ۔

اور اوّل شخص جو ابوجہل سے ملے تھے (مقابلہ کے لئے) وہ معاذ ابن عمر تھے صفحہ ۵ جیسا کہ ہمسے ثور ابن زید نے بیان کیا اور انسے عکرمہ نے اور اُن سے روایت کی ابن عباس نے اور عبداللہ ابن ابو بکر نے بھی مجھسے وہی بیان کیا ہے۔ ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ معاذ ابن عمرو ابن الجموح برادر بنی سلمہ نے کہا کہ میں نے قوم (کے لوگوں کو) کہتے ہوئے سُنا کہ ابوجہل درانحالیکہ (ایسی) جھاڑی میں ہے اور وہ کہتے تھے کہ ابوالحکم (کی بابت) کہ کوئی اس کی طرف نہیں پہنچ سکتا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے یہ سنا تو میں نے اس کو اپنا مقصد بنا لیا اور اس کی طرف کا میں نے قصد کیا جب میں وہاں پہنچ گیا تو اسپر حملہ کیا اور اس کے ایک (تلوار کا ہاتھ) لگایا جس نے اس کے پاؤں کو درمیان پنڈلی سے کاٹ دیا۔ خدا کی قسم جب وہ (پنڈلی) گری تو کسی چیز سے مشابہ نہوتی مگر اس گٹھلی سے جو کہ پتھر کے نیچے سے اڑتی ہے جب اسپر پتھر مارا جاتا ہے (یعنی وہ کٹی ہوئی ٹانگ اس طرح گر پڑی جیسے کھجور کی گٹھلی پتھر لگنے سے پھسل کر علیحدہ جا گرتی ہے) (ابن ہشام نے کہا کہ المحرجہ گنجان درخت کو کہتے ہیں اور ایک حدیث میں ہے اور وہ عمر بن الخطاب سے (روایت بیان کی گئی ہے کہ ایک اعرابی سے المحرجہ کی بابت سوال کیا تو اس نے کہا کہ وہ درختوں میں وہ درخت ہے کہ اس کی طرف کوئی نہیں جا سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اُس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر (تلوار) ماری (اور وہ)
میرے ہاتھ پر پڑی لہذا اس کو میرے پہلو سے علیحدہ کر دیا اور جلد سے لٹکگئی اور
مجھکو اس سے مقابلہ مشکل ہوگیا۔ تو میں تمام دن مقابلہ کرتا رہا اور اس (ہاتھ) کو
میں اپنے پیچھے ڈال (ڈال) لیتا تھا (کھینچکر) لیکن جب اس نے مجھکو (بہت)
اذیت دی تو میں اسپر اپنا پاؤں رکھا پھر (اس پر زور دیکر) اوپر کو کھینچا یہانتک
کہ اس کو (علیحدہ کر کے) پھینکدیا۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ پھر اس کے بعد
معاذ زندہ رہے یہانتک کہ زمانہ (حضرت) عثمان کا آگیا۔ پھر معوذ ابن عفرا ابوجہل
کے پاس ہو کر گذرے اور وہ زخمی تھا تو انہوں نے اس کے تلوار ماری یہانتک
کہ اس کو گرادیا اور اس کو چھوڑ دیا درانحالیکہ اس میں کچھ رمق (زندگی کی) باقی
تھی۔ اور معوذ لڑے یہانتک کہ قتل کر دیئے گئے پھر عبد اللہ ابن مسعود ابوجہل کے
پاس ہو کر (اس وقت) گذرے جب رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تھا کہ اس کو
مقتولوں میں تلاش کیا جاوے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اس بارہ میں جو مجھکو ۵۸
(خبر) پہنچی ہے یہ فرمایا تھا کہ اگر وہ مقتول (لوگوں کی لاشوں میں) تمہارے
لئے مخفی ہو (یعنی تمکو اس کا پتہ نہ چلے) اس کے گھٹنے کے زخم کو دیکھنا کیونکہ
ایک روز وہ اور میں عبد اللہ ابن جدعان کے دسترخوان پر لڑے اور ہم دونوں
لڑکے تھے اور میں اس سے کچھ زیادہ قوی تھا تو میں نے اس کو ڈھکیلدیا تھا
اور وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑا تھا تو (اس طرح) میں نے اس کے دونوں

(گھٹنوں) میں سے ایک کو زخم لگایا تھا۔ اس کے بعد اس کا زخم ہمیشہ رہا۔
عبداللہ ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے اس کو آخیر (زندگی کی) رمق کیساتھ پایا
اور اس کو پہچان لیا لہذا میں نے اپنا پاؤں اُس کی گردن پر رکھدیا اور انہوں
نے کہا کہ اس نے ایک مرتبہ مکہ میں مجھے پکڑ لیا تھا اور مجھکو اذیت پہنچائی تھی اور
میرے ٹھوکریں ماری تھیں۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے دشمن!
کیا (اب بھی) تجھکو خدا نے رسوا کیا؟ اس نے جواب میں کہا اور مجھے کیسی رسوا؟
کیا تعجب ہے صرف ایک آدمی کیوجہ سے جس کو تم نے قتل کر دیا (یعنی قتل ہوجانا
کوئی رسوائی کی بات نہیں ہے) مجھے اس کی خبر دو کہ آج فتح کس کے حق میں
ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی۔

ابن ہشام نے بیان کیا کہ ضَبَثَ (کے معنی ہیں) اس کو پکڑ لینا اور اسکو
چپٹنا اور ضابی بن الحرث البرجمی (کا قول ہے) کہا ہے پھر میں ہو گیا از روئے
محبت کے جو میرے اور تمہارے درمیان میں تھی مثل اس شخص کے جو پانی کو ہاتھ
میں پکڑتا ہو۔

اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ (ابوجہل) کہتا تھا کہ کونسی شرم (کی بات ہے)
اس شخص کے لئے جس کو تم نے قتل کر دیا ہے مجھکو خبر دو کہ آج فتح کس کی
ہوئی؟ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی مخزوم کے لوگوں میں سے ایک نے
کہا کہ ابن مسعود (یہ کہا کرتے تھے کہ) مجھے یہ کہا کہ اے بکریوں کے چھوٹے چرواہے

کہ تم سخت چڑھائی پر چڑھ گئے ہو (ابن مسعودؓ نے) کہا کہ پھر میں نے اس کا سر کاٹ لیا پھر اس کو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا اور میں نے کہا اے رسول خدا۔ یہ اللہ کے دشمن کا سر ہے (یعنی) ابو جہل کا۔ (ابن مسعودؓ نے کہا) کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ وہ ذات (پاک) ہے کہ اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں اور انہوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کی قسم تھی۔ انہوں نے کہا بیشک اللہ کی وہ ذات ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں پھر میں نے اس کا سر رسول اللہ صلعم کے سامنے ڈالدیا تب انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی (یعنی کلمہ شکر الحمد اللہ کہا)۔ ابن ہشام نے کہا کہ مجھے ابو عبیدہ کے اور ان کے علاوہ فن سپہگری (سیرت) جاننے والے لوگوں نے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن الخطاب رضؓ نے سعید ابن عاص سے جب وہ ان کے پاس ہو کر گذرے (یہ) فرمایا کہ میں یہ دیکھتا ہوں (خیال کرتا ہوں) کہ گویا تمہارے دل میں کوئی بات ہے میں سمجھتا ہوں تمہاری بابتہ کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں نے تمہارے باپ کو قتل کیا ہے (تو) اگر میں اس کو قتل کرتا تو میں اس کے قتل کی تم سے معافی نہ مانگتا۔ (تم سے معاذرت نکرتا) اور البتہ میں نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام ابن المغیرہ کو قتل کیا ہے اور لیکن تمہارے باپ (کی بابتہ یہ ہے) کہ میں اس کے پاس ہو کر گذرا تو وہ کھود رہا تھا بیل کی طرح جو سینگ (سے کھودتا ہے) لیکن میں نے اس سے کنارہ کشی کرلی اور اس کے (مارنیکا) ارادہ اس کے چچازاد بھائی علیؓ نے کیا لہذا اس کو انہوں نے قتل کر دیا۔

# عکاشہ کی تلوار کا بیان

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ عکاشہ ابن محصن ابن حرثان الاسدی (جو) ہم عہد قبیلہ بنی عبد شمس بن عبد مناف (کے تھے) جنگ بدر میں اپنی تلوار سے لڑے یہانتک کہ وہ ان کے ہاتھ میں (ہی) ٹوٹ گئی تب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس تشریف لائے رسول اللہ نے) انکو ایک لکڑی کی (شاخ) عطا فرمائی پھر فرمایا کہ اے عکاشہ! اس سے لڑو (مقابلہ کرو) جب انہوں نے اس کو رسول اللہ صلعم کے ہاتھ سے لیا تو اس کو ہلایا تو وہ انکے ہاتھ میں ایک لمبی سخت پشت کی چمکدار (سفید) دھار کی تلوار ہوگئی۔ تب انہوں نے اس سے مقابلہ کیا یہانتک کہ خدا نے مسلمانوں کو فتح دی اور اسی وجہ سے اس تلوار کا نام العون (یعنی مدد) رکھا گیا۔ اور وہ ہمیشہ ان کے پاس رہی۔ وہ اسکو لیکر رسول اللہ صلعم کے ساتھ لڑائیوں میں جایا کرتے تھے (مشاہدات۔ حاضر ہونیکی جگہہ مراد ہے لڑائی اور غزوات سے) یہانتک کہ وہ جنگ مرتدین (وہ لڑائی جو مرتد لوگوں سے ہوئی) میں قتل کر دیئے گئے اور وہ تلوار ان کے پاس تھی اونکو طلیحہ ابن خویلد اسدی نے قتل کیا اور طلیحہ نے اس بارہ میں کہا ہے۔

تو تمہارا کیا خیال ہے ایسی قوم (کی بابتہ) جب تم انکو قتل کرتے ہو۔ کیا وہ مرد نہ تھے اگرچہ وہ اسلام نہیں لائے تھے تو اگر (ان کے) اونٹ اور (انکی) عورتیں تکلیف دی گئیں یا (لوٹی گئیں)۔ تم حبال کو قتل کر کے ایسی ہی نہ چلے جاؤگے (یعنی بغیر بدلہ لئے ہوئے)

میں نے انکے لیے تلوار کی دھار تان لی ہے۔ جسکی وہ عادی ہے کہ وہ بہادروں کے
قتل میں اترے۔ تو کسی روز تم اسکو ابن محفوظ پاؤگے۔ اور کسی روز تم اسکو بغیر نیام کے
دیکھوگے جب روز میں نے ابن افرم کو پچھاڑا اور عکاشہ غنمی کو جولانی میں مقتول دیکھا
ابن ہشام نے بیان کیا کہ حبال طلیحہ ابن خویلد کے بیٹے کا نام ہے اور ابن اقرم ثابت
ابن اقرم انصاری تھے ابن اسحاق نے بیان کیا اور عکاشہ ابن محصن وہ شخص ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلعم سے اسوقت جبکہ (آنحضرت نے) یہ فرمایا تھا کہ جنت میں ستر ہزار آدمی میری
امت کے چودھویں رات کے چاند کی صورت میں داخل ہونگے یہ کہا تھا کہ اے رسول اللہ
آپ خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے۔ تو (رسول اللہ صلعم نے)
فرمایا کہ تم ان میں سے ہو یا (یہ فرمایا) کہ انکو (بھی) انہیں سے کردے۔ تب انصار میں سے
ایک شخص کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی انہیں میں سے کردے
تو آپ نے فرمایا کہ اس میں (تو) عکاشہ تم سے سبقت لیگئے اور (اجابت) دعا سرد ہوگئی۔
اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جیسا کہ ہمکو خبر پہنچی ہے رسول اللہ کے خاندان سے کہ عرب
میں بہترین سوار ہم میں سے ہے (ہمارے قبیلہ میں سے ہے) لوگوں نے دریافت کیا
کہ وہ کون ہے اے رسول اللہ۔ یا تو آپ نے فرمایا وہ عکاشہ ابن محصن ہے۔ تب
ضرار ابن الازور اسدی نے کہا کہ وہ شخص تو ہم میں سے ہے یعنی عکاشہ ابن محصن تو ہمارے
خاندان کا شخص ہے (تو رسول اللہ صلعم نے) فرمایا کہ وہ تم میں سے نہیں ہے بلکہ وہ
بوجہ ہم عہد یا حلیف ہونے کے ہم میں سے ہے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو پکارا اور وہ اسیروز کفار کے ساتھ تھے اور کہا او خبیث میرا مال کہاں ہے عبدالرحمٰن نے جواب دیا۔ کہ اسلحہ۔ گھوڑے اور تلوار کے سوا (کچھ) باقی نہیں ہے جو بڈھوں کی گمراہی کو فنا کر دیں۔

## مشرکوں کا گڈھے میں ڈالنا۔

ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے اور مجھے یزید ابن رومان نے بیان کیا اور ان سے عروہ ابن زبیر نے (روایت) بیان کی اور انسے (حضرت) عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول خدا نے مقتولوں کی بابت حکم دیا کہ وہ گڈھے میں پھینک دیئے جائیں تو سب پھینک دیئے گئے سوائے امیہ ابن خلف کے (کیونکہ) وہ اپنی زرہ میں پھول گیا تھا۔ پھر اس کو پھر دیا اور گئے کہ اسکو نکالیں۔ تب اسکا گوشت بکھر گیا۔ لہٰذا اس کو چھوڑ دیا۔ اور اسپر مٹی اور پتھر (ایسے) ڈالے جنہوں نے اس کو چھپا لیا۔

جب سب کو گڈھے میں ڈالدیا (تو) رسول اللہ صلعم ان کے (پاس) (آکر) کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گڑھے والو کیا تم نے (اس) وعدے کو جو تمہارے خدا نے کیا تھا سچ پایا؟ اس پر آپکے صحابہ نے آپ سے کہا کہ اے رسول اللہ کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مردہ ہیں تو انہوں سے آپ نے فرمایا۔ کہ انہوں نے بیشک جان لیا جو ان سے انکے خدا نے وعدہ کیا تھا سچا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ جو (رسول اللہ نے فرمایا) البتہ ان لوگوں نے اسکو سن لیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا البتہ جان لیا

انہوں نے" ابن اسحق نے بیان کیا اور مجھکو حمید الطویل نے خبر دی اور انسے انس ابن مالک
نے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے ان کو درمیان شب میں سنا اور وہ
کہتے تھے اے اہل القلیب! اے عتبہ ابن ربیعہ اے شعیبہ ابن ربیعہ اے امیہ ابن خلف
اور اے ابوجہل ابن ہشام پھر (تمام لیکر) ان لوگوں کو جو گڑھوں میں تھے گنا اور (فرمایا)
کہ کیا تمنے اس وعدہ کو جو تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کیا ہے سچ پایا۔ اور میں نے
تو وہ وعدہ جو میرے خدا نے مجھسے کیا تھا سچ پایا۔ تب مسلمانوں نے کہا کہ اے رسول اللہ
کیا آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو سڑ گئے (تو آپ نے جواب میں) فرمایا کہ تم ان لوگوں سے
زیادہ اس بات کو سننے والے نہیں ہو جو میں کہتا ہوں (یعنی وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں)
البتہ وہ (اس بات کی) طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے جواب دیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا کہ
اور مجھکو بعض عالموں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلعم نے جس روز یہ مقولہ فرمایا تھا۔
(اسرو زیہ) فرمایا کہ اے اہل قلیب! (اے گڑھے والو!) تم لوگ اپنے نبی کیلئے بدترین
تھے تمنے مجھکو جھٹلایا اور لوگوں نے میری تصدیق کی اور تمنے مجھکو پناہ دی اور تمنے
مجھسے مقابلہ کیا اور لوگوں نے میری مدد کی پھر فرمایا کہ کیا تمنے اس وعدہ کو جو تمہارے
خدا نے تمسے کیا تھا ٹھیک پایا۔ اس قول کے نیچے جواب نے فرمایا۔

ابن اسحاق نے بیان کیا کہ حسان ابن ثابت رضی عنہ نے فرمایا۔
میں نے زینب کے گھروں کو ٹیلہ پہچان لیا۔ مانند تحریر نوشتہ کہنہ کاغذ پر (یعنی بالکل ٹوٹ پھوٹ)
انکو دشا کوٹ کردیا ہوا اور سیاہ (سفید) بادلوں نے۔ (جو) ہر ساعت پہلو مدسلادھار پانی کو برساتے ہیں۔

پھر انکے نشانات پرانے ہوگئے اور ہوگئے ویران۔ اپنے محبوب مقیم (کے چلے جانیکے) بعد

لہذا تو ہر روز (اپنے محبوب کا) یاد کرنا چھوڑ دے۔ اور رنجیدہ (افسردہ) سینہ کی حرارت کو نکالدے

اور (مجھکو) اسکی خبر دے جسمیں کوئی عیب نہیں ہے سچائی کیساتھ جھوٹ بولنے کی خبروں کی طرح نہو

صفحہ

(اس چیز کی خبر دے) جسکو خدا نے جنگ بدر کی صبحکو (ہمارے) حصہ (میں فتح کا) مشرکین میں ہمارے

لئے بنالیا۔ (اور خبر دی) اس حصہ کی جسکو خدا نے ہمارے لئے مقدر کیا مشرکین کی جانب جنگ بدر

میں)۔ (بدر) کی صبحکو جبکہ انکی جمعیت کوہ حرا کی مانند تھی ظاہر ہوا سحالت میں کہ ان کے

اطراف وجوانب مغرب کی طرف ظاہر تھے پھر ہمنے انسے مقابلہ اک ایسی جماعت کیساتھ کیا۔

کہ جسکے ہر نوجوان اور بڈھے مثل شیر نیستان کے تھے۔ محمد صلعم کے سامنے بیشک انہوں نے

انکو مدد دی۔ دشمنوں کے مقابلہ پر لڑائی کے شعلہ میں۔ انکے ہاتھوں میں تیز تلوار یں تھیں

(کاٹنے والی)۔ اور آزمودہ خطی (مضبوط) گرہ دار نیزے (تھے) سرداران قبیلہ بنی اوس

نے (اس جنگ میں) مدد دی۔ اور قبیلہ بنی نجار نے پختہ دین میں (مدد کی) پھر ہمنے

ابو جہل کو پچھاڑ کر چھوڑ دیا۔ اور عتبہ کو ہمنے زمین پر گرا کر چھوڑ دیا۔ اور شیبہ کو ہمنے ایسی

لوگوں کی (جماعت) میں چھوڑا۔ جو حسب نسب والے ہیں (یعنی شریف ہیں) جب انکا نسب کہا

جائے۔ انکو رسول اللہ صلعم نے پکارا (اسوقت) جبکہ ہمنے انکو ایک جا پھینکدیا تہا گڈہ میں

کیا تم لوگوں نے میری بات کو نہیں مانا کہ وہ سچ تھی۔ اور اللہ کا حکم دلمیں (اثر) کرتا ہے

پھر وہ نہ بولے اور اگر وہ بولے تو البتہ وہ کہتے۔ آپ نے سچ فرمایا اور آپ صاحب

رائے ہیں (آپکی رائے سچی ہے)۔

ابن اسحٰق نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلعم نے ان کو حکم دیا کہ وہ گڑھے میں ڈالدیئے جائیں تو عتبہ ابن ربیعہ کو لیا گیا پھر گڑھے کی طرف کھینچا گیا۔ تو رسول اللہ نے دیکھا اس بارے میں جو مجھکو (خبر) پہنچی ہے عتبہ بیٹے ابو حذیفہ کے چہرہ کو کہ وہ دفعتاً رنجیدہ ہو گئے اور (ان کے چہرہ کا) رنگ بدل گیا تو (رسول اللہ صلعم نے) فرمایا کہ اے ابو حذیفہ! شاید تم پر کچھ (اثر) اپنے باپ کی حالت سے پیدا ہو گیا ہے۔ یا اور جیسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا اے رسول اللہ قسم خدا کی۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ نہ تو میں نے اسمیں شک کیا کہ وہ میرا باپ ہے (اور نہ) اس کے مارے جانے میں (مجھی کوئی شک ہے) لیکن ہاں میں اپنے باپ کو عقلمند۔ بردبار۔ اور صاحب فضل جانتا تھا اور اس لئے امید کرتا تھا کہ وہ ہدایت پا جائے گا ان (باتوں) کی وجہ سے اسلام کی طرف۔ تو جب میں نے اس کو (اس حالت میں) دیکھا جو اس کی ہوئی (یعنی وہ مر گیا) اور میں نے اس کو یاد کیا جس (حالتیں) یعنی حالت کفر میں وہ مرا ہے اس کے بعد کہ میں اس سے (مسلمان ہونیکی) امید کرتا تھا۔ تو اس نے مجھکو رنجیدہ کر دیا۔

صفحہ ۴۴

پھر رسول اللہ صلعم نے اس کو دعائے خیر دی اور اس کے لئے کلمات خیر فرمائے۔

صفحہ ۹۵

# اطواق الذہب

## مصنفہ علامہ زمخشری

### مقالہ اوّل

انسان کو اسکا افلاس اور اسکی یتیمی پست نہیں کرتے جبکہ اس کا دین اور اسکا علم اسکو بلند کرتے ہیں اور اسکا مال اور اسکے اہل (و عیال) اسکو بلند نہیں کرتے جبکہ اسکے گناہ (بدکاری) اور اسکی جہالت اسکو پست کرتے ہیں اصل باپ تو علم ہے بلکہ وہ فسادوں کا زیادہ اصلاح کرنیوالا ہے اور پرہیزگاری وہ (در اصل) ماں ہے بلکہ یعنی تقویٰ زیادہ سینے سے ملانے والی ہے (یعنی جسطرح انسان ماں کے دودھ سے نشوونما پاتا ہے اسی طرح تقویٰ کرنے سے اسکی اصلاح ہوتی ہے) لہذا تو ان دونوں (یعنی علم اور تقویٰ) کی محافظت میں اپنے نفس کو نگاہ رکھ۔ اور اپنے ہاتھوں سے ان دونوں کی رکابوں کو مضبوط پکڑ (یعنی انکا دامن مت چھوڑ) تو اللہ تجھکو نعمت کثیر عطا کریگا اور پاک زندگی کیساتھ تجھکو زندہ رکھیگا۔

### مقالہ دوئم

اے آدم کے بیٹے (یعنی انسان) تیری اصلی بچہ خشک مٹی سے ہے اور

تیری (ساخت) میں کوئی ایسی (چیز) نہیں ہے (کہ جسکی بناء پر) تو سرکشی اور فخر میں کوشش کرے۔ کبھی (تو اپنے) باپ دادا پر اور کبھی دولت اور قسمت پر تیرے لئے بہتر نہیں کہ تو از راہ نخوت رخسار چڑھاوے اور (یہ) کہ تو فخر کرے اپنے (باپ) دادا پر۔ پس درست دیکھ (کہ) تو کس چیز سے بنایا گیا ہے اور کس چیز کی طرف تو لوٹ کر جانیوالا ہے۔ لہذا تو اپنی شیخی کی باتوں کو کم کر اور اپنے بھوٹ کو سے غرور کو بھی چھوڑ دے۔

## مقالہ سویم

عمر ختم ہو جاتی ہے مثل آندھی کے اور تو (عمر کے لئے) درازی زمانہ کی امید کرتا ہے (یعنی تجھکو یہ امید ہے کہ میں بہت زمانہ تک زندہ رہونگا حالانکہ عمر مثل آندھی کے ہے کہ ادھر آئی اور ختم ہوئی) تیری ضعیف رائے زائل ہونے والے سایہ (یعنی زائل ہونیوالی عمر) کے بارے میں گرہ ہے۔

وہ (عمر) نہیں ہے مگر تیرے دن کی سفیدی یا روشنی۔ لہذا اس کو غنیمت سمجھ اور تیری رات کی سیاہی لہذا اس میں مت سو۔ (یعنی عمر صرف دن اور رات کا نام ہے اسکو بے پرواہی اور غفلت میں نہ گذارنا چاہیئے بلکہ جو نیکی ہو سکے وہ کرنا چاہیئے) اور اس شخص کی پیروی کر جو اونٹنی کے جگروں پر ضرب لگائی (یعنی تلاش علم میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کو ایڑیں مارتا ہوا اور مشقتیں اٹھاتا ہوا سفر کرتا ہے) یہانتک کہ اس کو

گوشۂ آرام میں بٹھایا (یعنی منزل مقصود پر پہنچ گیا)

## مقالہ چہارم

(تیرا) ستون جیسا لمبا قد ہے اور (تیری) ناک غرور و نخوت سے بھری ہوئی ہے اور (تیرا) پہلو زیادہ چکدار ہے اور قمیص لمبے لمبے دامنوں کا ہے اور (تو) ایسا شخص ہے کہ (یہ بھی) نہیں جانتا کہ پائجامہ کا نیچے لٹکانا (کھینچنا) ثواب سے ہے یا گناہ میں سے ہے اور یہ کہ سب سے بڑا گناہ درازی دامن کی زیادتی ہے۔

اے بیوقوف اور تجھ جیسا زیادہ ملعون (ہوتا ہے) افسوس ہے تیری حالت پر مجھے بتا کہ تیرے لمبے لمبے دامن کب تک پتھریلی زمین کو ڈھکیلنگے (یعنی تو ازراہ تکبر لمبے لمبے لباس کب تک پہنے گا) اور یہ (زمین پتھریلی) تھوڑے ہی زمانہ میں تجھ کو اپنے کنکریوں سے ڈھک دیگی۔ اور تیرے اوپر ڈالدیگی اپنا بوجھ اور تجھ پر اس سے زیادہ بوجھ دیگی جتنا تو نے اس کو بوجھ دیا تھا۔ اور تجھکو دبا دیگی دوگنا جسقدر تو نے اس کو دبایا تھا۔

## مقالہ ہفتم

تمام پستیوں کی پستی یہ ہے کہ تو (بڑا مانا جائے) سر اٹھادے (نخوت اور تکبر سے) اور تمام گمنامیوں کی گمنامی یہ ہے کہ تو مشہور کیا جائے (یعنی اپنے آپ کو مشہور کرنا) در اصل

گمنامی سے) لہذا تو گمنامی کو شہرت پر اختیار کر اور گوشہ نشینی کو نام و نمود پر پسند کر (ترجیح دے)
(اور اس طرح پر) تو زندگی بسر کر تو تو رنج و غم کے ناخنوں سے نجات پا دے گا اور
رنج و کینے کے دلمیں رکھنے سے دور رہیگا۔ اور بیشک صاحب بزرگی (یا تو) حسد کیا جاتا ہے
یا (خود) حسد کرنے والا ہوتا ہے (اور لوگ اس کی شرافت کو دیکھکر حسد کرتے ہیں اور
وہ دوسروں کے کمالات پر بہرہ صبر نہیں کرتا اس سلئے حاسد کہلاتا ہے) اور اس سے
کینہ کیا جاتا ہے یا خود کینہ کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور یہ چیزیں بلائیں ہیں (کہ جن کی وجہ سے)
جنکے پیچھے دل استوار رہتے ہیں۔ اور ان کے بارہ میں اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

## مقالہ نہم

۹۴ ۳ کیا میں تجھکو خبر نہ دوں ایسے بدبخت نامراد (ذلیل شخص) کی (جو محفوظ مال کا
مالک ہے (یعنی بخیل ہے) اور خرچ شدہ (یعنی خاک میں ملی ہوئی) عزت والا ہے۔
جو پرواہ نہیں کرتا جبکہ اس کا مال سلامت (موجود) ہے (اسکی) کہ پھاڑ دیا جاوے اس کا
پوستین (مراد آبرو سے ہے) اور جب کہ اس کے خزانہ کا پیٹ بھر جاوے (یعنی مال و
دولت سے پر ہو) (اس کی پرواہ نہیں کرتا) کہ اس کے متعلقین بھوکے رہیں۔

اور کیا میں تجھکو خبر نہ دوں ایسے نیک بخت کامیاب (شخص کی جو) سرسبز
صحن والا ہے یعنی اس کا صحن برکت والا ہے (مراد ہے سخاوت سے) جس نے ان
لذتوں کی مخالفت کی اور مال کو اپنی عزت و آبرو کیلئے ڈہال (بنا) لیا۔ (وہ) اپنے
خزانچی سے کہتا ہے کہ (لوگوں کو) فائدہ پہنچا اور اپنے تولنے والے سے (کہتا ہے) کہ

نیچا کرکے تول (یعنی وزن میں زیادتی کر) اور اپنے نفس سے (کہتا ہے) جبکہ وہ جوش مارتا ہے کہ اپنی جگہہ پر ٹھیرا رہ تو تعریف کیا جاویگا اور جب بیزار ہوتا ہے (تو وہ کہتا ہے) کہ پیچھے ہٹ جا! تیرا قصہ کیا جاویگا۔

## مقالہ نوزدہم

لوگوں میں سب سے زیادہ بوجھ اوٹھانے والا ان کا سب سے زیادہ بردبار اپنے احباب کے اعتبار سے ہے۔ (یعنی جو اپنے احباب کی سخت باتوں کو بردباری سے برداشت کرے)

بلکہ جو اس کا دشمن وہ اسکے دوست کا ساتھی ہے (تب بھی) اس کو (انپر) نہ غصہ آتا ہے اور نہ (وہ اسکو) جھڑکتا ہے وہ اسی سے اس کے (اس) گناہ پر بدلہ چھوڑ دیتا ہے (یعنی اس سے بدلہ نہیں لیتا) اور اس کے مقابلہ میں اپنی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے کہ جسکو اللہ نے کینہ میں گردیں (کینہ بھرا) دل عاریتہ نہیں دیا ہے اور اسکو ودیعت نہیں کی مگر صحیح گردانی ضمیر (یعنی اسکی نیت یا دل صاف وپاک ہے)

خدا ہر اس قلب کی رگ کو جو شر وفساد میں گروین ہے (یعنی جس دل میں شر وفسادی) کاٹ دے (اس شخص کو مار دے) (کیونکہ ایسے شخص سے) بدی اس طرح پھیلتی ہے جیسے تیل لگے ہوئے کاغذ سے روشنائی۔

## مقالہ بستم

مُرُوّۃ (جوانمردی) ایک نیک خصلت ہے اللہ کی رضامندی کے لائق۔

اور سخاوت اچھائی کیسا تھہ ذکر کرنیکے قابل خصلت ہے اور کمینہ پن (دناءت)
کی طرح (اور کسی کو) برائی کے زیادہ لائق نہیں دیکھا ۔ اور بھائی (عبدی)
یا میں جول) کے لائق (کوئی نہیں ہے) مگر سخی لوگ ۔ ان (فیاض سخی)
لوگوں کے ذریعہ) سے بیمار دل کا علاج کیا جاتا ہے (یعنی دونوں میں
جو تفکرات ہوتے ہیں انکو فیاضی اپنے مال اور اقتدار سے رفع کرتے ہیں،
اور ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑی جاتی ہے ۔ اور وہ (سخی لوگ) مجھکو نعمتیں عطا
کرتے ہیں جبکہ وہ جاتی رہتی ہیں ۔ اور مصائب کو مجھسے دور کرتے ہیں کیونکہ
وہ پے در پے سختی کیساتھ (مجھپر) آتے ہیں ۔

## مقالہ نبست وششم

جس شخص نے محرمات (بری باتوں) سے اجتناب کیا وہ نزع کے وقت
اس میں رہا ۔ اللہ تعالےٰ اس کا فرشتوں کیساتھ استقبال کریگا (جو) خوشخبری
دینے والے (ہونگے) تازگی اور تحفوں کی طرف دیکھنے کی اور خوشی اس شخص
کے لیے جسکو نیکیوں نے خوش کیا اور وہ جھوم اٹھا (یعنی نیکی کرکے مسرت
میں جھومنے لگا) (اور جب) برائیوں سے وہ بھاگتا ہے) (اور جو) اللہ کے حکم
کے مطابق مفسدوں کی ذلت کیلئے کھڑا ہوا (مستعد ہوا) اور ان کے خاردار
جھاڑیوں کو تباہ (یعنی مفسدوں کی فتنہ پردازیوں کو جو مثل خاردار جھاڑی
کے ہیں مسدود کردیا) (اور جو مستعد ہو گیا) نیک لوگوں کی مدد کے لئے اور

ان کے اقوال کے قائم کرنیکے لئے۔

## مقالہ بست و نہم

چلنے کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تیری چال مسجد کی طرف ہونی چاہئے (یعنی تمام جگہ جانے سے مسجد میں جانا زیادہ معزز ہے) اور بلحاظ خوف کے سب سے زیادہ تیرا خوف نماز میں ہونا چاہئے (یعنی نماز میں سب سے زیادہ خوف پیدا ہونا چاہئے) اور تو بادشاہِ غالب (یعنی اللہ جو سب پر حاوی ہے) کو یاد کر اور اس قدرت کو جو سینہ کے جوش کے بارہ میں آئی ہے احادیث میں یہ وارد ہے کہ صحابہ کرام کو نماز میں اسدرجہ خشیت ہوتی تھی کہ سینہ دیگ کی طرح جوش مارتا تھا مت بھول اور دیکھ (یعنی خیال کر) کہ تو کونسے زبردست کے سامنے (مثل تصویر) کھڑا ہونے والا ہے اور کس بڑے مدبر کے سامنے تو مقابلہ کرنیوالا ہے قسم ہے تیری جان کی کہ (کوئی شخص بھی ایسے سخت موقع پر ٹھہرنے کے ثابت یا قائم رہنے کی طرح) قائم نہیں رہا مگر وہ بندہ (خدا) جو پیدا یشی آزاد (شریف) ہے قول ثابت یعنی کلمہ طیبہ کیساتھ ثابت کیا گیا ہے۔

عذاب کے خوف سے آہ کرنے والا ہے رجوع کرنیوالا اور تو [illegible] کرنیوالا ہے حصول ثواب کے لئے میدان اطاعت میں حد سے کود نیوالا ہے اور اپنے گھوڑے کے حد سے زیادہ ایڑ لگانیوالا ہے سب سے زیادہ ریاضت کرنیوالا ہے اپنے نفس سے (اپنی پوری) طاقت صرف کر کے۔

## مقالہ سی و سیم

۱۴۱

اے دنیا و درہم کے بندے تو ان سے کب آزاد ہونیوالا ہے اور ( ) سے
حرص و لالچ کے قید خانہ سے کب رہا ہونیوالا ہے۔ افسوس! آزادی نہیں
(ہوگی) مگر (جب) کہ تو اپنے ٹوٹے پھوٹے (مراد ہے کمزور سے) دین کو اسکے عیوض میں
دیدے گا اور چھٹکارہ نہیں (ہوگا) مگر (جب) کہ تو اپنی چھپی ہوئی (مراد ہے ناقص سے)
نیکی اس کے فدیہ میں دیدے (یعنی یہ حرص اور لالچ تیرے سب سے دین اور
نیکیوں کو غارت کر دینگے) اے (وہ شخص) کہ جس کا پیٹ ایک روٹی کی ٹکیا (ہی)
بھر دیتی ہے (پھر) یہ حرص کیا (معنی رکھتی) ہے اور اے (وہ شخص) کہ جس کو
ایک گھونٹ (پانی) سیراب کر دیتا ہے (پھر) اس پریشانی (کے کیا معنی) ہیں عنقریب
تو (یعنی قیامت کے روز) تو معلوم کر لیگا جبکہ تجھکو ندامت ہوگی یہ کہ تیرے
لئے (وہاں) کچھ بھی نہیں ہے (مگر وہ) جو تو نے پہلے بھیجدیا ہے (یعنی تیرے
نیک اعمال جو دنیا میں کر لئے ہیں) اور جب تو موت سے ملے گا (یعنی موت
آوے گی) تو تجھے نہ مال کام دے گا اور نہ بیٹے۔ اس پل پر سے گذرنے
والا بیچارہ مال و متاع کا کیا کرے گا۔ اور اس بڑے درخت کے سایہ میں
اُترنے والا خوشی اور مسرت کیا چاہتا ہے۔ (یعنی دنیا مثل ایک پل کے
ہے اور انسان اس پر سے گذرنے والا ہے جس طرح پل پر گذرنے والے کے لئے
مال و متاع بیکار ہے اسی طرح انسان کے لئے روپیہ کا لالچ بیکار ہے)

## مقالسی و چہارم

پرانی شرافت پر (ہی) قناعت مت کر (چونکہ) وہ شرافت (تو تیرے) باپ کی سے تھی اور اس پرانی (شرافت) میں جدید عمدہ (شرافت کا اگر) ملا۔ یہانتک کہ تو ان دونوں کیساتھ شریف ہو۔ اور اپنے باپ کی شرافت کا وسیلہ مت اختیار کر جو کہ تجھ میں نہیں ہے۔ بیشک باپ کی بزرگی کسی کام کی نہیں ہے جبکہ (خود) تیری ذات میں بزرگی کی کوئی بات نہیں ہے۔ تیرے باپ کی شرافت اور تیری ذاتی شرافت میں فرق ایسا ہے جیسا کہ آج کی اور کل گذشتہ کی روزی میں فرق ہے۔ کل گذشتہ کی روزی (خوراک) آج (کی) بھوک سے سوزش (جگر کو دور نہیں کرتی اور کبھی (بھی) اس کو نہیں رفع کر سکتی۔

(یعنی جس طرح کل گذشتہ کی غذا آج کی بھوک میں کچھ کارگر نہیں ہو سکتی اسی طرح باپ دادا کی شرافت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی)

## مقالسی و ششم

اللہ (اس شخص کو) ناک کے بل اوندھا کرے جس نے اپنے نفس کو پاک ظاہر کیا فخریہ باتوں سے حالانکہ وہ مسخرہ پن کا استاد ہے جسکو لوگ فخر شمار کرتے ہیں صفحہ ۰۶

وہ شخص کہتا ہے کہ میرا دادا فلاں (تھا) اور میں (خود) (ان لوگوں میں سے ہوں جن کو بادشاہ آگے بڑھاتے ہیں (بوجہ عزت کے) درانحالیکہ اس کا باپ بعض نافرمانوں کا تابع غلام ہے اور جس کو بادشاہ آگے بڑھاتا ہے وہ پیچھے (چلنے والا) ہے

(دراصل) شریف وہ ہے کہ جس کی رگ زمین اطاعت میں محکم ہوئی اور مقدم وہ شخص کہ جس کی پیش قدمی یعنی سبقت کرکے میدان کے کھوبئے کو حاصل کرلے (یعنی جو شخص اطاعت اور اللہ کی فرمانبرداری میں منہمک اور پیوست ہے اور نیکی میں سبقت کرتا ہے وہ شریف ہے)

## مقالہ چہل و یکم

اللہ کے فرایض کے پورا کرنے میں کوشش کر۔ اور رسول اللہ صلعم کے طریقوں پر مداومت اختیار کر۔ اور تجھے باز نہ رکھے (یہ بات) کہ فرائض کیلئے فضیلت کے وقت افضلت ہے اور مقابلہ کے دن (فرائض) کیلئے سبقت ہے اس سے کہ تو سنت کو شمار میں لانیوالا ہو۔ (اور) اعتقاد رکھنے والا ہو (اسپر) کہ (وہ سنتیں مصائب کے لئے) ڈھال ہیں مستحب باتوں کا قائم کرنیوالا ہو۔ اور انکا دامن پکڑنیوالا ہو۔ اور انکو اختیار کرنے میں جانفشانی کرنیوالا ہو۔ اور انکے ترک پر فدیہ دینیوالا ہو (کیونکہ انہیں سے) ہر ایک معزز اور معظم ہے اور اگرچہ وہ گھوڑا جس کے ہاتھ ہاتھ پیر سفید ہوں اس گھوڑے سے جسکی پیشانی سفید ہے کم (درجہ کا) ہوتا ہے۔ (یعنی اگرچہ سنت کا درجہ فرائض سے کم ہے لیکن بذات خود سنتیں بڑی عظمت والی ہیں) اور جسکی آنکھ نے مستحب باتوں کی حقارت کی اور انکو حقیر جانا تو اسکے نزدیک سنتیں (بھی) معزز نہیں ہونگی اور جو سنتوں کی عزت اور بزرگی نہ کریگا تو وہ

فرائض کی قدر منزلت نہ پہچانیگا۔

## مقالہ چہل و دوم

اللہ تعالے اور اسکے حساب سے جوڑنیوالے عالموں سے خوش ہوا
کرتا ہے) جو رسول صلعم اور انکے صحابہ کے طریقہ پر چلنے والے رہوتے ہیں) (اور جو)
ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے ہیں۔ (وہ عالم) کشادہ وادیوں سے
تنگ گھاٹیونکی طرف مائل نہیں ہوتے (یعنی دین کے سیدھے راستہ یعنی دینی کے
تنگ راستوں پر نہیں چلتے) اور (وہ عالم) کشادہ راستوں سے راستے کی چھوٹے
بٹوں (مراد ہے چھوٹے راستوں اور پگڈنڈی ہے) کیطرف رغبت نہیں کرتی ہیں
انکے منہ میں (زبان) جھوٹوں کی گردن کاٹنے کیلئے) چمکدار تلوار ہے اور انکے [صفحہ ۱۰۱]
ہاتھوں میں (فرقہ) معطلہ کے حلقوں میں (گھونپنے کیلئے) چمکدار نیزے ہیں انہوں نے
دین حق کیطرف سچے علم کو جمع کیا ہے (یعنی انہوں نے دین اور علم کو یکساں حاصل
کیا ہے عالم باعمل ہیں) اور سچے علم کیطرف اچھی بردباری کو شامل کیا (یعنی وہ لوگ
عالم ہونیکے علاوہ بردباری میں بھی مشہور ہیں) گویا انکے نفس بردباری کی پہاڑ ہیں
اور انکے دل علم کی کانیں ہیں۔ انکے شہر کسقدر اچھے ہیں جو وقار پہاڑ ہیں اللہ کی قسم
انکی کانیں کھودنے والا بوجھ کیساتھ واپس ہوتا ہے (یعنی جو تحصیل علم کرتا ہے وہ
حصول مقصد میں قاصر الملزم ہوتا ہے) قسم ہے تیری جان کی کہ انکی (زمین کے) میدان آباد کرنیوالے بعض
مگر وہ لوگ جو) فرائض و سنتوں پر کاربند ہیں (یعنی وہی لوگ آباد ہیں جو فرائض اور

سنتوں کے ادا کرنے میں دریغ نہیں کرتے) وہ عالم حقیقتاً عالم ہیں اور ان کے علاوہ (اور عالم) مانند اس کوڑے کرکٹ کے ہیں جو پانی پر تیرتا ہے لہٰذا ان کو بوجھ اُٹھانے والے اور راویوں کے سوا اور کچھ نام نہ دے۔ اون کو کتاب اور دوات کی باربرداری کے جانور سمجھ۔

## مقالہ چہل و سوم

علماے بد کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے واجبات شرع جمع کئے اور انکو ترتیب دیا (یا لکھا) اور پھر ان کے لئے بڑے امیروں کو اجازت دیدی اور ان کو آسان کر دیا (یعنی تاویل کر کے امیروں کے لئے نامشروع افعال جائز کر دیئے) کاش یہ (لوگ) جبکہ علم کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھتے تو اس کو یاد ہی نہ کرتے (سینہ میں ہی نہ جمع کرتے) اور جبکہ ان کو اس طرح برا جس طرح کہ وہ ہیں نہ سنا یا تو ان کو سنتے ہی نہیں۔ اسکے سوا نہیں ہے کہ انھوں نے ان کو یاد کیا اُن کو محفوظ رکھا اور فروخت کیا (حلقہ بنایا) اور سر منڈایا (یہ سب اس لئے) تاکہ مال کو قمار میں جیت لیں اور جوا کھیلیں اور یتیموں کو محتاج کریں اور (خود) آسودہ ہوں۔ جب وہ اپنے ناخون مال میں گاڑ دیتے ہیں تو کون ہے جو (انکو) چھڑا دے۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ ہم (ایسا اس وقت تک) نہ کریں گے اور اس قدر اور زیادہ کر دو تو کون ہے جو اس کو کم کر دے۔ (ان کے) لباس فرسیادہ ہیں جن میں زہریلے مہلک جانور بھرے ہیں۔ (اون کی) چوڑی چوڑی آستین ہیں جن میں ڈسنے والے

سانپ ہیں اور (ان کے) قلم گویا قار کے تیر ہیں۔ اور (ان کے) فتوے (ایسے ہیں جیسا) جاہل عمل کرتے ہیں اپنے ہلاک ہوتے ہیں۔ تو اگر ان لوگوں کا اور پولیس والوں کا تو موازنہ کرے تو پولیس والوں کو ظلم و تعدی سے بہت دور پائیگا۔ اس لئے کہ وہ دین کو دنیا کے ذریعے سے نہیں طلب کرتے اور رشوتوں کے ذریعہ سے فتنہ و فساد و صغیرہ کا برانگیختہ نہیں کرتے۔

## مقالہ چہل و چہارم

(یہ) مانا کہ تو نے اُن گناہ کبیرہ سے اجتناب کر لیا جو نص صریح سے ظاہر ہیں (جن کی مخالفت قرآن شریف میں آچکی ہے) اور اُن گناہ کبیرہ سے پرہیز کر لیا جو بیان ہو چکی ہیں۔ اور اپنے نفس کی ریاضت ریاضت کرنیوالوں کیساتھ اس بات میں کرلی کہ تو (مہلات میں) گھسنے والوں کے ساتھ شامل ہوگا۔ لیکن تیرا ان (گناہ) صغیرہ کے بارے میں جو تجھ میں پائے جاتے ہیں اور تو ان سے بے خبر ہے۔ کیا جواب ہے؟ اور ان لغویات کے بارے میں جو تجھ سے سرزد ہوتی ہیں اور تو ان سے غافل ہے۔ (تیرا کیا جواب ہے)

شاید کہ تیرے عضو علیحدہ علیحدہ کر دیئے جاویں گے اور بدلہ دیا جاویگا۔ (یعنی گناہوں کی غذا قبر میں بنجاویگا) اور ان (لغویات) کے حاصل کرنے کی وجہ سے مواخذہ کیلئے گرفتار ہوگا۔ تو تیری مثال اس شخص جیسی ہے جو اپنے بچوں کی حفاظت میں ان کے ساتھ آتے دلیر یا درندوں کو (لو)

روکتا ہے بلکہ انکے رہنے کی جگہہ سے لشکر و فوجوں کو لوٹا دیتا ہے (لیکن (پھر
(جب ایکروز) اس شیر کو صبح ہوتی ہے (تو دیکھتا ہے) چیونٹیاں اسکے بچہ کیطرف مثل
رسی کے (موجودہ) ہیں اور وہ اسکے اعضاء کو گھیرنے والی ہیں (ایسا معلوم ہوتا
ہے) گویا کہ اوپر سے چادر ڈالدی ہے تو اسکی محافظت اسکو کچھہ کام نہ دیگی یہانتک
کہ چیونٹیاں اس کا کام تمام کردینگی

## مقالہ چہل و پنجم

جو شخص اس چیز کی جو اسکے جبڑوں کے درمیان ہے نگہداشت نہیں کرتا
(مراد ہے کہ جو اپنی زبان کا خیال نہیں رکھتا) وہ اپنے دست (افسوس) ملیگا
اور اپنے دونوں پہلوں پر بوجہہ غم کے لوٹنے لگا۔ اس چیز کی وجہہ سے جسکے محفوظ رکھنے
میں اسنے کوتاہی کی یعنی اپنی زبان کی محافظت کا خیال نہیں رکھا بلکہ غیر موقع
زبان درازی کی اسکی وجہہ سے اسکو تکلیف برداشت کرنا پڑیگی
اور اپنے پہلوں پر لوٹے گا) اس افسوس سے کہ اسنے باعتبار تلفظ کے زیادتی کی
اور اگر زبان محفوظ رہتی تو دل (بھی) غمگین نہوتا۔ اور کم حفاظت کرتا ہے
اس شخص کا دل جو اپنی بجز زبان لوگوں کو نہیں کرتا ہے۔ اور تو اپنے بھید کے لئے
کسی کو امانت دار نہیں دیکھیگا مگر وہ شخص جو ہر امانت کے قابل ہوگا۔

## مقالہ پنجاہ و نہم

اے عاشق شملی یا رسعاد!

فرید۔ ودنیا اور آخرت کی تدبیر کر۔ جو شخص گناہوں کا عادی ہوگیا وہ اس شخص کی مانند
نہیں ہے جسے نیکی کی جستجو کی اور جیسے لہو و لعب کی الفت کی (وہ اسکی) مانند نہیں ہو جو تکالیف کا شیفتہ ہے
عقلمند دلیر سخت (آدمی) جس چیز سے اسکو فائدہ ہوتا ہو (اسکی جستجو میں) بار بار کوشش کرتا ہے
اور کاہل (آدمی) بیٹھنے والا ہوتا ہے۔ پیچھے ہٹنے والا ہوتا ہے اس (کام) میں جسمیں
جاگنا واجب ہے (وہ) اونگھنے والا ہوتا ہے تو اے کاہل دور ہو اپنے دونوں (دنیا اور عقبیٰ کے) کاموں
میں غور کر اور سستی مت کر۔ یہ تیرا حصہ دونوں گھر (دنیا اور آخرت میں) ہے لہذا (اسکو) جمع
کر۔ اور اپنے معاملات میں سوائے نیک زندگی اور نجات کے قریب (اور کسی) خواہش مت کر۔

## مقالہ شصت و یکم

جو کچھ تیرے ذمہ فرض ہے اس کو ادا کر۔ اور جو تیرا اس روئے زمین پر دشمن ہے
ہے اسکو راضی کر اور (یہ) مت کہہ کہ میں عیبوں (وغیرہ) والے خدا سے کب ملونگا کیونکہ تو
اس سے عنقریب ہی ملنے والا ہے تو وہ حساب لینے والا ہے اور وہی حساب لینے والا کافی ہے۔
قسم خدا کی۔ اللہ دشمن شدید ہے (جانی دشمن) اور اسکا وار سخت ہے۔ اور
تیرا خدا ہی تجھکو مقابلہ کے اعتبار سے کافی ہے۔ تو اسکے سوا کسی دشمن کی زیادتی مت کر۔
اور تیرے گناہوں کے لئے ازروئے عیوب وہ ہی کافی ہے تو اسکی طرف اور عیوب
کو شامل مت کر۔ اور تسلیم کیا کہ تو کہتا ہے کہ میرا رب تیرا بندگی والا ہے لیکن اسکے
بعد میں تو کیا کہیگا جو زیادہ قابل ملامت ہونیوالا ہے۔

# ابو الفضل بدیع الزمان ہمدانی کے مقامات

## مقامہ سجستان

عیسٰی ابن ہشام نے ہمسے بیان کیا کہ ایک ضرورت مجھے سجستان کی طرف لے گئی (یعنی ایک ضرورت کیوجہ میں سجستان گیا) اس کے قصد کو میں نے سواری بنایا اور اس قصد کی سواری پر سوار ہوگیا (یعنی وہاں جانیکا مصمم قصد کر لیا) اور وہاں کے قصد کے بارے میں نے اللہ سے استخارہ کیا میں نے اس ارادہ کو اپنے سامنے رکھا (یعنی اپنا نصب العین قرار دیا) اور عقلمندی کو اپنا پیشوا قرار دیا۔ یہاں تک کہ (اللہ نے) مجھے اس کا راستہ دکہا دیا (یا بوجہ عقلمندی میں نے راستہ پایا) اور میں نے اس کے بڑے بڑے راستے پائے (یا میں اسکے بڑے یہاں تک دروازوں پر پہنچ گیا) اس وقت آفتاب اپنے وقت غروب پر پہنچ گیا تھا۔ اور میں جہاں کہیں بچھا دیں میں نے رات کو قیام کیا۔ پھر جب صبح کی تلوار نے اپنا (یعنی اپنا) اکالا (صبح نمودار ہوئی) اور لشکر آفتاب ظاہر ہوا (یعنی سورج کی شعاعیں نکلیں) تو میں بازار کیطرف روانہ ہوا (تاکہ اپنے قیام پسند کروں پھر جب میں شہر کے چاروں طرف (گھوم کر) وسط شہر میں پہنچا اور بازار کے ہار (مراد ہے اطراف وجوانب سے گھوم کر) اس کے درمیان میں (آیا) تو ایک (گرنت) آواز نے میرے کان پھاڑ دیئے کہ جس کی

ہر رگ میں معنی تھے (ہر نقطہ پر معنی تھا) پھر میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اسکے
پاس جا کھڑا ہوا۔ تو دیکھا کہ ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار ہے اور اس کا سانس
گھٹتا ہوا ہے۔ (یعنی گھٹے ہوئے گلے سے باتیں کر رہا ہے) (اور) وہ میری طرف
اپنی گدتی سے کئے تھا۔ اور وہ کہتا ہے کہ جو مجھکو جانتا ہے وہ جانتا ہی ہے اور مجھے
نہیں جانتا اس کو میں شناخت کراؤنگا۔ میں ملک یمن کا پہلا پھول ہوں۔
(باکورہ کو عربی میں فتح بھی کہتے ہیں تو یہاں گویا اس کی مراد تھی کہ میرا نام فتح ہے)
میں زمانہ کی کہانی ہوں (یا معمہ زمانہ ہوں) لوگوں کا مدعو ہوں۔ (یا معمہ ہوں)
اور پردہ والی دلہنوں کی چیستا ہوں (یا پردے کی باریک باتوں کا چیستا ہوں)
میری بابتہ تم شہروں اور ان کے قلعوں سے دریافت کرو۔ پہاڑوں اور انکی
پتھریلی زمینوں سے۔ وادیوں اور ان کے میدانوں سے سمندروں اور انکی
چشموں سے۔ گھوڑوں اور انکی سموں سے (میری بابتہ دریافت کرو) وہ کون
شخص ہے جو ان کی فصیلوں کا مالک ہوا اور ان کے رازوں کو معلوم کیا۔
اُن کے راستے طے کئے اور وہاں کی پتھریلی زمین میں داخل ہوا میری بابتہ
بادشاہوں اور ان کے خزانوں سے دریافت کرو۔ اور بند شدہ (تہ خانوں)
اور اُن کی کانوں سے اور امور (سلطنت) اور ان کے رازوں سے اور
معاملات عظیم اور ان کی گتھلکوں سے اور لڑائیوں اور اُن کی مشکلوں سے
(میری بابتہ دریافت کرو کہ) وہ کون شخص ہے جس نے اُن کے خزانوں کو کھا۔

اور انکی قیمت ادا نہیں کی (یعنی فتح کر کے لیا) وہ کون شخص ہے جو ان کی کنجیوں کا مالک ہوا اور ان کی مصلحتوں (یا لیبیوں) کو معلوم کر لیا قسم خدا کی وہ شخص میں (ہوں) (کہ جس نے) وہ (سب) کیا اور جلیل الشان بادشاہوں کے درمیان میں نے سفارت کی اور ان کے مبہم و تاریک بھیدوں کو کھولا خدا کی قسم (وہ) میں ہوں جو مقتل عشاق تک جا پہنچا۔ اور امراض چشم تک کا بیمار ہوا۔ (عشق بازی تک کی) اور (معشوقان) نازک شاخوں کو جھکایا۔ اور گلابی رخسار کے پھول توڑے۔ اور باوجود ان (سب باتوں کے) میں نے دنیا سے نفرت کی (جس طرح) شریف و سخی کا طبائع کو بخیل و بدبخت کے چہرے سے نفرت (ہوتی ہے) اور میں (دنیا کی) رسوائیوں سے دور رہا۔ (جس طرح) شریف کے کان بری باتوں سے (دور رہتے ہیں) اور اب جبکہ بڑھاپے کی صبح روشن ہو گئی اور مجھپر بڑھاپے کا وقار چڑھا (تو) میں نے آخرت کی اصلاح کا قصد کیا۔ توشہ تیار کر کے تو میں نے کوئی طریقہ (ایسا) نہیں دیکھا جو مجھے اس راستی کی ہدایت دیتا جسکی طرف میں چلنے والا ہوں تم سے ایک شخص گھوڑے سے سوار مجھکو پراگندہ بالوں والا دیکھتا ہے۔ (اور وہ) کہتا ہے کہ یہ عجیب چیز کا باپ ہے نہیں۔ بلکہ میں تو بہت سی عجیب عجیب چیزوں کا باپ ہوں کہ جن کو میں نے دیکھا ہے اور اس کا رنج و غم اٹھایا ہے۔ اور بڑی بڑی چیزوں کی اماں ہوں کہ جن کا میں نے اندازہ لگایا ہے اور جن کے لئے تکالیف برداشت کیں ہیں۔ اور پیچیدگیوں کا بھائی

ہوں (کہ ان میں سے) مشکلوں کو میں نے حاصل کر لیا اور آسان چیزوں کو میں نے پھینکدیا اور گراں قیمت (اشیاء) کو میں نے خرید کیا اور ارزاں قیمت (اشیاء) کو میں نے فروخت کر دیا۔ اور خدا کی قسم انکے لئے میں نے سواریوں (جلوس) کو ساتھ لیا ہے اور کند ہوں کو تکرا دیا ہے (یعنی نہایت درجہ کوشش انکے حصول میں کی ہے) اور میں نے اختر شماری کی (یعنی مشقت جھیلیں ہیں) اور سواریوں کو چلا چلا دبلا کر دیا۔ اور میں اس کی تکالیف کی طرف واپس کیا گیا۔ میں نے اس امر کی نذر مانی ہے کہ میں ان کے فائدوں کو مسلمانوں سے نہ روکونگا اور (اب) میرے لئے یہ ضروری ہے کہ میں اس امانت کی رسی کو اپنی گردن سے نکالوں (اور) تمہاری گردنوں میں ڈالدوں اور میں اپنی یہ دوا تمہارے صفحہ بازاروں میں پیش کروں گا۔ لہذا چاہئے کہ مجھے (اسکو) وہ شخص خریدے جو مقام عبدیت سے پرہیز نہیں کرتا اور کلمہ توحید سے ناک (بھوں) نہیں چڑہاتا ہے۔ اور چاہئے کہ اسکو (وہ شخص) محفوظ رکھے جس کے (باپ) دادا شریف ہوں اور جس کی لکڑی کو پاک پانی پلایا گیا ہو۔ (یعنی جو شریف النصب ہو) عیسیٰ ابن ہشام نے کہا کہ پھر میں اس کے منہ کی طرف پھر گیا تاکہ میں اس کو پہچانوں تو دیکھا کہ وہ تو ابو الفتح اسکندری ہے اور میں نے لوگوں کے اس کے سامنے سے منتشر ہونیکا انتظار کیا۔ پھر میں سامنے آیا اور کہا کہ یہ تیری دوا کس قدر قیمت کھولیگی اس نے جواب دیا کہ تھیلی کو وہ قیمت کھولیگی جو تو دینا چاہے۔

پھر میں نے اس کو (وہیں) چھوڑ دیا اور واپس آگیا۔

# مقام کوفیہ

عیسی ابن ہشام نے ہمسے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ (جب) میں نوجوان تھا تو تمام برائیوں کیلئے میں نے اپنا کجاوہ کسا (یعنی تمام عیوب کا مرتکب ہوا) اور گمراہی کیلئے میں نے اپنے گھوڑے کے ایڑ لگائی (یعنی تمام گمراہی کے کام مستعدی سے کئے) یہاں تک کہ میں نے اپنی عمر کی صاف شراب پی (یعنی عنوان شباب انہیں باتوں میں گذرا) اور میں نے زمانیکا کامل لباس پہنا (یعنی عمدہ زمانہ عمر کا گذارا) پھر جب میری شب کی طرف دن ظاہر ہوئے (یعنی میرے سیاہ بالوں میں سفید بال نکل آئے) اور آخرت کیلئے میں نے اپنا دامن سمیٹا (یعنی مستعدی کیساتھ عقبیٰ کیلئے جاری کی) اور فرض کئے گئے (حج) کی ادائگی کیلئے میں اونٹنی کی پشت پر سوار ہوا۔ اور راستہ میں ایک دوست میرے ساتھ ہوگیا (کہ جسکی) میں نے کوئی برائی نہیں دیکھی۔ پھر جب ہم چلدیئے اور ہم نے اپنے اپنے مالوں سے ایک دوسر یکو خبر دی تو قصہ نے کوئی اصل بلونا اس کا ظاہر کیا۔ اور صوفی مذہب ہوتا۔ اور ہم چلے۔ پھر جب ہم کوفہ میں داخل ہوئے تو اسکے گھر کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں داخل ہوگئے۔ اور (اسوقت) دن کے چہرے پر سبزہ آغاز ہوگیا تھا (یعنی قریب الغروب تھا۔ اور اس کے

اطراف سبز ہو گئے تھے اور جب کہ رات کی پلکیں بند ہو گئیں اور اسکی مونچھیں نکل آئیں (یعنی نصف شب کے قریب) تو پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ تب ہمنے کہا کہ صفحہ ۷۷
(دروازہ) کھٹکھٹانیوالا کون ہے بار بار آنیوالا؟ تو اس نے (جواب میں) کہا کہ (میں ہوں) رات کا مہمان اور اس کا قاصد۔ بھوک کا مارا ہوا اور اس کا نکالا ہوا۔ اور آزاد (جسکو) نقصان اور تلخ زمانہ نے نکالا ہے۔ اور مہمان (جس کی) تکلیف دہی کم ہے۔ اور (جس کی) گم شدہ چیز (مراد ہے جس کا مقصد) روٹی ہے پناہ چاہنے والا (جو) بھوک اور پیوند شدہ گریبان پر مدد چاہتا ہے۔ اور میں ہوں ایسا مسافر کہ اُس کے سفر پہ آگ جلائی جاتی ہے۔ اور اس کے پیچھے کتے بھونکتے ہیں اور اس کے پیچھے کنکریاں پھینکی جاتی ہیں اور اس کے (چلے جانیکے) بعد صحن جھاڑو دیدیے جاتے ہیں۔ اس کی اونٹنی (سواری کی) تھکی ہوئی ہے اور زندگی اس کی دشوار ہے اور اس کے بچوں کے درمیان میدان حائل ہے۔

عیسیٰ ابن ہشام نے کہا کہ پھر میں نے شیر کے چنگل کی طرح اپنی ہتھیلی میں سے مٹھی بھری اور اس کو بھیجدیا اور میں نے کہا کہ اگر تو اور سوال کریگا۔ تو ہم تجھکو اور بخشش کریں گے۔ اُس نے کہا کہ عود کی خوشبو اسپر جو بخشش کی آگ سے زیادہ گرم ہو پیش نہیں کیجاتی۔ (یعنی انسان کی عود خمرافت کے لیے سخاوت کی آگ ہے) اور بخششوں کے وفد کا استقبال شکر کے

قاصد سے زیادہ اچھا نہیں کیا گیا۔

اور جو شخص دولت کا مالک ہے اس کو چاہیے کہ وہ ہمدردی کرے۔

چونکہ نیکی (یا احسان) اللہ اور انسان کے درمیان کبھی ضائع نہیں ہوتا ہے۔

اس لئے خدا تیری آرزوئیں پوری کرے اور تیرا ہاتھ تیرے لئے بلند کرے

(یعنی تو فیاض اور سخی ہو) عیسٰی ابن ہشام نے کہا [illegible] ہمنے اس کے لئے دروازہ

کھولدیا اور ہمنے کہا کہ اندر آؤ۔ تو دیکھا کہ [illegible] وہ ہمارے شیخ ابوالفتح

اسکندری ہیں۔ میں نے کہا کہ [illegible] قدر بد حال ہو گیا ہے بوجہ

بھوک کے اور خاصکر اس [illegible] اور میں [illegible]۔ اسپر وہ مسکرایا اور یہ پڑھنے لگا۔

تمکو وہ حالت جسمیں میں بوجہ [illegible] کے ہول [illegible] دھوکہ میں نہ ڈالے۔

میں حالت ثروت میں ہوں کہ جس کے لئے خوشی کی چادریں پھٹتی ہیں۔

میں اگر چاہوں تو سونیکی چھت (بھی) بنالوں۔

## مقام اسدیہ

ہمکو عیسٰی ابن ہشام نے خبر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھکو اسکندری

کے مقامات اور مقالات کی بابتہ (ایسی ایسی) خبر پہنچتی تھی (جسکی طرف) نفرت

(کرنیوالے بھی) کان لگاتے تھے اور پرند اس کے لئے پر پھڑپھڑاتے تھے اور

[illegible] ہے اس کے (ایسے) اشعار کی بابتہ بیان کیا گیا ہے کہ۔ جو باعتبار لطافت کے

دل یا طبیعت کے اجزا سے ملجاتے ہیں اور کاہنوں کی عقل سے (بھی) بوجہ باریکی
کے مخفی رہتے ہیں۔ اور میں اللہ سے اُس کی زندگی کے لئے (دعا) مانگتا ہوں یہانتک
کہ مجھے اس کی ملاقات نصیب ہو۔ اور میں اس کی پست ہمتی پر باوجود عمدہ سامان
کے تعجب کرتا تھا۔ اور زمانہ کے حالات نے اس کے قریب دیواریں کھڑی کردی تھیں
وعلیٰ ہذا القیاس۔ یہانتک کہ مجھے ایک ضرورت پیش آئی مقام حمص
کی۔ تو میں نے خواہش کو اس کی طرف تیز کیا۔ چند آدمیوں کے ساتھ (جو) مثل
رات کے تاروں کے (تھے) گھوڑے کی پشتوں کیلئے نندہ تھے (یعنی جس طرح
کاٹھی کے نیچے گھوڑں کی پشت پر نمدہ ہمیشہ چپکا رہتا ہے اسی طرح وہ بھی میرے
ساتھ تھے) اور ہمنے (اپنا) راستہ لیا۔ ہم اس کی مسافت کو لوٹتے تھے۔
(تیزی سے طے کرتے تھے) اور جڑ سے اکھاڑتے تھے پاؤں کے زخم کو (یعنی
جلد جلد راستہ ختم کر رہے تھے) ان گھوڑوں پر۔ یہانتک کہ وہ مثل ڈنڈے
اور کمان کے ہوگئے۔

دامن پہاڑ میں ہمیں ایک وادی سبز درخت اور جھاؤ کے درخت والی
پیش آئی مثل (اس) کنواری کے جس کی پٹیاں چوٹی کھلی ہوتی ہے۔
ہمکو دوپہر ہوگیا وہاں۔ ہم اترے تاکہ آرام کریں اور دوپہر کو سو دیں۔
اور گھوڑوں کو رسیوں سے باندھا اور نیند کے ساتھ لیٹ گئے۔ پھر ہمکو (کسی نے)
نہ چونکایا مگر گھوڑوں کی آوازوں نے۔ اور میں نے اپنے گھوڑے کیطرف دیکھا

اس نے اپنے کان کھڑے کرلئے اور اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا تھا۔ رسّی کی ڈسوں کو اپنے ہونٹوں سے کاٹ رہا تھا۔ اور زمین کے رخسار اپنے کھروں سے کھود رہا تھا۔ پھر گھوڑے پریشان ہوگئے اور بیتاب خطا ہوگئے اور رسّیاں کاٹ دیں اور پہاڑوں کی طرف کا (راستہ) لیا۔ اور ہم میں سے ہر شخص اپنے

صفحہ ۹۰ ہتیاروں کی طرف اُڑا (دوڑ کر گیا) تو (دیکھا) کہ شیر موت کی پوستین میں ہے (جو) اپنے جہاندے سے نکلا ہے۔ اور اپنی کھال میں پھولا ہے (یعنی جوش میں پھولا ہوا ہے) دانت نکالے ہوئے۔ آنکھوں میں اس کی نخوت بھری ہوئی ہے اور ناک تکبر سے چڑھی ہوئی ہے (اُسکے) سینہ کو کوئی تکلیف نہیں دیتا ہے۔ اور نہ کوئی رعب اس کو روک سکتا ہے۔ اور ہمنے کہا کہ کوئی بڑی مصیبت نازل ہونے والی ہے اور حادثہ عظیم (واقع ہونیوالا ہے) اور ساتھیوں (میں سے) ایک جلد باز جوان اس کی طرف جھپٹا۔ (ایسے) قلب کیساتھ (جسکو) تقدیر نے ہنکایا (نکالا) اور (ایسی) تلوار کیساتھ (جو) جوہر ہی جوہر تھی اور اسپر شیر کا رعب غالب ہوگیا۔ اس کے قدموں سے زمین نے خیانت کی (پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی) یہانتک کہ وہ اپنے ہاتھ اور منہ کے بل گر پڑا۔ اور شیر گرنیکی جگہ سے اس کے ساتھی کی طرف بڑھ گیا۔ سبز جلد والا (سبز پوش) خاندان عرب کا (جو) ڈول کو اس کی لکڑیوں کی گرہ تک بھرتا ہے۔ اور موت نے اس کے بھائی کو اس کی طرح پکارا۔ تب وہ (بھی) اس کی طرف روانہ ہوا۔ اور رعب

(شیر نے) اس کے ہاتھ (بھی) باندھ دیئے اور زمین پر آرہا۔ اور اس کے سینہ کو شیر نے فرش بنایا (یعنی شیر اس کے اوپر چڑھ گیا) لیکن میں نے اسپر عمامہ پھینکا اور اس کے منہ کو (اس طرح) مشغول کردیا۔ یہانتک کہ میں نے اس کا خون (مراد ہے جان سے) بچالیا۔ اور وہ جوان کھڑا ہوگیا۔ اور (شیر) کے پیٹ میں زخم لگایا۔ (پھاڑ دیا) یہانتک (ہوا) کہ وہ جوان تو اسکے خوف سے مر گیا اور شیر بوجہ اپنے پیٹ کے زخم کے (مر گیا) اور ہم گھوڑوں کے پیچھے روانہ ہوئے اور ہمنے اُن کو جو باقی رہگئے تھے جمع کیا اور جو بھاگ گئے تھے ان کو چھوڑ دیا۔ اور ہم (پھر) اپنے ساتھی کیطرف واپس آئے تاکہ اس کی تجہیز و تکفین کریں۔

پھر جب ہمنے اپنے ساتھی پر مٹی ڈالی تو ہم رو پڑے لیکن یہ رونیکا کونسا موقع تھا۔ اور ہم جنگل و میدان کیطرف واپس آئے اور اس کی زمین پر اُترے اور (پھر) چلدیئے۔ یہانتک کہ جب توشہ دان خالی ہوگیا (زادِ رہ کی قلت ہوگئی) یا قریب الختم تھا۔ اور ہم چلنے پر قادر نہ ہوئے اور نہ بھوک پر اور ہم ڈرے کہ بھوک پیاس ہمکو مار دینگے۔ تو ایک گھوڑے سوار نمودار ہوا۔ تو ہمنے قصد اُسکے پاس کا کیا اور ہمنے اس کا قصد کیا اور جب ہم پہنچے تو وہ اپنے عمدہ گھوڑے پر سے اُترا صفحہ۸۰ زمین کو اپنے لبوں سے نقش کرتا تھا (مراد ہے زمین بوس کرتا تھا) اور اپنے دونوں ہاتھوں سے مٹی ڈالتا۔ اور اس نے جماعت میں سے میرا قصد کیا۔ تو اس نے میری رکاب کو بوسہ دیا اور میرے صحن میں داخل ہوگیا تو میں نے

دیکھا کہ اس کا چہرہ چمکدار بادل کا سا چمکنا چمکتا تھا اور اس کا حُسن اعصنا
(ایسا تھا) کہ جب (اس کی طرف) آنکھیں اُٹھتی تھیں تو بوجہ خوبی نیچی ہو جاتی تھیں
اور رخسار گندم گون تھے (یا آغاز سبزہ تھا) اور اس کی مونچھیں نکل آئی تھیں۔
اور کلائیاں بھری ہوئی تھیں اور وہ ایک تر و تازہ شاخ تھی (یعنی اس کا جسم
سڈول اور خوبصورت تھا) اور (وہ) ترکی نسل تھا اور بادشاہوں کا لباس
پہنے ہوئے تھا۔ ہمنے کہا کہ تجھکو کیا ہوا (یعنی تو کون ہے؟) مرے تیرا باپ۔ تو
اس نے (جواب میں) کہا ایک بادشاہ کا غلام ہوں بوجہ کسی رنجش کے اس نے
میرے قتل کا قصد کیا۔ تب میں اپنے منہ کے (رخ) پر بھاگا (یعنی جدھر میرا منہ
اٹھ گیا ادھر کو چلدیا) جہاں کہ اب تم مجھکو دیکھتے ہو۔ اور اس کے حال کے
گواہوں نے (اس بات کی) گواہی دی کہ اس کا قول سچا ہے۔ پھر اس نے کہا
کہ آج میں تیرا غلام ہوں اور میرا مال تیرا مال ہے۔ پھر میں نے کہا تجھے خوشخبری ہو
کہ تجھکو تیری رفتار نے صحن وسیع عمدہ زندگی کیطرف پہنچایا ہے (یعنی تو ہمارے
پاس اچھی طرح رہیگا) اور جماعت نے مجھکو مبارکباد دی اور وہ (شخص) دیکھنے لگا تو
اس کی نگاہیں ہمکو قتل کرتی تھیں اور بولنے لگا تو اس کے الفاظ ہمکو فریفتہ کرتے
تھے پھر اس نے کہا کہ اے سردارو! کہ اس دامن پہاڑ میں ایک چشمہ ہے اور تم
خالی جنگل بیابان میں اور تیر پڑے ہو تو تم وہاں سے پانی لے لو۔ پھر ہمنے لگاموں کو
اُس طرف پھیر دیا جہاں اس نے بتایا تھا اور وہاں جا پہنچے اور گرمی نے

بدن پگھلا دیے تھے اور ٹڈیاں لکڑیوں پر چڑھ گئی تھیں (بوجہ سخت گرمی کے) پھر
اس نے کہا کہ کیا تم اس وسیع سایہ میں قیلولہ نکروگے اس میٹھے پانی پر۔ ہمنے کہا
جیسے تیری رائے ہو بہتر ہے تب وہ اپنے گھوڑے پر سے اتر پڑا اور اپنی پیٹی کھولدی
اور اپنا کرتہ اتار دیا۔ پھر ہمنے اُس نے سوائے باریک کپڑے کے اور (کچھ بھی) نہ
چھپایا (یعنی صرف بنیان پہنے رہا جو) جنگلی کہاتا تھا اسکے بدن کی (یعنی اسمیں سے
اس کا تمام بدن ظاہر ہوتا تھا) پھر ہمنے اسپر کوئی شبہ نہیں کیا (اور یہ خیال کیا)
کہ وہ غلمان سے لڑکر (بھاگا ہے) اور جنت (مراد ہے عیش وآرام ہے) کو چھوڑ صفحہ ۱۱
دیا ہے اور رضوان سے بھاگ آیا ہے پھر اُس نے کاٹھیوں کا قصد کیا اور
ان کو اُتار ڈالا۔ اور گھوڑوں کو گھاس ڈالی اور اس جگہ پہ پانی چڑھ گا اور ہمیں
عقلیں حیران ہو گئیں اور میں اسپر آنکھیں جمائے تھا اور کہا کہ اے جوان۔ تو بلحاظ
مذہب اور جملہ کاموں میں کسقدر عمدہ ہے اس شخص کیلئے افسوس ہے جس نے
تجھکو چھوڑ دیا اور جس کو تو نے رفیق بنایا اسکے لئے خوبی (قسمت) ہے۔ میں
تیرے لئے کیونکر اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں اس نے کہا کہ عنقریب مجھسے
ایسی اکثر باتیں دیکھو گے جو تمکو تعجب میں ڈالدینگی۔ خدمت میں سرعت اور عمدگی
جملہ امور ہیں۔ تو اگر تم مجھکو اپنے ساتھیوں میں دیکھو تو میں تمکو اپنے کمال کی
عجیب عجیب باتیں دکھاؤں۔ تاکہ میرے ساتھ فریفتگی تمکو زیادہ ہو۔ ہمنے کہا
کہ اچھا۔ تو اس نے ہم میں سے ایک کی کمان کا قصد کیا پھر چلہ چڑھایا اور تیر لگایا

پھر آسمان کی طرف پھینکا اور اس کے بعد ایک اور پھینکا تو (پہلے) نے دوسرے کو ہوا میں چیر دیا اور کہا کہ میں ایک اور قسم بھی دکھاؤں گا پھر اس نے میرے ترکش کا ارادہ کیا (مرے ترکش کی طرف بڑھا) اور اس کو لے لیا اور میرے گھوڑے پر ارادہ کیا اور اسپر چڑھ گیا۔ اور ہم میں سے ایک پر تیر مارا اور وہ اس کے سینہ پر جڑ دیا۔ اور دوسرا اسکی پشت پر مارا۔ پھر میں نے کہا کہ اے کمبخت یہ کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا کہ اے خبیث خاموش رہ خدا کی قسم تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے ہاتھ باندھے ورنہ میں اس کا تھوک روک دونگا (گلا گھونٹ دونگا) تب ہماری سمجھ میں نہ آیا کہ ہم اب کیا کریں اور حالت یہ تھی کہ ہمارے گھوڑے بندھے ہوئے تھے اور کاٹھیاں اتری ہوئی تھیں اور ہمارے ہتھیار دور تھے اور وہ سوار تھا اور ہم پیادہ اور اس کے ہاتھ کمان تھی جس سے سبھوں کو زخمی کر رہا تھا۔ اور اس سے پیٹوں اور سینوں کو پھاڑ رہا تھا۔ جب ہم نے سنجیدگی دیکھی تو ہمنے رسی لی اور ایک نے دوسرے کو باندھا اور اکیلا میں ہی باقی رہ گیا کہ میں نے کسی کو نہ پایا جو میرے ہاتھ باندھتا تو اس نے کہا کہ تو اپنے بدن پر سے کپڑے اتار تب میں نکلا پھر وہ اپنے گھوڑے پر سے اترا اور ہم میں سے ہر ایک کو یکے بعد دیگرے چپت مارنے لگا اور اسکے کپڑے اتارنے لگا۔ اور (پھر) میری طرف آیا اور میرے پاس ست موزے تھے۔ اس نے کہا کہ ان دونوں کو اتار۔ تیری ماں مرے۔ میں نے کہا کہ ان موزوں کو میں نے تو پہنا ہے

لہذا ان کا اتارنا ممکن نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ان کا اتارنا میرے ذمہ ہے۔
پھر میرے قریب آیا تاکہ موزے اتارے اور میں نے اپنا ہاتھ چھری کیطرف بڑھایا
جو موزوں میں میرے ساتھ تھی۔ اور وہ اس کے (اتارنیکے) شغل میں تھا۔
پھر میں نے اس کو اس کے پیٹ میں مارا اور اُس کو اس کی پیٹھ سے ظاہر کر دیا
(یعنی آر پار کر دیا) پھر اسنے اور کچھ نہ کہا مگر منہ پھیلا دیا۔ اور اس کے منہ میں پتھر
رکھدیا (مراد ہے اس کو ذلیل کیا) اور میں اپنے ساتھیوں کی طرف کھڑا ہوا اور
ان کے ہاتھ کھولدیئے اور مقتولوں کا مال تقسیم کر لیا۔ اور ہمنے اپنے ساتھی کو
پایا اور وہ جان دیچکا تھا۔ اور خاک گور ہو گیا۔ اور ہم راستہ کی طرف لوٹے
اور پانچ راتوں کے بعد شہر حمص میں اترے۔ پھر جب ہم اس کے بازاروں
سے چوک میں پہنچے تو ہمنے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک بیٹے اور بیٹی کو لیے ہوئے
گویا ان کے سر پر) کھڑا ہے جھولی ڈنڈا لئے ہوئے وہ کہتا ہے کہ۔

خدا اس پر اپنا رحم کرے جو میری جھولی میں اپنی بخشش بھرے۔

اللہ اُس پر اپنا رحم کرے جو سعید اور فاطمہ پر ترس کھائے۔

کیونکہ یہ تمہارا خادم ہے اور یہ (لڑکی) تمہاری خادمہ ہے۔

عیسیٰ ابن ہشام نے کہا کہ یہ تو وہ ہی شخص اسکندری ہے جس کو میں نے
سنا ہے اور میں نے اس سے سوال کیا تو وہ وہی نکلا۔ پھر میں اسکی طرف
آہستہ آہستہ گیا اور کہا۔ کہو کیا کہتے ہو۔ (حکم کر اپنا حکم) تو اس نے کہا درہم

(جائیں) تو میں نے کہا:—

تیرے لئے درہم ہیں اس طرح پر جب تک میرا سانس آ تا رہے۔

صفحہ ۸۳ تو حساب کرا لے حساب کا اور مانگ تا کہ میں تیرے التماس کو پورا کروں۔

اور میں نے اس سے کہا کہ تیرے لئے ایک درہم ضرب دو ہیں۔ ضرب تین۔ ضرب چار۔ ضرب پانچ ہیں یہانتک کہ تیس تک پہنچ گیا پھر میں نے پوچھا کہ تیرے پاس کتنا ہوا۔ اس نے کہا بیس روٹیاں۔ تب میں نے اسکے لیئے انکا حکم دیدیا اور کہا کہ بدقسمتی کیساتھ کوئی مدد (کارگر نہیں ہوتی) اور نہ کوئی حیلہ یا تدبیر (کارگر ہوتی ہے) محروم القسمت (کیلئے)

# مقامات ابی محمد القاسم بن علی الحریری

حارث ابن ہمام نے حکایت بیان کی ہے۔ اس نے کہا کہ مجھکو (خبر) پہنچی کہ جب ابوزید قبض (روح) کے قریب ہوا (یا نزانوے سال کی عمر کو پہنچا) اور پیرانہ سالی کی قید نے اس کو اٹھنے سے روکدیا تو اپنے (اطمینان قلب) خیالات جمع کرکے اس نے اپنے بیٹے کو حاضر کیا اور اس سے کہا کہ اے میرے بیٹے کہ صحن (دنیا) سے میرا کوچ تو قریب ہو گیا اور میں نے فنا کی سلائی کو سرمہ لگا لیا۔ اور تو اللہ کی عنایت سے میرا ولی عہد ہے اور ساسانیوں کے گروہ (پر) سردار ہے بعد میرے۔ اور تجھ جیسے کیلئے نہ تو ڈنڈا کھٹکھٹایا جاتا ہے اور نہ کنکریاں پھینک کر متنبہ کیا جاتا ہے (یعنی تو خود عقلمند آدمی ہے کسی کو کسی طریقہ سے تنبیہ کی ضرورت نہیں) لیکن مجھے نصیحت کرنا مستحب ہے اور وہ فکروں کے لئے صیقل بنائی گئی ہیں۔ اور میں تجھے ان باتوں کی وصیت کرتا ہوں کہ جن کی (حضرت) شیث علیہ السلام نے (بھی) اپنی اولاد کو اور نہ (حضرت) یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو (وصیت کی ہے) لہٰذا میری وصیتوں کی نگہداشت کر اور میری نافرمانی سے یکسوئی کر۔ اور میرے طریق کی پیروی کر اور میرے بیان کو غور کر کہ پھر اگر تو نے میری نصیحت سے نصیحت حاصل کی اور میری (صبح کی) روشنی سے روشنی حاصل کی تو تیرا انسا فرغانہ سرسبز ہوگا اور تیرا دھوال بلند ہوگا۔

اور اگر تو نے میری (نصیحت) طریقہ کو بھلا دیا اور میرے مشورہ کو پھینکدیا تو تیرے
چولہے کی راکھ کم ہوگی اور تیرے اہل و عیال اور تیری جماعت تجھسے بے اعتنائی کرینگے
اے میرے بیٹے۔ میں نے کاموں کی حقیقتیں آزمائیں ہیں اور گردش
زمانہ کا تجربہ کیا ہے پھر میں نے انسان کو دیکھا (کامیاب) بوجہ مال کے نہ کہ بوجہ
اس کے نسب کے۔ اور تفتیش کو (وہ) اس کی کمائی سے نہ کہ اس کی حسب یعنی
شرافت) سے ہے اور میں سنا کرتا تھا کہ (ذرائعہ) معاش۔ سرداری۔ تجارت۔
زراعت۔ اور صنعت و (حرفت) ہوتے ہیں۔ تو میں نے ان چاروں کا تجربہ کیا
تاکہ میں دیکھوں کہ کونسا بہتر ہے اور زیادہ نفع دینے والا ہے

صفحہ ۸۵

تو میں نے اُن (ذرائعہ) میں سے کسی کو بھی زندہ کرنیکے واسطے اچھا نہ پایا
اور میں نے ان میں مزدوری کو پایا لیکن حکومت کے منافع اور سرداریوں کا
لینا مثل خواب پریشان کے ہیں اور مثل اس سایہ کے ہے جو تاریکی کی وجہہ سے
زائل ہونیوالا ہے* اور دو دہ چھڑانیکی تلخی کا غم تجھے کافی ہے اور لیکن تجارت کا مال وہ
فطرت کا نشانہ ہے اور لوٹ کا لقمہ ہے اور وہ اُڑتے ہوئے پرندوں سے کیا ہی
مشابہ ہے اور لیکن جاگیر (جائداد زمین) کا لینا اور کھیتی کے درپہ ہونا آبروؤں کے
گیلئے خوار کن ہے اور رکنے والی بندش ہے سوء سے (یا مراد ہے ہمیشہ سپاہ گری سے)
اور اس کا کرنیوالا ذلت سے خالی نہیں ہوتا اور نہ اس کو خوش دلی نصیب ہوتی ہے

اور لیکن پیشہ والوں کے پیشے (کی بابت یہ ہے کہ) وہ روزی سے زیادہ نہیں ہیں۔
(یعنی زیادہ نہیں ملتا) اور (وہ) تمام زمانوں میں مروج نہیں ہوتے اور ان پیشوں میں
سب سے زیادہ کامل پیشہ زندگی کی عمر کے کیساتھ جوانی کو وابستہ ہے (یعنی جب تک
جوانی رہتی ہے عمدہ طور پر پیشہ انجام پا سکتا ہے اور بڑھاپے میں نہیں ہو سکتا)
اور میں نے کسی کو سہل الحصول کبھی نہیں دیکھا اور نہ کھانے میں لذیذ۔ نہ کافی
کمائی والا۔ اور نہ صاف پہنے میں (یعنی اس کے ذریعہ سے نہ کھانا میں مزا آتا ہے
نہ پہننے میں اور نہ کافی کمائی ہی ہوتی ہے)
مگر وہ پیشہ جسکی بنیاد ساسان نے ڈالی ہے اور اس کی جہتوں کو منقسم
کیا ہے اور اس کی آگ مشرق و مغرب میں بھڑکا دی ہے اور اس کے منارے
مٹی میں رہنے والوں کے لیے (یعنی محتاجوں کیلئے) روشن کر دیے ہیں اور
میں اس کے واقع ہونیکی جگہوں پر حاضر ہوا۔ درانحالیکہ میں مشہور تھا اور
اور اس کی نشانی کو اپنے لئے باعث زیب پسند کیا۔ کیونکہ (یہ پیشہ ایسا ہے کہ
ہلاک نہیں ہوتا) تجارت کرنیوالا کبھی ہلاک نہیں ہوتا اور اس کا چشمہ کبھی خشک
نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسا چراغ ہے جسکی طرف سب لوگ دیکھتے ہیں اور اندھے
ررکاتے اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور اس کے کرنیوالے جماعتوں میں
وہ معزز اور بہم مسرور نہیں زیادہ مفخر ہوتے ہیں ظلم کی رگ کو دق نہیں کرتی اور تلوار
کھینچنا ان کو پریشان نہیں کرتا اور وہ لوگ ڈسنے والے کے زہر سے نہیں ڈرا تے

اور وہ لوگ نہ قریب کی اور نہ بعید کی تعبیداری کرتے ہیں اور (وہ لوگ)
نہ بجلی سے ڈرتے ہیں اور نہ کڑک سے۔ اور وہ کپڑے کی ۸۹۔
پرواہ کرتے ہیں اور نہ مجلسیں بیٹھنے کی انکی پاک ہیں اور ان کے قلب خوش عیش ہیں
اور ان سے لقمے شتاب ہیں (یعنی انکو کھانا تیار ملتا ہے کوئی تکلیف نہیں ہوتی) اور
ان کے اوقات روشن معزز ہیں (مراد ہے معتین اور عمدگی کیساتھ وہ لوگ پابند
اوقات ہیں) جہاں کہیں وہ گرتے ہیں (یعنی پہنچ جاتے ہیں) (کچھ نہ کچھ) لے جاتے
ہیں اور جہاں کہیں گھسجاتے ہیں (کچھ نہ کچھ) کھرچ لاتے ہیں۔ نہ تو وہ (لوگ)
وطن بناتے ہیں اور نہ بادشاہی سے ڈرتے ہیں۔ اور (وہ لوگ) ان (پرندا
یا جانوروں) سے کسی بات میں بھی) ممتاز نہیں جو صبح کو خالی پیٹ ہوتے ہیں
اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے (یعنی جس طرح جانور صبحکو بھوکے نکل جاتے ہیں
اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں اسی طرح یہ لوگ بھی شام کو خالی پیٹ نہیں
واپس آتے کچھ نہ کچھ ضرور کماتے ہیں) یا وہ بالکل انہیں کی طرح ہیں۔ پھر
اس کے بیٹے نے اس سے کہا کہ اے ابا جو کچھ تمنے کہا درست کیا لیکن باندھا او
چیرا نہیں (یعنی مجمل بیان کیا مفصل نہ کہا) لہذا مجھے بتاؤ کہ میں کس طرح میوہ جنو
(یعنی اسکو حاصل کروں) اور کہاں سے کند ہے (کا گوشت) کھایا جاوے
(یعنی یہ عمدہ عمدہ باتیں حاصل کروں۔ کندھے کا گوشت بمقابلہ اور جگہ کے
گوشتوں کے سب سے عمدہ خیال کیا جاتا ہے) اس نے کہا کہ اے بیٹے یہ

حرکت کرنا اس کا دروازہ ہے اور چالاکی اس کا (چادر) لباس ہے اور دانائی
اس کا چراغ ہے اور بے شرمی اس کے ہتھیار ہیں۔ لہٰذا فطرت سے زیادہ جولانی
کرنیوالا ہو اور ٹڈی سے زیادہ تیز ہو اور چاندنی (میں چلنے والے) ہرن سے
زیادہ چالاک ہو اور بھیڑیئے چیتے کی سی حرکات کرنیوالے سے زیادہ غالب ہو۔
اپنے نصیبے کے حقاق کو کوشش سے رگڑ اور خوراک (مراد ہے روزی سے)
کے دروازہ کو کوشش سے کھٹکھٹا اور ہر ایک راستہ طے کر اور ہر بھنور میں گھس اور
ہر باغ کا قصد کر اور ہر حوض میں اپنا ڈول ڈال اور مانگنے میں سست نہ ہو اور
نہ بیزار ہو محنت سے۔ ہمارے شیخ ساسان کے ڈانڈے پر لکھا ہوا تھا کہ جس نے
طلب کیا کھینچا اور جو شخص چلا اس نے پایا (یعنی جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے اسکو
دولت ملتی ہے) اور تو اپنے آپ کو سستی سے بچا چونکہ وہ نحوست کا (سپر پامہ)
پیش خیمہ ہے اور مصیبت زدوں کا لباس ہے اور مفلسی کی کنجی ہے اور تکلیف
دہ اونٹ ہے اور (وہ) لاچار اور جاہلوں کی خصلت ہے اور نکھٹوں (درماندہ
مجبور لوگ) کی عادت ہے اور جس نے سستی اختیار کی نہ نکالا شہد (یعنی جو سستی کرتا ہے
اسکو نعمتیں حاصل نہیں ہو سکتیں) اور جس نے راحت و آرام کو روندا (یعنی اسکو
آسان سمجھا) اس نے ہتھیلی نہیں بھری (یعنی اسکو کچھ نہیں ملتا) اور تو پیش قدمی
کو لازم جان اگرچہ وہ شیر کے لئے ہی (کیوں نہ) ہو کیونکہ دلوں کی دلیری زبانکو
گویا کرتی ہے اور لگام کو آزادی دیتی ہے اور اس کی وجہ سے بلند منزلی پائی صفحہ

جاتی ہے اور مال و دولت کا مالک ہو جاتا ہے جس طرح کہ بزدلی سستی کا جوڑا
بھائی ہے اور ناکامیابی کا سبب ہے اور کام کرنیکے نہ لئے باعث تاخیر ہے۔
اور امیدوں کے لئے سبب ناکامی ہے اور اس وجہ سے مثل میں کہا گیا ہے کہ
جس نے دلیری کی آسودہ ہوا اور جو ڈرا ناکام رہا"

پھر اے میرے بیٹے! کوے (کی طرح) صبح سویرے اور شیر کی دلیری
اور گھر گھٹ کی ہوشیاری اور بھیڑیے کی مکاری اور خنزیر کی حرص اور ہرن
کی چالاکی اور لومڑی کی فریب اور اونٹ کے صبر اور بلی کی خوشامد اور مختلف
رنگوں کے جانوروں کے تلوں میں ظاہر ہو اور چرب زبانی سے دھوکہ دے اور
جادو بیانی سے فریب دے اور (مال) کھینچنے سے پہلے بازار کا اندازہ کرے۔
اور دودھ دوہنے سے پہلے تھنوں کو ملایم کرے اور فائدہ اٹھانے سے پہلے
سواروں (قافلہ والوں تجار) سے سوال کرے اور کروٹ سے لیٹنے سے پہلے اپنے
پہلو کے لئے (بستر کو) نرم کرے اور فال لینے میں اپنی نگاہ تیز کر اور اپنی نظر
قیافہ میں عمدہ کر کیونکہ جسکی قیافہ شناسی میں عمدہ نظر ہوگی اس کا ہنسنا زیادہ
ہوگا (یعنی وہ زیادہ خوش و خرم رہیگا) اور جس کی دانائی نے خطا کی اس کا
شکار دیر میں ملتا ہے۔ اور اے میرے بیٹے! کم گراں ہو (یعنی لوگوں پر
تو گراں زیادہ مت ہو) اور کم ناز کرنیوالا ہو اور تکرار سے اعراض کرنیوالا ہو
اور حوصلا دہار سے شبنم پر قناعت کرنیوالا ہو۔ اور بہت بڑا سمجھ کم ملنے کو اور

صفحہ ۱۵

تھوڑے پر (بھی) شکر کر اور منع کرنے کے وقت نا امید مت ہو اور سخت پتھر کے رستے کو بعید مت جان اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو چونکہ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے علاوہ کوئی اور نا امید نہیں ہوتا اور جب تجھے اختیار دیا جاوے درمیان تھوڑی سی چیز اور فی الحال کے اور موتی اور زمانہ مستقبل کے تو تو فی الحال کی طرف رغبت کر (یعنی اگر ذرا سی چیز زمانہ حال میں ملتی ہو تو اسکو آئندہ ملنے والی زیادہ چیز پر ترجیح دے) اور آج کو کل پر فضیلت دے۔ کیونکہ دیر کرنے میں بہت سی آفتیں (ہوتی) ہیں۔ اور ارادوں کیلئے تبدیلی ہو جاتی ہیں اور وعدوں کو موانعات پیش آجاتے ہیں اور وعدوں اور ان کے پورا کرنیکے درمیان میں رکاوٹیں ہو جاتی ہیں اور تجھے ارادہ کرنیوالوں کا (سا) صبر (دانا آدمیوں کی سی) برداشت (یا نرمی) کرنا لازم ہے۔

اور حد سے تجاوز کرنیوالی سختی سے یکسوئی اختیار کر۔ اور خوش اخلاق (لوگوں کی) عادت کی طرح عادت کر اور درہم (مراد ہے مال و دولت) کو پابند کر مقید کر (یعنی حفاظت سے رکھ) اور سخاوت کو انتظام کیساتھ ملا۔ اور اپنے ہاتھ کو گردن میں بندھا ہوا مت کر (یعنی کنجوسی مت کر) اور نہ تو اس کو پوری طور پر کھول ہی دے (یعنی فضول خرچی مت کر) اور جب کوئی شہر تجھکو ناموافق ہو یا اس میں تجھپر کوئی مصیبت آئے تو اس (شہر) سے اپنی امیدوں کو الگ کرلے۔ اور اسکی چراگاہ سے اپنا اونٹ علیحدہ کرلے (یعنی وہاں سے کوچ کر جا)

کیونکہ شہروں میں بہتر وہ ہے جو تیرا متحمل ہو اور سفر کرنیکو تو کبھی گراں مت جان
اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانیکو ہرگز بدامت سمجھ۔ کیونکہ ہماری شریعت
(اسلام) کے سرداروں اور ہمارے خاندان کے بزرگوں نے اسپر اتفاق کیا ہے
کہ حرکت کرنمیں برکت ہوتی ہے اور (ایک جگہہ سے دوسری) جگہہ آنا ہنڈی
ہے (یعنی سفرمیں منافع بہت ہوتے ہیں) اور انہوں نے اس شخص کو جو یہ خیال
کرتا ہے کہ مسافرت میں تکلیف اور سفر میں عقوبت ہوتی ہے بُرا جانا ہے اور
اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ اس کے لئے بہانہ ہے جو ادنٰی ادنٰی چیزوں پر
قناعت کرتا ہے اور چھوٹی چھوٹی چیزوں سے (ناقص چھوارہ) خوش ہو جاتا ہے
اور بڑے پیمانہ سے (بھی خوش ہو جاتا ہے) اور جب تو سفر کا ارادہ کرے اور
اس کے لئے ڈنڈا جھولی (سامان سفر) تیار کرے تو ایک ساتھی یعنی مددگار کو
منتخب کر قبل اس کے کہ تو روانہ ہو کیونکہ (مثل مشہور ہے) کہ پردیسی قبل
(خریداری) گھر کے (پسند کرنا چاہیے) اور راستے سے پہلے ساتھی (تلاش
کرنا چاہیئے)

ان نصیحتوں کو بطور وصیت کے اختیار کر۔ مجھسے پہلے کسی نے ایسی وصیتیں نہیں
کیں۔ (یہ نصائح) روشن چیں گہرے ہوئے ہیں (تمام مطالبات کے خلاصونکو
اور مکھن (کی طرح خلاصہ ہیں) ۔ میں نے ان (نصائح) کو صاف کیا (مثل اسکے)
جس نے خالص کیا نصیحت کو اور کوشش کی ۔ لہذا تو اس پر عمل کر جن کو

میں نے تمثیلاً بیان کیا ہے (مثل (عمل کرنے عقلمند برادر راستی کے
یہانتک کہ لوگ کہینگے (یا کہیں) کہ بچہ شیر ہے اسی شیر سے (یعنی یہ لڑکا اپنے باپ صفحہ ۸۹
کی طرح ہے) پھر اس سے کہا کہ اے میرے بیٹے! میں نے وصیتیں کر دی ہیں اور
میں انتہا کو پہنچ گیا ہوں (یعنی میں نے حتی المقدور بیان کر دیا) تو اب اگر تو
پیروی کریگا تو کیا ہی اچھی بات ہے تیرے لئے۔ اور اگر تو تجاوز کریگا تو تجھ پر افسوس
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تیرے اوپر میرا خلیفہ ہے (یعنی میرے بعد نگہبان ہے) اور
میں امید کرتا ہوں کہ تو اس خیال کے جو میرا تیرے بارہیں ہے خلاف نکریگا۔
اس پر اس کے بیٹے نے جواب دیا کہ اے ابّا! تیرا تخت (زمین پر) نہ ڈالا جاوے
اور تیری نعش نہ اٹھائی جاوے بیشک تو نے خوب بیان کیا اور راستی کو بتایا
(تعلیم کیا) اور میرے لئے بھلائی ظاہر کر دی اور مجھے وہ عنایت کیا جو کسی باپ
نے کسی بیٹے کو نہیں دی اور اگر میں تیرے بعد چھوڑا جاؤں (زندہ رہوں گا) اور
تیری موت کا مزہ چکھوں (تیری فرقت کا صدمہ اُٹھاؤں) تو میں ضرور
تیرے نیک آدمیوں سے آداب سیکھوں گا اور تیری کھلی ہوئی نشانیوں
کی پیروی کروں گا یہانتک کہ کہا جاوے گا کہ آج کی رات شب گذشتہ
سے کسقدر مشابہ ہے اور جانیوالی صبح آنیوالی صبح سے۔ اس پر اس کے جواب سے
ابوزید خوشی میں لہرایا (بہت خوش ہوا) اور ہنسا اور کہا کہ جو اپنے باپ سے
مشابہ ہو تو کوئی ظلم نہیں کیا۔ حارث ابن ہمام نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی کہ

بنی ساسان نے جب ان عمدہ وصیتوں کو سنا تو انہوں نے لقمان کی وصیتوں پر اُن کو فضیلت دی اور اس طرح یاد کیا جیسے الحمد (جوام القرآن ہے) یاد کرتے ہیں یہانتک کہ وہ ایک ان تمام سے زیادہ بہتر دیکھتے ہیں بچّوں کو یاد کراتے ہیں اور انکو سونیکے عطیہ سے زیادہ نافع سمجھتے ہیں۔

# مقام پچاسواں اَلْبَصْرِیَّہ

حارث ابن ہشام نے حکایت بیان کی بعض دنوں میں مجھے غم (کالباس) پہنایا گیا (یعنی مجھے رنج وغم لاحق ہوا) اور اس کے شعلے نے مجھکو سخت رنج دیا۔ اور اس کا اثر مجھپر ظاہر ہوا۔ اور میں سنا کرتا تھا کہ شرکت (کرنا) نصائح کی مجالس میں تفکرات کے پردوں کو (پریشانیوں کو) دور کرتا ہے۔ تب میں نے اس کے بجھانے کے لئے جو میرے آگ لگا رہی تھی) بصرہ کی جامع (مسجد) میں جانیکے علاوہ اور کچھہ نہ دیکھا۔ اور اسوقت مسندوں سے آباد تھا۔ (مراد ہے طبقہ اُمراء سے جو مسندیں لگاتے ہیں یا علماء سے) اور اس کے گھاٹ ہونٹ لگائے ہوئے تھے (بہت کثرت سے وہاں لوگ فائدہ اٹھانیکو آتے تھے)۔ اس کے باغ سے (علم) کلام کی کلیاں توڑی جاتی تھیں اور اسکے اطراف میں قلموں کی آواز سنی جاتی تھی (یعنی وہاں تقریر اور تحریر مراد ہے علم کا چرچا تھا) پھر میں اس کی طرف بغیر سستی کے

صفحہ ۹

اور بغیر کسی دوسری طرف متوجہ ہوئے چلا پھر جب میں نے اس کے سنگریزوں
(والی زمین پر) قدم رکھا اور اس کی بلندی پر نظر اٹھا کر (غور سے) دیکھا تو
مجھے ایک شخص اونچی چٹان پر بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے دکھائی دیا۔ اور اسکو
جماعتوں نے گھیر لیا ہے جنکا شمار نہیں اور ان کے بچوں کو نہیں پکارا جاتا ہے
(یعنی ہمہ تن گوش تھے اور اپنے بچوں کی بھی خبر نہ تھی) تب میں اس کی طرف بڑھا
اور اسکے گھاٹ پر اترا (یعنی اسکے جائے قیام پر پہنچا) اور میں نے امید کی کہ میں
اسکے پاس شفا پاؤنگا۔ اور ہمیشہ جگہ بدلتا رہا اور لات گھونسا مارنیوالوں سے چشم پوشی
کی (یعنی پرواہ نکی) یہانتک کہ میں اسکے سامنے بیٹھا جہاں میں اس کے اشتباہ
سے بیخوف ہو گیا (یعنی وہ مجھے صاف نظر آنے لگا اس کے پہچاننے میں شبہ نہ رہا)
تو دیکھا کہ وہ تو ہمارے شیخ سروجی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہ رہا۔ اور (اسپر)
کوئی لباس نہیں تھا کہ جو اس کو چھپائے تب اس کے دیکھنے سے میرا غم جاتا
رہا۔ اور میرے غم کا لشکر منتشر ہو گیا۔ اور جب اس نے مجھے اور میری جگہ کو
دیکھا تو کہا کہ اے بصرے والو! اللہ تمکو محفوظ رکھے اور بچا دے اور تمہارے
تقویٰ کو مضبوط کرے تمہاری خوشبوئیں کس قدر پھیلنے والی ہیں (مہکتی ہیں)
اور تمہارے فضائل کس قدر عمدہ ہیں اور تمہارا شہر تمام شہروں میں پاکی
(صفائی) کے لحاظ سے کامل ہے اور فطرتاً سب سے زیادہ پاک صاف
ہے۔ اور باعتبار وسعت سب سے زیادہ فراخ ہے اور سب سے سرسبز ہے

باعتبار گھاس کے اور زیادہ سیدہا ہے باعتبار قبلہ کی جگہ ہونیکے اور اس کا
دریائے دجلہ سب سے زیادہ وسیع ہے اور درخت اور دریا اس میں سب سے
زیادہ کثرت سے ہیں۔ اور سب سے عمدہ ہے تفصیلاً اور اجمالاً وہ مکہ معظمہ (شہر
حرم میں جانے) کا دروازہ اور مقام ابراہیم کی چوکھٹ ہے۔ اور تمام دنیا کے
دو بازوؤں میں سے ایک ہے (یعنی نصف دنیا ہے) اور شہر زہد وتقویٰ (کیلئے)
محکم بنیا دوالا ہے۔ آگ کے گھروں سے (اوّل آتش پرست لوگوں سے) ناپاک
نہیں کیا گیا اور نہ اس میں بتوں کا طواف کیا گیا ہے (یعنی اہمیں بت پرست
آباد نہیں ہیں) اور اس کی زمین میں سوائے خدا کے اور کسی کا سجدہ کیا گیا ہے۔
اور حاضر ہونیوالوں کے لئے (زائیرین کیلئے) حاضر ہونیکی جگہہ (مقدس ومتبرک  نحو ۹۱
مقام) ہے۔ اور (اس کی) مسجدیں مقصودہ ہیں (یعنی ہر شخص وہاں جانے کا
قصد وارادہ کرتا ہے) اور (وہاں کے) مدارس مشہور ہیں۔ اور مقام پر زیارتگاہ
ہیں اور نشانیاں (وہاں کی) عمدہ ہیں اور اس کے راستے معین ہیں (یا اس کے
حدود معین ہیں) اور (اس شہر میں) کشتیاں اور سوار ملتے ہیں (یعنی خشکی اور
تری برّی وبحری راستے موجود ہیں) مچھلیاں اور گوہ (جانور تری اور خشکی کی
حدّ ہی گو (شتربان جو گاتے ہیں) اور ملاح۔ شکاری اور کسان۔ قادر انداز
اور نیزے باز چلنے والے اور تیراک (وہاں موجود ہیں) اور اس میں چڑہنے
والے مدّ اور اترنے والے جزر کی نشانیاں موجود ہیں اور لیکن تم (لوگ یعنی

باشندگانِ شہر) ان میں ہو کہ تمہارے خصائص میں دو کو بھی اختلاف نہیں ہے۔
اور جن کو عداوت والے (دشمن) بھی برا نہیں جانتے (یعنی دشمن تک اُنکی
تعریف کرتے ہیں) اور ان کی جماعتیں باعتبار رعیت ہونیکے بادشاہ کی زیادہ
مطیع ہیں! اور احسانات کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والے ہیں۔ تمہارے زاہد
سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں لوگوں میں (یہاں مراد امام حسن بصری سے ہے)
اور ان میں سب سے اچھا حقیقت کے راستہ پر ہے اور تمہارا عالم ہر زمانہ کا۔
سب سے بڑا عالم ہے اور ہر زمانہ کیلئے دلیل ہے (یہاں مراد مصر ابن ملنے سے
ہے) اور وہ تمہیں میں وہ شخص تھا جس نے علم نحو نکالا اور اس کو وضع کیا اور وہ جس نے
میزان شعر شروع کی اور اس کو ایجاد کیا (مراد ہے خلیل ابن احمد سے) اور
فخر کی کوئی ایسی بات نہیں ہے جس میں تمہارے لئے یدطولی (مہارت کامل)
اور برتری نہو (قدح معلی۔ خمارکا وہ تیر جو جیتا جاتا ہے اور سب سے زیادہ
اس میں نمبر ہوتے ہیں (یہاں مراد ہے سبقت، اور برتری سے اور نکوئی
ایسی شہرت ہے کہ جسکے تم سب سے زیادہ مستحق اور بہتر نہو۔ پھر تم میں سے اکثر
اہل شہر موذن ہیں اور ان کی عبادت کے طریقہ سب سے زیادہ عمدہ ہیں
اور (میدان) عرفات میں تمہارا ہی اقتدار کیا جاتا ہے (یعنی اور لوگ تمہاری
پیروی کرتے ہیں) اور (کہتے ہی) ماہ مبارک کا (رمضان شریف) سحر کھانا
جانا گیا ہے اور (اللہ) کا ذکر کرنا جو سونے والیکو بیدار کر دیتا ہے جبکہ خواب گاہیں

ٹھنڈی ہو جاتی ہیں تمہارا ہی حق ہے۔ (یعنی جب سب لوگ خواب غفلت
میں مدہوش ہوتے ہیں تو تم لوگ یاد الٰہی میں مصروف ہوتے ہو) اور (وہ
ذکر) کھڑے ہونیوالے کو راغب کرتا ہے۔

نہ کبھی صبح کے دانتوں نے تبسم کیا اور نہ (کبھی) اسکی روشنی چمکی موسم
سرما گرما میں مگر تمنے آذانیں صبح کو نہ دی ہوں (یعنی جب کبھی افق پر روشنی
نمودار رہی ہے اور فجر کا وقت ہوا خواہ موسم گرمی کا یا سردی کا تم لوگوں نے
آذانیں وغیرہ) (اور وہ آذانیں) گونج (جاتی ہیں) مثل سمندر میں ہوا کی
گونج کے۔ اور اسی وجہ سے تم سے روائتیں پیدا ہوتیں (یعنی تم لوگ بوجہ اپنے
زُہد و تقویٰ کے بہت سی احادیث کے راوی ہوئے) اور خبر دی ہے نبی صلعم
پہلے ہی سے اور ظاہر کیا کہ تمہاری (آذانوں کی) گونج صبح کے وقت شہد
کی مکھی کی میدان میں گونج کی طرح جاتی ہے لہذا تمہارے لئے برگزیدہ
پیغمبر کے بشارت سے بزرگی ہو اور تمہارے شہر کے لئے بہتری ہو۔ اور اگرچہ
وہ اب مٹ گیا ہے اور سوائے حدود کے کچھ باقی نہیں رہا۔ (یعنی عمارات
وغیرہ پہلی سی اب نہیں رہیں) پھر اُس نے (یعنی سمردجی) نے اپنی زبان
اندر کر لی اور اپنے بیان کے تکمیل ڈالدی (ختم کر دیا) یہانتک کہ تیز آنکھوں نے
دیکھا گیا (یعنی لوگوں نے گھورا) اور کم گوئی کا عیب اس کو لگایا گیا۔ تب اُسنے
سانس بھرا (اس شخص کا سا) جو قصاص میں کھینچا گیا ہو یا (جس کو) شیر نے

صفحہ ۵

صفحہ ۹۲

ناخونوں نے پیچھے مارا ہوا۔ پھر اُس نے کہا کہ لیکن تم ۔ اے بصرے والو! تم میں سے کوئی (بھی ایسا) نہیں ہے جو مشہور عالم ہو یا جس میں دانائی اور سخاوت (یا شکی) ہو۔ اور لیکن میں تو جس نے مجھے پہچانا اس کے لئے تو میں ویسا ہی ہوں اور جان پہچان مراد ہے یعنی دوستوں میں سب سے بڑا وہ شخص ہے جو مجھکو (تیرے عیوب ظاہر کرکے) مجھے تکلیف دے۔ اور جس نے مجھکو نہ پہچانا تو اس کو میں اپنی تعریف ظاہر کردونگا میں وہ شخص ہوں جو نجد گیا۔ تہامہ گیا۔ یمن گیا۔ اور شام گیا جنگلوں میں گیا اور سمندروں میں راتکو سفر کیا اور صبح کو سفر کیا۔ میں (شہر) سروج میں پیدا ہوا اور پرورش کیا گیا ہوں زمین پر یعنی شہر ادی میں پھر میں مشکلات میں پڑا اور مشکل امور کو کھولا۔ اور لڑائیوں میں حاضر ہوا اور طبیعتوں کو نرم کیا اور سرکش گھوڑوں کو کھینچا اور میں نے ناکوں کو رگڑا (بہت سے آدمیوں کو شرمندہ کیا یا نیچا دکھایا) اور منجمد کو پگھلایا (یعنی جو بڑے سخت تھے ان کو بھی زیر کیا) اور سخت پتھروں کو پگھلایا۔

تم مجھ سے مشرقوں۔ مغربوں۔ اونٹ کے پاؤں۔ گھاٹوں۔ مجلسوں۔ لشکروں قبیلوں۔ اور گھوڑوں کے مجموں کی بابت دریافت کرو۔ اور ناقلان اخبار (یعنی خبروں کے بیان کرنے والے) اور راویان قصایص (قصہ بیان کرنے والے) حُدی گو شتربان اور تجربہ کار بوڑھوں کی بابت مجھے بتا حت چاہو۔ تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ میں کتنے راستے چلا ہوں اور

میں نے کتنے پردے پھاڑے ہیں اور کتنے خصرات پر اچانک جا پڑا ہوں۔
اور کتنی لڑائیوں میں میں نے زخمی کئے ہیں کتنی عقلوں کو میں نے دہوکہ دیا
ہے اور کتنی ایجادیں میں نے شروع کیں کتنی مال غنیمتوں کو میں جھپٹ لے
گیا ہوں۔ اور کتنے شیروں کا میں نے شکار کیا ہے اور کتنے نابلند پروازوں کو
میں نے پچھاڑ چھوڑا ہے اور کتنی پوشیدہ چیزوں کو میں نے جادو سے نکالا ہے
اور کتنے پتھروں پر میں نے جادو کیا یہانتک کہ وہ ٹوٹ گئے اور ان کا
زلال میں نے لیا دہوکہ دیکر (یعنی میں نے سخت سے سخت آدمیوں کو
بھی ملایم کر کے اُنسے فائدہ اٹھایا ہے) اور لیکن جو زیادہ ہوئی وہ تو ہو گئی
درآنحالیکہ شاخ تر و تازہ تھی (یعنی میرا جسم بنا ہوا تھا گویا میں جوان تھا) اور
کنپٹی سیاہ تھی (یعنی بال سیاہ تھے) اور جوانی کی چادر نئی تھی (یعنی میں نے
جو کچھ کیا وہ جوانی میں کر لیا) لیکن اب چمڑا کہنہ ہو گیا ہے اور سیدھا پن ٹیڑھا
ہو گیا ہے (جسم پر جھریاں پڑ گئیں اور کبڑا ہو گیا) اور سیارات روشن ہو گئی
(یعنی سیاہ بالوں میں سفید بال آگئے) تو (اب) سوائے شرمندگی کوئی رنگ
نہیں اور کچھ نہیں (رہا) ہے مگر اس پھٹے کو پیوند لگانا جو کشادہ ہو گیا ہے
(یعنی گذشتہ گناہوں کی تلافی کرنا باقی ہے) اور میں مستند اور معتمد خبروں
اور روایتوں سے سنا کرتا تھا کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے روز نظر ہوتی
ہے (یعنی خدا ہر انسان کو روزانہ دیکھتا ہے) اور تمام لوگوں کے ہشیار

صفحہ ۹۴

لوہا ہوتے ہیں لیکن تمہارے ہتھیار دعائیں ہیں اور توحید ہے (یعنی تم اللہ کے نیک بندے ہو تمہاری دعائیں مقبول ہوتی ہیں) لہذا میں نے تمہارے (پاس آنیکا) قصد کیا میں نے سواریوں کو (چلا چلا کر) دبلا کر دیا اور منزلوں کو طے کیا یہانتک کہ میں اس جگہ تم (لوگوں) میں آکھڑا ہوا اور تم پر میرا کوئی احسان نہیں ہے اس لئے کہ میں نے (یہاں آنیکی) کوشش نہیں کی مگر صرف اپنی ضرورت سے اور میں نے مشقت نہیں اُٹھائی مگر اپنی راحت کے لئے اور میں تمسے تمہارا عطیہ نہیں مانگتا ہوں بلکہ میں تمہاری دعاؤنکا خواستگار ہوں اور میں تمسے تمہارا مال نہیں مانگتا بلکہ تمہاری نزدول دعا کا طالب ہوں۔ تو تم اللہ تعالےٰ سے میرے رجوع اور آخرت کی تیاری کی توفیق دینیکی دعا کرو۔ کیونکہ وہ بڑی مرتبے والا ہے اور دعاؤنکا قبول کرنیوالا ہے اور وہ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرلیتا ہے اور گناہونکو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اس نے اشعار پڑھے۔

میں اللہ سے ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں کہ جنمیں میں نے
زیادتی کی اور اعتدال گذرا۔ میں بوجہ جہالت کے گمراہیوں کی
سمندر میں گھسا اور میں نے گمراہی میں شام اور صبح کی۔ اور میں نے دہوکہ میں آکر
خواہشات کی بہت پیروی کی میں نے دہوکہ دیا اچانک اٹھا۔ دہوکہ دیکر اور جہوٹ بولا
اور میں نے بہت سی نگاہوں کو اڑدھا مار کر گناہونکی طرف

چھوڑا (ایسا کرنے میں) کبھی سستی نہ کی (یعنی گناہ کے کاموں میں
جلدی اور کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی اور میں نے کبھی گناہ کرنے میں کوتاہی نہ کی)
اور میں نے گناہ کے کاموں میں چھلانگ مار کر جانے میں انتہا کر دی ۹۴ے
(کوئی حد باقی نہ رکھی) اور خاتمہ نہیں کیا کاش کہ میں اس سے
پہلے فنا ہو جاتا اور میں (ان گناہوں کا) جنکا مرتکب ہوا کبھی ارتکاب
نہ کرتا کیونکہ موت گناہگاروں کے لئے اس کوشش سے جو میں نے
کی زیادہ بہتر ہے۔

راوی نے بیان کیا کہ جماعت نے اس کے مدد کے لئے دعا کرنی
شروع کی اس کی دعا کے ساتھ اپنی دعا ملاتے تھے اور وہ اپنا منہ آسمان کی
طرف اٹھا رہا تھا یہانتک کہ اس کی پلکوں نے آنسو نکالے اور اسپر اضطرار
(یعنی کپکپی) ظاہر ہوئی پھر اس نے چیخ ماری اللہ بہت بڑا ہے قبولیت (دعا)
کی علامات ظاہر ہو گئیں اور شک کا پردہ اٹھ گیا (یعنی دعا کے قبول ہونے میں
جو شک تھا وہ جاتا رہا) لہذا اے بصرے والو تم جزا دیتے جاؤ جزا دینی اس
شخص کی جس نے ہدایت پائی پریشانی سے پھر تمام لوگوں میں کوئی
باقی نہ رہا جو اس کی خوشی سے خوش نہ ہوا ہو۔ اور اس کو اپنے حسب مقدور (کچھ)
دیا۔ اس نے ان کی زیادتی احسان کو قبول کیا۔ اور وہ ان کے ادائے
شکریہ میں مبالغہ کرتا تھا۔ پھر وہ چٹان سے اترا اور وہ بصرے کے کنارے

(صدود کا) ارادہ کرتا تھا اور میں نے اس کا پیچھا کیا یہانتک کہ ہم ہیں تخلیہ ہو گیا اور
ہم اپنے اوپر تلاش اور احساس سے بیخوف ہو گئے (یعنی اس امر کا اندیشہ نہ رہا
کہ کوئی ہماری تلاش کریگا یا کسی کو اس کا احساس بھی نہ ہوگا) تب میں نے
اس سے کہا کہ اس مرتبہ تو تو نے عجیب بیان کیا۔ تو اب توبہ کے بارہ میں تیری
کیا رائے ہے (یعنی یہ دراصل تو نے توبہ کر لی یا یہ بھی محض دھوکہ ہی تھا)
اس نے جواب دیا کہ میں ذرا ذرا سی باتیں جاننے والے اور گناہوں کو بخشنے
والے (مراد ہے اللہ تعالےٰ سے) کی قسم کھاتا ہوں کہ میری عجیب حالت ہے
اور بیشک تیری قوم کی دعا قبول ہو گئی ہے میں نے اس سے کہا کہ زیادہ تشریح
سے (بیان کر) اللہ تجھ کو نیکی زیادہ دے۔ اس نے کہا۔ تیرے باپ کی قسم!
کہیں ان (لوگوں) میں ٹکرا تو ہوا تھا۔ فریب دے کر مشکل میں ڈالنے والا، پھر
میں رجوع ہونیوالے ڈرنے والے قلب کے ساتھ پھر گیا (یعنی میرا قلب
خود بخود پھر گیا اور اللہ کا خوف پیدا ہو گیا) تو اس شخص کے لئے تو خوشی ہے
کہ جن کے قلب اس کی طرف مائل ہوئے (یعنی جنہوں نے دل سے میرے
لئے دعا کی) اور ان کے لئے افسوس ہے جنہوں نے بد دعا کرتے ہیں رات
بسر کی۔ پھر اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ اور بیچینی مجھے امانت دی
(یعنی مجھے بیچینی ہوئی) پھر ہمیشہ میں اس کے متعلق متفکر رہا اور میں اس کی آزمائش صفحہ ۹۶
کے لئے جس کا ذکر کیا گیا تھا دیکھتا تھا۔ اور میں جب کبھی اس کی خبر سوار دن

یا مسافروں سے معلوم کرنا چاہتا تھا تو میں (اس شخص کی) مثل ہوتا تھا جو
گونگوں سے بات کرتا ہے یا سخت پتھر کو پکارتا ہے (یعنی کوئی مجھے اس کا جواب
نہ دیتا تھا) یہانتک کہ مدت دراز اور زیادتی رنج کے ایک جماعت سوارسے جو
سفر سے واپس آنے والے تھے میں ملا۔ تو میں نے ان سے دریافت کیہ کوئی
عجیب خبر ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیشک ہمارے پاس عنقا سے زیادہ عجیب اور
زرقا کی نظر سے تعجب انگیز خبر ہے پھر میں نے ان سے اس کی جو انہوں نے
کہا تھا تشریح چاہی اور یہ کہ وہ مجھے اتنا ہی نہ دیں جتنا ان کو دیا ہے۔
(یعنی جو خبر ان کو معلوم ہوئی اس کو بجنسہٖ ہوبہو مجھے بیان کر دیں) تب
انہوں نے حکایت بیان کی کہ وہ لوگ شہر سروج میں وارد ہوئے بعد اسکے
کہ وہاں سے کفار ان عجم چلے گئے تھے۔ تو انہوں نے وہاں مشہور ابوزید کو دیکھا
کہ وہ کمبل اوڑھے ہوئے تھا اور جماعتوں کا امام تھا۔ اور (وہ) وہاں زاہد
مشہور ہو گیا تھا۔ تو میں نے کہا کہ کیا تمہاری مراد مقامات والے (ابوزید)
سے ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اب صاحب کرامات ہے۔ تب مجھے اس کی
طرف کشش نے ابھارا (یعنی میں اس کی طرف جانیکو راغب ہوا)۔ اور
میں نے اس کو ایسا مال غنیمت سمجھا جو ضائع نہیں کیا جاتا ہے تب میں نے
سیاری کرنیوالے کا سا کوچ کیا اور اس کی طرف چلنے کیلئے کوشش کرنیوالے
کی طرح روانہ ہوا۔ یہانتک کہ میں اس کی مسجد میں وارد ہوا اور اس کے

عبادت خانہ میں تو دیکھا کہ اس نے اپنے دوستوں کی صحبت ترک کر دی تھی اور اپنی محراب میں کھڑا ہوا تھا اور وہ ڈھیلی ڈھالی عبا والا تھا (یعنی پہنے ہوئے تھا) اور اس کی چادر پیوند لگی ہوئی تھی۔ میں اس سے (ایسا) ڈرا (جیسے وہ ڈرتا ہے) جو شیروں میں جا پہنچے۔ اور میں نے اس کو ان لوگوں میں سے پایا کہ جن کی پیشانیوں پر سجدوں کی وجہ سے نشانات ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی صبح کی نماز یا تسبیح سے فارغ ہو گیا تب اس نے مجھے اپنی انگشت شہادت سے سلام کیا بغیر اس کے کہ کوئی بات گنگنائے۔ اور نہ اس نے مجھ سے کوئی پرانی بات کو پوچھا اور نہ کسی نئی بات کو۔ پھر وہ اپنے وظائف کی طرف متوجہ ہو گیا اور مجھے اپنے انہماک سے زیادہ تعجب میں چھوڑا (یعنی مجھے اس کی اس ریاضت سے بہت تعجب ہوا) اور میں نے (اسپر) جس کو اللہ اپنے بندوں میں سے ہدایت دے غبطہ کیا۔ (یعنی غبطہ اس کے حصول کی خواہش) اور وہ (ہمیشہ) رہا) دعا۔ خوف۔ سجدے۔ رکوع۔ تضرع اور عاجزی میں ) رہا یہانتک صفحہ ۲۶

کہ اس نے پانچوں وقت کی نمازیں پوری کرلیں اور دن شام ہو گیا اس وقت اس نے مجھ کو اپنے گھر کی طرف لوٹایا (یعنی اپنے گھر لیگیا) اور اپنی روٹی اور سالن میں سے حصہ دیا پھر وہ اپنی جانماز پر جا کھڑا ہوا اور اپنے مالک سے مناجات کرنے کو تخلیہ کر لیا۔ یہانتک کہ جب فجر کا (وقت) چمکا اور جاگنے والے کیلئے ثواب ثابت ہو گیا (اس نے تہجد مع تسبیح بعد کو ادا کیا پھر وہ کروٹ سے لیٹ گیا مثل آرام کرنے

والیکے اور فصاحت سے آواز (گنگری سے) لوٹانے لیجانے لگا۔

تو ذکر کرنا (یاد کرنا) سکان کا چھوڑ دے اور مقام جائے اقامت کا اور رخصت شدہ مسافر کا اور اس سے درگزر کر اور چھوڑ دے اور گذرے ہوئے اس زمانہ کا ماتم کر کہ جس میں تو نے نامہ اعمال سیاہ کئے اور جسمیں ہمیشہ شغل بد کا اقامت کرنیوالا رہا بہت سی باتیں جنمیں گناہ ودلعیت کے (یعنی مرتکب ہوا) شہوت کے لئے ان کی تعبیداری کی خوابگاہ میں (سونے کی جگہ میں)

اور بہت سے قدم جو تو نے رسوائی میں اُٹھائے (اور) جنکو پیدا کیا اور تو جن کو تو نے توڑا کھیل کود کیلئے اور مرغزار میں سیر کرنیکو اور بہت مرتبہ تو نے آسمانوں کے برتر مالک پر دلیری کی اور اس کی طرف توجہ نکی (نڈر) اور اسکا بارئیں جس کا تو دعویٰ کرتا ہے تصدیق نکی اور تو نے اس کے احسان کی بہت ناشکری کی اور اس کے عذاب سے بہت بیخوف ہوا اور اس کا حکم بہت پھیکا مثل پیوند لگی جو تی پھینکے کے اور تو کھیل کود میں بہت دوڑا اور بالقصد جھوٹ بولا اور جو تیرے تعبیداری کے ہوئے وعدے سے واجب تھا اس کی پیروی نکی لہذا تو ندامت کا لباس پہن اور خون کا مینہ برسا (یعنی خون کے آنسو رو) قدم کے پھسلنے سے پہلے اور برے پچھڑنے سے پہلے اور ماجزی کر مثل عاجزی اقرار کردہ شخص کے۔ اور مثل گنہگار پناہ چاہنے والے کے پناہ مانگ اور خواہشات کی نافرمانی کر اور اس سے برگشتہ ہونکلنے والے کے

صفحہ ۹۷

تو کب تک بھولیگا اور سستی کریگا درآنحالیکہ تو نے عمر کا زیادہ حصہ فنا کر دیا اس چیز میں جو جمع کرنیوالے کو نقصان دیتا ہے۔ اور تو ہٹنے والا نہیں ہے۔

کیا تو نہیں دیکھتا بوڑھاپے کو جو ملگیا ہے اور سر میں بہت سے خط ظاہر کر دیئے ہیں اور جسکی کنپٹیوں میں سیاہ اور سفید بالوں کا ملنا ظاہر ہوتا ہے اسکو موت کا پیغام دیا جاتا ہے۔

اے نفس تیرے اوپر افسوس ہے تو رستگاری کی جگہہ طلب کرنیکے لئے حرص کر اور تابعداری کر اور (نیت) خالص کر اور نصیحتیں سن اور انکو یاد کر۔

اور عبرت حاصل کر اس زمانہ سے جو گذر گیا اور ختم ہو چکا اور اچانک قضا سے ڈر اور بچ کہ تو دھوکہ دیا جاویگا۔

اور ہدایت کا راستہ چل اور ہلاکت کو یاد کر کیونکہ کل کو تیرا ٹھکانا لحد کی گہرائی میں ہوگا) (جو) چٹیل میدان میں ہوگی۔

افسوس ہے اُس (لحد) کیلئے جو کہ بوسیدہ ہونیکا گھر ہے اور تنہائی چٹیل میدان کی منزل ہے اور پہلے اور پیچھے آنے والے مسافروں کے اترنیکی جگہ ہے۔

وہ گھر ہے (جو) دکھایا جاتا ہے اسکو جو اسکو (لحد) سے دیکھا جاوے۔ اُسنے صفحہ ۹۸
بیشک اس کو لے لیا ہے اور اس لحد میں ایک فراخی اور کشادگی کی امانت رکھا گیا ہے بقدر تین گز کے۔

کوئی فرق نہیں ہے کہ اس میں کوئی عقلمند اترے یا بیوقوف یا تنگدست
یا وہ جو بادشاہ ہے مثل بادشاہ مُتبع کے اور اس کے بعد بہشتی ہے اس کے
پاس جو حیادار اور بے حیا کو جمع کرتا ہے اور شروع کرنیوالے اور پیروی
کرنے والیکو اور حفاظت کرنیوالا (بادشاہ) اور جو حفاظت کیا گیا ہے (یعنی رعایا)

پھر کیا اچھا حال ہے کامیاب پرہیزگار کا اور اس شخص کا معاملہ کیا
اچھا ہے) جو ہلک برے حساب سے بچایا گیا اور گھبراہٹ کے دن خوف
سے (بچایا گیا)

اور کس قدر نقصان ہے اس کا جس نے بغاوت کی اور جس نے ظلم کیا
اور نافرمانی کی اور سرکشی کی آگ بھڑکائی کہا نیکے لئے یا اللہ کے لئے

اے وہ ذات جس پر بھروسہ ہے بیشک زیادہ ہوا وہ جو مجھے خطرہ ہے
جبکہ میں اپنی ضائع شدہ عمر میں لغزش حاصل کی۔

لہذا تو گنہگار بندے کو بخش دے اور جاری گریہ پر رحم کرنیوالوں میں
سب سے بہتر ہے اور جو پکارے جاویں انہیں بہتر پکارا ہوا ہے۔

راوی نے کہا کہ وہ ہمیشہ نرم آواز سے تکرار کرتا رہا اس کو زیر و بم کیا اور
ملایا یعنی اونچا کیا یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے رونے کے ساتھ میں بھی رو دیا پھر وہ
تہجد کے لئے وضو سے اپنی مسجد کیطرف نکلا اور میں اس کے پیچھے چلا۔ اور ان لوگوں
کیا تھا جنہوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی میں نے بھی نماز پڑھی پھر جب وہ

جو حاضر تھے منتشر ہو گئے اور ادھر ادھر متفرق ہو گئے وہ آہستہ آہستہ پڑھتا تھا
اپنا وظیفہ اور اپنے آج کے دن کو کل گذشتہ کے سانچے میں ڈھالتا تھا (یعنی آج بھی
مثل کل گذشتہ کے عمل کرتا تھا) اور اس کے درمیان میں وہ اس عورت کیطرح
روتا تھا جس کا بچہ زندہ نہیں رہتا۔ اور نہ روتا (حضرت) یعقوب علیہ السلام کا سا
(یعنی ان سے بھی زیادہ روتا تھا جیسے حضرت یعقوب حضرت یوسف کے گم ہونے
پر روتے تھے) یہانتک کہ میں نے بخوبی جان لیا کہ وہ اولیا اللہ میں شامل ہو گیا
اور اس کے دلکو خواہش تنہائی ملائی گئی ہے (یعنی وہ علیحدہ چاہتا ہے) تو
میرے دل میں کوچ کا ارادہ گذرا اور اس کو علیحدہ چھوڑنیکا۔ اسکے اسی
حال پر تخلیہ کرنیکے ساتھ۔ تو گویا اس نے میرا ارادہ معلوم کر لیا۔ یا اسکو جس کو
میں نے چھپایا تھا کشف ہو گیا تب اس نے آہ کرنیوالے کی سی آہ کھینچی۔
(سانس بھرا) پھر اس نے (یہ آیت) پڑھی فاذا عزمت فتوکل علی اللہ یعنی
پھر جب تم ارادہ لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ تب میں نے بیان کرنے والوں کی
سچائی کو اس کی بابتہ محکم کیا (یعنی میں نے خیال کیا کہ اسکے متعلق جو لوگوں کی
باتیں تھیں وہ صحیح ثابت ہوئیں اور میں نے یقین کیا کہ امت (محمدی) میں سچ بیان
کرنے والے موجود ہیں) پھر میں اس کے قریب ہوا جیسا کہ مصافحہ کرنیوالے
قریب ہوتے ہیں اور میں نے کہا کہ اے نیک بندے مجھکو نصیحت کر۔
اس نے کہا کہ تو موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے خیال کر۔ اور یہ

میرے تیرے دریا میان ہیں جدائی پھر میں نے اس کو رخصت کیا اور حال یہ
تھا کہ میرے آنسو آنکھوں سے کنوئیں سے گرتے تھے اور میرا سانس چڑھتا تھا
میرے سینہ سے اور یہ تھا ملاقات کا خاتمہ۔
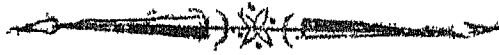
# کتاب الشعر والشعراء مصنفہ ابن قتیبہ

ابو محمد عبداللہ ابن مسلم ابن قتیبہ نے کہا کہ یہ کتاب جسکو میں نے شاعروں (کے بیان میں) صفحہ...
تالیف کیا ہے۔ اس میں میں نے شاعروں۔ ان کے زمانوں۔ ان کے مراتب
اور انکے اشعار میں انکا حال (یعنی ان کے طرز کلام) اور ان کے قبیلوں اور
ان کے باپ دادوں کے ناموں کی بابتہ خبر دی ہے۔ اور ان میں سے جو
کسی لقب یا کنیت سے مشہور تھا اور ان باتوں کی جو کسی اوصاف میں اچھی
خیال کیجاتی ہیں اور اس کا شعر جو عمدہ خیال کیا گیا ہے اور ان غلطیوں اور
خطاؤں کو جنکی علما نے انکے الفاظ یا معنی میں گرفت کی ہے اور ان باتوں کو
جنکی طرف پہلے لوگوں نے سبقت کی ہے اور پھر انکے بعد کے لوگوں نے اسکو
اخذ کیا ہے (انکی بھی میں نے خبر دی ہے)

اور اسمیں میں نے خبر دی ہے (بیان کیا ہے) شعر کے اقسام کو اور اسکے
مرتبوں کو اور ان وجوہ کو (جنکی بنا پر کہ) شعر پسند کیا جاتا ہے اُن پر اور اُن
وجوہ کو عمدہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ اور جن کو میں نے اس کتاب
کے جزو اوّل میں بیان کیا ہے ابو محمد نے کہا کہ میرا زیادہ تر قصد ان مشہور شاعروں
سے تھا کہ جنکو ہر ایک اہل ادب جانتا ہے اور وہ لوگ کہ جن کے اشعار سے استدلال
واقع ہوتی ہے رکی جاتی ہے) نادر (یا تومیں) نحو میں اللہ بزرگ و برتر کی کتاب

میں (قرآن شریف میں) اور رسول اللہ صلعم کی احادیث میں۔ لیکن وہ کہ جسکا
نام پوشیدہ ہے اور اس کا تذکرہ کم ہے اور اسکے اشعار غیر مروج ہیں۔ اور
اس کو کوئی نہیں جانتا مگر بعض خاص (آدمی) تو اس طبقہ کے لوگوں کو میں نے
نہیں بیان کیا ہے۔ کیونکہ میں انہیں سے بہت ہی تھوڑوں کو جانتا تھا
اور ان تھوڑوں کی بھی خبروں کو میں نہیں جانتا (یعنی ان کے احوال سے
واقفیت نہیں ہے) اور اگر میں جانتا (بھی) تو (بھی) کوئی ضرورت نہ تھی کہ
میں تیرے لئے وہ نام لوں کہ جسپر میں نہ بتا سکوں کوئی خبر یا کوئی وقت یا کوئی
نسب یا کوئی عجیب بات یا کوئی پسندیدہ یا نادر بیت کو اور شاید تو خیال کرے
تیرے اوپر خدا رحم کرے کہ اس شخص پر جس نے ہماری اس جیسی کتاب تالیف
کی ہے یہ واجب ہے کہ وہ کسی شاعر قدیم یا جدید کو بغیر بیان کئے ہوئے نہ چھوڑے
(یعنی تمام شاعروں کا حال بیان کرے) اور تجھے اسپر راستہ بتائے (یعنی
اسکے حالات سے خبر دے) اور تو فرض کرتا ہوگا کہ شاعر (بھی) بمرتبہ ان
راویان حدیث اور اخبار سلاطین اور بزرگان (دین) کے ہیں جو شمار کو پہنچ
گئے ہیں اور انکو تعداد نے جمع کر لیا ہے (یعنی وہ لوگ محدود ہیں اور شمار
میں آسانی سے آسکتے ہیں) درانحالیکہ وہ شعراء جو زمانہ اسلام اور جاہلیت میں
اپنے قبیلوں اور خاندانوں میں اشعار کیوجہ سے مشہور ہیں اس سے کہیں زیادہ
ہیں کہ کوئی احاطہ کرنیوالا انکو احاطہ کرے (یعنی انکا شمار کرے) یا کوئی

واقف ہونیوالا انکے تعداد پر واقف ہوا ور اگرچہ وہ اپنی (تمام) عمر اُن کی تفتیش میں صرف کر دے اور اپنی کوششوں کو (ان کے حالات کے) کھود کرید اور سوالوںمیں پورا کرے۔ اور میں اپنے عالموں میں سے (کسی) ایک کو (بھی) ایسا نہیں خیال کرتا کہ جسنے ایک قبیلہ کے (جس ) شعر کو (یعنی) تمام اشعار کو گھیر لیا ہو یہانتک کہ اس قبیلہ کا کوئی شاعر نہ چھوڑا ہو۔

ہمسے سہل ابن محمد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) کہ ہمسے اصمعی نے بیان کیا (انہوں نے کہا کہ) ہمسے کردین ابن مسمع نے بیان کیا ہے کہ ابو ضمضم کے پاس چند جوان بعد عشا کے آئے تو اُسنے پوچھا کہ اے حشوتم یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تیرے پاس آئے ہیں تاکہ بات چیت کریں۔ اسنے کہا کہ تم جھونٹ بولتے ہو اور البتہ تمنے (یہ) کہاہے کہ شیخ بڈھا ہوگیا ہی تو ہم اس کا مذاق اڑا دینگے اور عنقریب اسکی غلطیوں کی گرفت کرینگے تب اسنے انکو سو شاعروں کے اشعار سنائے اور (راوی نے) کہا کہ دوسری مرتبہ اسی شاعروں کے کہ انکا سب کا نام عمرو تھا۔ اصمعی نے کہا کہ میں نے اور خلف الاحمر نے شمار کئے تو ہم تیس شاعروں پر قادر نہو سکے (تو ہم سے تیس (شاعر بھی) نہ شمار ہو سکے) (یہ تو وہ ہیں جنکو ابو ضمضم نے یاد کیا ہے درانحالیکہ وہ کوئی بڑے راویوں میں نہ تھا۔ اور یہ (اس) کیا کچھ قریب قیاس ہے کہ جنکو وہ اس نام کے شاعروں سے نہیں جانتا ہے وہ اُن سے جن کو وہ جانتا ہے زیادہ

ہوں انہی پر قیاس کر لو اسکی بابتہ جسکا قبیلہ کے شاعروں میں شعر گرا ہوا ہے
ور جسکی عالموں اور ناقلوں نے ہمکو خبر نہیں دی ہے (کسقدر زیادہ ہونگے)
(یعنی جب مشہور شاعرونکا یہ عالم ہے تو معمولی شاعر تو بہت ہونگے) ابوحاتم
نے ہمکو خبر دی (اُسنے کہا کہ ہمسے) اصمعی نے بیان کیا کہ قبیلہ بنی سعد کے تین
بھائی تھے جو شہروں میں نہیں آئے تھے اور ان کے رجز یہ اشعار مفقود ہو گئے)
اورانکو منذر، نذیر اور منتذر کہتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ قصدہ رُوبتہ جسکا پہلا (مصرعہ) یہ ہے
منتذر کا ہے۔ تاریک اطراف سنسان گذرگاہ (کی وادی ہے) ابو محمد نے کہا
ہے کہ (میں نے) اپنی اس کتاب میں اس شخص کی بابتہ نہیں بیان کیا کہ جس کو
شعر کے علاوہ (اور کسی چیز میں غلبہ (کمال) تھا۔ اور ہمنے بعض (لوگوں کو) دیکھا ہے
جنہوں نے اس فن میں کوئی کتاب تالیف کی ہے کہ وہ شاعروں میں اس کو بھی
بیان کرتے ہیں جو شعر کو کہتے ہیں مشہور (تک بھی) نہیں ہے اور اُس نے شعر میں
نہیں کہا۔ مگر شاذ و نادر تھوڑا سا مثل ابن شہرمتہ القاضی۔ اور سلیمان ابن
قتیبہ التیمی محدث کے۔ اور اگر ہم شاعروں (کے بیان میں) ان جیسیوں کے ذکر
کا قصد کرتے تو بہت سے لوگوں کا ذکر کر دیتے۔ کیونکہ کوئی (انمیں سے) بہت
کم (ایسا ہوگا) کہ جسکو علم ادب سے تھوڑی سی مناسبت ہو یا طبیعت کا تھوڑا سا
حصہ ہو (یعنی تھوڑی طبیعت چلتی ہوئی ہو) مگر اس نے شعر سے کچھ کہا ہوگا (یعنی
اگر ذرا سا بھی علم ادب سے کوئی واقف ہو یا مناسب طبیعت ہے تو اس نے بھی

کوئی نہ کوئی شعر تو ضرور ہی کہا ہوگا) اور نہیں ضرورت ہوتی کہ رسول اللہ صلعم
کے صحابہ اور تمام تابعین کا ذکر کریں اور ایک تیسری جماعت کا جنہوں نے علم کو
اٹھایا (یعنی علماء) اور خلیفہ اور بزرگان (دین) اور (ان لوگوں کو بھی) ہم طبقہ
شعراء میں (داخل کرتے) اور میں نے نہیں (چلا) اختیار کیا اس کا راستہ جسنے
تقلید کی یا تعریف کی اپنے علاوہ اور کسی کی تعریف کے سبب سے ہر شاعر
کے بیان کرنے میں۔

اور میں نے ان میں سے پہلے لوگوں کو بزرگان نظر سے بوجہ ان کے پہلے ہونیکے
نہیں دیکھا اور نہ ان میں سے بعد کے لوگوں کو حقارت سے بوجہ انکے بعد کے
ہونیکے دیکھا ہے۔ بلکہ میں نے دونوں فریق کو نظر انصاف سے دیکھا ہے۔ اور
میں نے پورے طور پر اس کا حصہ دیا۔ اور (جو جس کا حق تھا وہ ہی دیا) میں نے
اس کو بخشا ہے۔ اور اپنے عالموں میں سے (ایسے عالموں سے واقف ہوں)
یا میں دیکھتا ہوں جو رذیل شعر کو (بھی) بوجہ اسکے کہنے والے کے متقدم ہونے کے
اسکو اچھا جانتا ہے اور اس کو اپنے پسندیدہ (اشعار) میں رکھتا ہے اور شعر کو
رذیل جانتا ہے اور نہیں اسکے نزدیک (کوئی عیب) نہیں ہے مگر یہ کہ وہ اسکے
زمانہ میں کہا گیا ہے یا یہ کہ اس نے اسکے کہنے والے کو دیکھا ہے۔ (یعنی وہ اس شعر کو
برا جانتا ہے جو اس کے زمانہ کا ہو یا اس شاعر کا ہو جس کو اس نے دیکھا ہے
خواہ وہ کتنا ہی عمدہ کیوں نہ ہو۔ اور متقدمین کا کلام خواہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو وہ

اس کے نزدیک محض پرانے ہونیکی وجہ سے عمدہ ہے ) اور حالانکہ خدا نے علم ۔
شعر گوئی ۔ اور بلاغت کو ایک زمانہ پر اور دوسرے زمانہ کے محدود نہیں کیا ۔
اور نہ اس نے ایک قوم کو علاوہ دوسری قوم کے مخصوص کیا ہے (یعنی یہ کسی زمانہ
یا قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے ) بلکہ مشترکہ اپنے بندوں میں ہر زمانہ میں منقسم کیا ہے
اور ہر قدیم کو اسکے زمانہ میں جدید بنایا اور ہر بزرگی کو اسکی ابتدا میں حاصل ہونیوالا
بنایا (یعنی ہر قدیم اپنے زمانہ میں نیا ہوتا ہے اور ہر بزرگی اپنے زمانہ میں تو پیدا ہوتی
ہے ) اسلئے جریر ۔ فرزدق ۔ اخطل اور ان جیسے لوگ محدثین شمار کئے جاتے تھے ۔
اور ابو عمرو ابن علاء کہا کرتا تھا کہ یہ محدث ہوئے ہیں اور اچھے ہیں ۔ یہانتک کہ
میں نے اس کی روایت کا قصد کیا پھر وہ سب ہمارے نزدیک قدیم ہو گئے بوجہ
ایسے دوری زمانیکے اور اسی طرح وہ جو اُن کے بعد ہیں انکے لئے جو ہمارے بعد
ہونگے (قدیم ) ہونگے جیسے خزیمی ۔ اور عتابی اور حسن ابن ہانی اور انکی طرح اور
توجسکا کوئی فعل یا قول عمدہ ہوا اس کو ہمنے بیان کر دیا اور ہمنے اس پر تعریف بیان
کر دی اور اسکے کہنے والے یا کرنے والے کے بعد میں ہونے نے ہمارے نزدیک
اُس کو پست نہیں کیا ۔ اور نہ اس کے کم عمر ہونے نے جس طرح کہ (کوئی ) ناقص
(کلام ) کسی متقدم یا بزرگ کا ہمارے پاس آئے تو اسکی بزرگی یا اسکی قدامت اس کو
بلند نہیں کرتی ۔

اور اس کتاب کا حق تھا کہ میں سپرد کروں اسمیں (جمع کروں ) شعر کے

بلند مرتبہ کی بابتہ اور اس سے زیادہ مرتبہ کی بابتہ اور اس کی بابتہ جس کو اللہ نے بلند کیا مدح کیسا تھا اور اس کی بابتہ جس کو ذلیل کیا ہے ہجو کیسا تھا۔ اور اس کی بابتہ جسکو (اہل) عرب نے نفع بخش خبروں سے بیان کیا ہے اور صحیح تشبیہ نکے بابتہ اور ان حکمتوں کہ جو حکما (فلاسفروں) کے حکمتوں کے مشابہ ہیں اور علوم کو گھوڑں کے بارے میں اور ستاروں اور ان کی تاثیرات کو اور ان سے ذریعہ رہنمائی کو اور ہواؤں کو اور انمیں سے اس کو جو خوشخبری دینے والی ہے یا خالی ہے۔ اور بجلیونکو اور جو انمیں سے دہوکہ دینے والی ہے یا سچی ہے۔ اور بادلوں کو اور جو انمیں سے بے باراں ہے یا پانی (برسانے والا) ہے اور اُس کی بابتہ جس سے بخیل سخاوت اور نامرد مقابلہ پر اور کمینہ بلندی پر ابھارا جاتا ہے۔

لیکن میں نے جسکے بارہیں بیان کیا (اسکو) عرب کی کتاب میں کثرت سے اور کافی طور پر دیکھا ہے لہذا میں نے اس مکرر بیان کرنے سے طول دینیکو برا جانا (تواب) جو چاہے کہ ان کو جانے تاکہ وہ استدلال کرے اُنکا شعر کی شیرینی اور تلخی پر (یعنی شعر کی اچھائی برائی پر) یا اس کے بڑے نفع یا نقصان پر (تو) وہ اس کتاب میں دیکھے اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔

## شعر کی اقسام

ابو محمد نے کہا کہ میں نے شعر (کے بارہیں) غور کیا تو میں نے اسکو قسموں پہ

پایا۔ ایک قسم ان میں سے (وہ ہے) کہ اس کے لفظ اور معنی (دونوں) عمدہ ہوں مثل قول کہنے والے کے (یعنی شاعر کے) کسی شخص کے بارے میں۔

اُس کے ہاتھ میں بید ہے جس کی خوشبو مہکتی ہوئی ہے پسندیدہ سردار کی (خوشبو دار) ہتھیلی کی وجہ سے جس کی ناک میں بلندی ہے (یعنی خوشبو در اصل ہتھیلی میں ہے نہ کہ بید میں اور ناک کی بلندی مراد ہے عزت سے) وہ (کثرت) حیا سے آنکھ نیچی کئے رہتا ہے اور (لوگ) اس کے خوف سے سر نیچا کرتے ہیں اور (کوئی بھی) بات نہیں کرتا مگر جب وہ مسکرا دیں (یہ اشعار فرزدق کے امام زین العابدین کی تعریف میں ہیں) ہیبت کے بارے میں کوئی (کلام) اس سے زیادہ اچھا نہیں کہا گیا اور مثل قول اوس ابن حجر کے۔ اے نفس تو گھبراہٹ سے صبر کر۔ کیونکہ وہ جس سے تو ڈرتا تھا واقع ہو گئی (یعنی اے نفس تو جس موت کے واقع ہونے سے ڈرتا تھا وہ تو آچکی اب گھبرانا بے سود ہے لہٰذا صبر کر۔

کسی نے کوئی مرثیہ اس سے زیادہ اچھا نہیں شروع کیا۔ اور مثل ابوذویب کے قول کے اور نفس رغبت کرنیوالا ہے جب تو اسے رغبت دلاوے اور جب تو اسے تھوڑے کی طرف رد کریگا تو وہ قانع ہو جاویگا (یعنی اگر نفس کو رد کیا جائے تو وہ زیادہ کی خواہش نہیں کرتا ہے) مجھ سے ریاشی نے بیان کیا اور اُن سے اصمعی نے کہا کہ یہ بات نادر بیت ہے جسکو عرب نے کہا ہے اور مثل حُمید بن ثور کے قول کے:۔

میں دیکھتا ہوں کہ میری نگاہ نے مجھکو صحبت کے بعد شک میں ڈالدیا۔
اور یہی کافی بیماری ہے کہ تو صحیح سلامت ہے۔۔

اور بوڑھا پے کے بار نہیں کوئی (کلام) اس سے زیادہ اچھا ہنسی کہا گیا
اور مثل بالغہ کے قول کے :۔

اے آسیہ! مجھے تکلیف و غم کیلئے چھوڑ دے اور سست رفتار ون
والی رات کے لئے جس کا میں رنج اٹھاؤں۔ پہلے لوگوں میں سے کسی نے
(کبھی) شعر اس سے اچھا اور زیادہ شروع کیا ہے اور اس طرح کی قسم کے شعر
میں اکثر ہیں۔ اور بوجہ طوالت اس موقع پر کوئی وجہ نہیں (بیان کرنے کی)
اور قریب ہے کہ تو ہمارے شاعروں کی حالات بیان کرتے وقت دیکھ لے گا۔

(۲) اور ایک قسم انہیں سے (وہ ہے کہ) جس کے لفظ اچھے ہوں اور
شیریں ہوں۔ پھر جب تو اس کو تلاش کریگا تو اس کا کوئی فائدہ معنی میں
نہ پاویگا۔ مثل قائل کے قول کے :۔

جب ہمنے منی سے تمام ضرورتوں کو (یعنی ارکان کو) ادا کر لیا اور
اس نے جو چھونے والا ہے ارکان کو چھو لیا (یعنی جب ہم منی کے ارکانوں
سے فارغ ہوگئے اور حاجیوں نے تمام ارکان حج ادا کر لئے تو باندھا گیا
اونٹوں کے کہان پر کجاوہ اور صبح کو جانیوالا شام کو جانیوالے نہیں انتظار کرتا
تھا تو ہمنے لطیف باتوں کو اپنے درمیان میں لیا یعنی شروع کیا اور اونٹنی کی

گردنوں سے وادی بہنے لگی (یعنی وادی میں اونٹنیوں کی کثرت سے ان کا سیلاب معلوم ہوتا تھا) یہ الفاظ جیسا کہ تو دیکھتا ہے زیادہ اچھے ہیں باعتبار گریز، مطلع اور مقطع کے اور اگر تو ان کے معنوں کو دیکھے تو پاویگا (کہ) اور جب ہمنے زمانہ منیٰ ختم کیا اور ہمنے ارکان کو چوم لیا اور اپنے لاغر اونٹوں پر سوار ہوئے اور لوگ چلے کہ (اس طرح پر کہ) صبح کرنیوالا شام کرنیوالے کا انتظار نہیں کرتا تھا۔ تو ہمنے باتیں کرنا شروع کر دیں اور اونٹنی کی سواری زمین پتھریلی میں چلی۔ اور اور یہ قسم شعر میں زیادہ ہے اسکی مانند مُعَلوّطؔ کا قول ہے بیشک وہ (محبوب) جنہوں نے تیرے دل کے ساتھ صبح کی روانہ ہوئے (یعنی تیرا دل لیکر) انہوں نے تیری دونوں آنکھوں کو بہنے والا چھوڑا جنکا (چشمہ) زائل نہیں ہوتا (یعنی فراق محبوب میں آنکھوں سے ہمہ وقت آنسو جاری رہتے ہیں) انہوں اپنے آنسوؤں (کو) سکھایا (یعنی آنسو پونچھے) اور مجھسے کہا کیا تو نے عشق میں پایا اور کیا ہمنے پایا (یعنی دونوں کو تکلیف ہوئی) اور اسی طرح جریر کا قول ہے اے تاجیہ کی ہمشیرہ تجھپر سلام ہو۔ کوچ کرنے سے پہلے اور ملامت کرنیوالے کی ملامت سے پہلے اگر میں جانتا کہ تیرا آخری زمانہ (یعنی ملاقات) کوچ کے دن ہوگا تو میں وہ کرتا جو میں نے نہیں کیا۔ (اگر دانستم از روز اول داغ جدائی را۔ نمیکردم بدل روشن چراغ آشنائی را اگر میں جانتا ہوگی جدائی قسم اس کی نکرتا آشنائی) اور کسی کا قول ہے کہ:۔

دلی دوست جدا ہو گیا اور اگر میری اطاعت کیجاتی تو وہ جدا نہوتا اور
وصل کی رسی سے کاٹ کر ایک کر دیا دو بند ہے ہوئے نکو بیشک وہ آنکھ جس کی
نگاہ میں مرض ہے (یعنی چشم بیمار نے) ہمکو مار ڈالا ہے پھر اپنے مقتول کو زندہ
نہیں کیا وہ عقلمندوں کو پچھاڑتی ہیں یہانتک کہ اس کو حرکت نہیں ہوتی حالانکہ
وہ اللہ کی مخلوق میں باعتبار اعضا سب سے زیادہ کمزور ہیں ۔
(۳) اور ایک قسم اُس کی وہ ہے کہ اُس کے معنی عمدہ ہوں اور (معنوں سے)
الفاظ کم ہوں مثل لبید ابن ربیعہ کے قول کے:۔
بزرگ آدمی کی اس کے نفس کی طرح (اور کوئی) سرزنش نہیں کرتا اور
اور نیک ہمنشین اس کی اصلاح کرتا ہے یہ اگرچہ معنی کے (اعتبار سے) عمدہ ہے۔
اور اچھا ڈھلا ہوا ہے لیکن وہ آب و تاب میں کم ہے اور مثل نابغہ کے
قول کے (جو) نعمان کے بارے میں ہے:۔

صحیح

ٹیڑھے آنکڑے مظبوط رسی میں کھینچنے والے کے ہاتھ ان کے ذریعہ
سے تیری طرف (مجھے) کھینچتے ہیں ابو محمد نے کہا کہ میں نے اپنے عالموں کو دیکھا
کہ وہ اس کے معنی عمدہ جانتے ہیں اور میں اس کے الفاظ اچھے نہیں دیکھتا ہوں
اور نہ (وہ الفاظ اس کے معنی بیان کرنیوالے ہیں کیونکہ اس کا ارادہ ہے
(یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ) تو اپنی قدرت میں میرے اوپر مثل ٹیڑھے
آنکڑے کے ہے جسکو بڑھایا جاتا ہے (یا دراز کیا جاتا ہے) اور میں مثل

کے ہوں (جو) اُن انگلیوں سے کھینچا جاتا ہے اور علاوہ اس کے ہیں اسکے
معنی ہیں عمدگی نہیں دیکھتا۔ اور مثل فرزدق کے قول کے:۔

اور سفید بال جوانی میں اُٹھتے ہیں نکلتے ہیں گویا وہ رات ہیں جن کے
دونوں جانب دن چمکتا ہے۔

(۳) اور ایک قسم اس کی وہ ہے کہ اسکے معنی بعید ہوں اور اس کے لفظ
نہ ہو (یعنی الفاظ سے معنی براہ راست نہ نکلتے ہوں) مثل اعشی کے قول کے
ایک عورت کے بارے میں۔

اور اس کا منہ مثل گل بابونہ کے ہے جس کو مسلسل بارش نے
شاداب کیا ہے۔ گویا کہ ٹھنڈی شراب میں شہد کی مکھی کا شہد ملا دیا گیا ہے
(یعنی شاعر اپنی محبوبہ کے دانتوں اور منہ کی تعریف میں کہتا ہے کہ وہ
گل بابونہ سے مشابہ ہے۔ اور ٹھنڈی شہد ملی ہوئی شراب کا اثر اسکے
دانتوں پر نمایاں ہے۔ اسی طرح کا ایک شعر سعاد کی تعریف
میں کعب ابن زہیر نے لکھا ہے۔

تَجْلُو عَوَارِضَ ذِي ظَلْمٍ إِذَا ابْتَسَمَتْ
كَأَنَّهُ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُولُ

اور مثل اسی شاعر کے قول کے:۔

ہمارے لئے اقامت اور کوچ ہے۔ اور سفر میں اس قدر زمانہ گذر گیا

ایک دن (تو) اس زمین کو منقش چادر سے مشابہ دیکھیگا اور ایک
روز اس کا چہرا (یعنی سطح) خراب ہوگی (یعنی کبھی تو سطح زمین پر طرح
طرح کے نقش و نگار اور پھول نظر آتے ہیں اور کبھی وہ بالکل خراب ہوتی ہے
اور یہ شعر بے آب و تاب ہیں اس میں کوئی عمدگی نہیں سمجھتا مگر اس شاعر کا یہ قول
(شعر) اے اونٹنی کی سواری پر سوار ہونے والو ہمیں بہتر شخص اور اُنکے بہترین ان اشخاص
میں جو نہیں چھپاتے پیالا اپنے ہاتھ سے جس نے بخل کیا وہ [illegible] -
(یعنی اس کا مطلب یہ ہے) کہ ہر ایک پینے والا اپنے ہاتھ سے پیتا ہے اور یہ
(ممدوح) بخیل نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ سے پیئے جس نے بخل کیا - اور دو (شعر)
معنی کے لحاظ سے لطیف ہے اور مثل خلیل ابن احمد العروضی کے -

بیشک دل، دوست جدا ہو گیا [illegible]
(یعنی چاہے کچھ بھی کرو مگر نجات نہ ملے گی) اگر حسین - سیاہ آنکھوں
والی لڑکیاں ہوتیں (جن کے نام یہ ہیں) ام البنین - اور
اسماء - عزہ الثریا اور [illegible] - اونٹ کو کوچ کرنیوالے سے
کہہ دیتا کہ تو کوچ کر جا - جب تجھے مناسب معلوم ہو -

اور یہ شعر ظاہرہ تکلف اور ناقص صنعت کے ہیں اور اسی طرح عالموں کے
اشعار ہیں کہ جنمیں کوئی بات فیاضی طبیعت اور سہولیت سے آئی ہو (یعنی
ان میں آمد نہیں ہوتی آورد ہوتی ہے) مثل اصمعی - ابن المقفع اور خلیل کے

شعروں کے سوائے خلف الاحمر کے ۔ وہ تو ائمیں زیادہ تیز باعتبار طبیعت کے
اوران میں باعتبار اشعار اس کے شعر زیادہ ہیں اور اگر اس شعر میں نہوتا مگر
ام البنین بوزع کے (یعنی یہ دو نام نہوتے) تو بھی اسکو کافی تھا۔ (یعنی اچھا ہوتا)
جریر خلفائے بنی امیہ سے کسیکو یہ قصیدہ جس کا شروع (یہ ہے) گا گر سنا رہا تھا)
جدا ہو گیا دوست دلی راحتین ہیں تو لوگوں نے اس کو رخصت کر دیا۔ اور
جب انہوں نے مفارقت کے لئے تیاریاں کیں تو تو گھبراتا ہے۔
کیونکہ صبر ہو۔ درانحالیکہ میں نہ قلب کو پاتا ہوں کہ ٹھنڈا ہو (قرار پکڑے
اور نہ شراب کو کہ سیراب کرے جب سے تم جدا ہوئے ہو اور وہ شعر کی
خوبی کیوجہ سے اچھلتا تھا اور گھٹنوں کے بل چلتا تھا یہانتک کہ وہ اس کے
اس قول پر پہنچا۔ اور بوزع کہتی ہے کہ تو لکڑی پر آہستہ آہستہ چلا۔ لے بوزع
تو نے ہمارے سوا اور کسی سے کیوں نہ ہنسی کی اس نے اس سے کہا کہ تو نے
اس نام سے اپنے شعر کو فاسد کر لیا (اور اس کا جوش) سست ہو گیا۔
ابو محمد نے کہا اور کبھی اسکے نام کی برائی خوبی (شعر) میں عیب لگا دیتی ہے۔
جسطرح کہ اسکے نام کی عمدگی (شعر کی) برائی کو نفع دیتی ہے اور اس کے
نام کی برائی اُس شخص کی اہانت میں زیادتی کرتی ہے۔ اور اس شخص کا
عادل ہونا واپس کر دیا جاتا ہے (یعنی وہ عادل نہیں مانا جاتا) بوجہ اپنی
کنیت کا اور لقب کے (برا ہونیکے) اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ (اپنی) کنیتوں

کو سفارش کرنیوالا بناؤ۔

دو شخص شریح کے پاس آئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ تم ابوالکویفر کو بلاؤ تاکہ وہ گواہی دے تو بڈھا (شخص) آیا تب شریح نے اس کو واپس کر دیا اور اس سے نہ پوچھا اور (یہ) کہا کہ اگر تو معتبر ہوتا تو اس (کنیت) پر راضی نہ ہوتا اور دوسروں کو بھی واپس کر دیا۔ لقب دیا جاتا تھا ابو الذبان اور اس سے (بھی کچھ) نہ پوچھا۔

اور حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے اس کا اور اسکے باپ کا نام دریافت کیا۔ ارادہ کیا کہ وہ کسی کام میں اس شخص سے مدد چاہیں (یعنی فال لیں) تو اس نے کہا۔ ظالم ابن سُراق تب انہوں نے کہا کہ تو ظلم کرتا ہے اور تیرا باپ چرتا ہے اور اس کے نام سے فال نہ لی (اس سے مدد نہ لی) عمر ابن عبدالعزیز نے ایک شخص کو سنا وہ پکارتا ہے ایک شخص کو کہ اے ابو العمرین (دو عمروں کے باپ) تو کہا کہ اگر اسکو عقل ہوتی تو ان دونوں میں سے ایک (بھی) اس کو کافی تھا۔

اور اسی قسم سے اعشی کا قول ہے:۔

اور میں صبحکو شراب خانہ کی دوکان (کی طرف گیا) ایک کبابی میرے پیچھے تھا (کباب بھوننے والا) (اور وہ) ہلکا پھلکا خفیف اور سبک تھا۔

اور یہ چاروں الفاظ ایک ہی معنی کے ہیں اور ان سب میں سے ایک

بھی کافی تھا۔ اور کس (چیز نے) بڑھا دیا اس بیت کو اگر وہ اعشٰی کی ہو۔ اور
(کس چیز نے) گھٹا دیا ابو الاسد کے قول کو در آنحالیکہ وہ یعنی گمنام لوگوں میں سے ہے
اے فیض۔ ملامت کرنے والی نے اکثر مرتبہ تجھکو ملامت کی سخاوت کی بارے میں۔
تو میں نے اس سے کہا کہ سمندر میں ملامت کبھی اثر نہیں کرتی۔
اس نے چاہا کہ فیض کو سخاوت کی عادت سے پھیر دے۔
اور وہ کون شخص ہے جو بادل کو برسنے سے پھیر دے۔
فیض کی بخشش کی جگہ ہر شہر میں ہے۔

صفحہ ۱۱۰

جیسے بادل کا پانی برسے جتنے شہر میں (ہر یا دشہر) ہیں گویا فیض کے
مہمان جب فیض کیطرف آئے تو انہوں نے اس کے پاس لیلۃ القدر پالی
اور وہی (شاعر) کہنے والا ہے (اس شعر کا)
کاش کہ تو مجھکو ایک (مرتبہ دیکھنے کی) اجازت دیتی (وہ بھی) میرے
لئے ہمیشہ کیلئے ہوتی تو قسم کھا لیتی کہ تو مجھپر احسان نہ کریگی کیونکہ اس میں میرے
جگر پر ٹھنڈک ہے (یا اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں) ۔ کہ تو قسم کھا لیتی۔ خبردار
ہو جا کہ تو ہمیشہ میرے ساتھ تنگی کریگی) اگر میرا رزق تیری طرف ہے تو
اس کو پھینکدے (اس) سانپ کی آنکھوں میں جو تاک میں ہے اور اس قسم
کے اشعار میں سے مرقش کا قول ہے۔
کیا ان گھروں نے جواب دینے میں گونگا پن سے اگر وہ کوئی زندہ بولنے

والاہوتا تو بولتا سے شباب مصائب کو برداشت نہیں کرتا ہے اور اپنے
بھائی (پر) غبطہ بست کر اگر (اس کو) فیصلہ کرنیوالا کہا جاتا ہے۔

اور مجھے اصمعی سے تعجب ہے اس لئے کہ اس نے (اس شعر کو) اپنے
پسندیدہ (اشعار میں) داخل کیا ہے درآنحالیکہ نہ صحیح وزن ہی نہیں
اور نہ اس کا ردیف (اچھا) ہے اور نہ اس کے الفاظ عمدہ ہیں نہ معنی لطیف ہیں
اور میں انہیں کوئی بھی اچھا نہیں سمجھتا۔ مگر اس کا قول۔

خوشبو (مثل) مشک کے ہے اور اسکے چہرے دینار کی طرح خوبصورت)
ہیں اور ہتھیلیوں کے کنارے اور دونوں انگلیوں سے مخضب ہیں (یعنی معشوقہ
خوشبودار ہے اور اس کا چہرہ خوبصورت ہے) اور اسکا (یہ) قول عمدہ ہے۔

زندگی کے طویل ہونے پر شرمندگی نہیں ہے اور انسان کے پیچھے موت
لگی ہوئی ہے جبکہ وہ جانتا ہے (یعنی انسان جانتا ہے کہ اس کو ایک نہ
ایک دن مرنا ہے)

اور اعشیٰ کے اس قول کو لوگ عمدہ جانتے تھے:۔

میں نے ایک پیالہ تو لذت سے پیا اور دوسرے سے میں نے پہلے کی
دوا کی (یعنی پہلا پیالہ جب پیا تو دوسرے کی خواہش پیدا ہوئی اور اس کا
علاج دوسرے سے کیا) یہانتک کہ ابو نواس نے کہا۔

تو میرا ملامت کرنا چھوڑ دے، کیونکہ ملامت کرنا بھڑکاتا ہے۔

میرا علاج اس چیز سے کر جو خود مرض ہے (یعنی ملامت سے عشق بڑھتا ہے مجھکو وصل کی ضرورت ہے اس لئے اگر وصل ہوتا تو بیماری رفع ہوگی) تب (مضمون) کی کھال کھینچ لی (یعنی مضمون اخذ کر لیا) اور اس میں اور معنی زیادہ کر دیئے۔ اس کے لئے بوجہ اس کے پہلے پچھلے حصے میں خوبی جمع ہو گئی۔ تو اعشیٰ اس کی طرف سبقت میں بڑھ گیا اور ابو نواس اسمیں زیادتی کرنے میں زیادہ ہے۔

اور رشید نے مفضل الضبی سے کہا کہ مجھ سے کوئی عمدہ معنی کی بیت کا ذکر کر کہ اس کی پوشیدہ باتوں کے نکالنے میں فکر کو کھٹکھٹانے کی ضرورت ہو۔ پھر مجھے اور اس کو چھوڑ دے (یعنی مجھ سے کوئی عمدہ شعر بیان کر جو باریک ہو اور جسمیں عقل دوڑانا پڑے۔ میں اسے سمجھ لوں گا) تو مفضل نے اس سے کہا کہ کیا تم کوئی ایسا شعر بھی جانتے ہو جس کا اوّل (یہ بتاتا ہو) کہ وہ گنوار ہے اپنی چادر میں اور اپنی نیند سے بیدار ہو گویا وہ شعر ایک ایسے سوار سے کہا گیا ہے کہ جسکی پاکو نہیں نیند جاری ہے (گویا کہ سوتا ہوا اچانک بیدار ہوا ہے لہذا وہ رک گیا اور ان لوگوں کو آکسانے لگا بدویانہ سختی کے ساتھ اور شعر خوانی کی بیباکی سے۔ اور اس کا (یعنی شعر کا) آخر شہری۔ نرم ہو جو جس نے عقیق کر پانی سے پرورش پائی ہو۔

تو (رشید نے) کہا کہ میں (ایسا) نہیں جانتا تو (مفضل نے) کہا کہ

وہ جمیل ابن معمر کا یہ شعر ہے:۔

اے سوتے ہوئے سوار و خبردار ہو۔ جاگو۔ پھر اُس میں آئی عشق کی
نرمی تو (اس نے) کہا کہ میں تم سے دریافت کروں کہ کیا دوست آدمی بھی
قتل کیا جاتا ہے؟ (رشید نے) کہا کہ تو نے سچ کہا۔ مگر کیا تم اب جانتے ہو ایسا
شعر جس کا شروع ہو۔ اکثم بن صیفی صاحب رائے ہونے میں اور شاندار نصیحت
میں اور آخر اسکا بیماری اور دوا معلوم کرنیں بقراط کرنیں۔

صفحہ

مفضل نے کہا کہ اُس کو ہیبت ناک بنا دیا مجھپر کاش کہ مجھکو معلوم ہو جاوے
کہ کتنے مہر پر اس پردہ کی دلہن استعمال کی جاویگی (یعنی ایسے شعر کے کیلئے کسقدر کاوش
کرنی پڑیگی) (رشید نے) کہا کہ تیری توجہ اور انصاف پر اور وہ حسن بن ہانی کا قول ہے:۔
مجھکو ملامت کرنا چھوڑ دے کیونکہ ملامت اور ابھارنا ہے اور مجھکو وہ دوا
دے جو خود بیماری ہے (یعنی مجھکو عشق کی دوا یعنی وصال دے)

ابو محمد نے کہا کہ میں نے بعض اہل ادب کو ذکر کرتے سنا ہے کہ قصیدہ
کہنے والا اسوجہ سے شروع کرتا ہے اس میں گھروں کے ذکر اور نشانیاں اور
آثار (قدیمہ) پھر روتا ہے اور شکایت کرتا ہے اور منزلوں کو مخاطب کرتا ہے
اور محبوب کو ٹھیراتا ہے تاکہ اُسکو وہاں کے رہنے والوں کیلئے
جو وہانسے کوچ کرنیوالا ہے وہاں سے چونکہ خیمہ اور بادیہ نشین اُترنے اور کوچ کرنیں
مختلف ہوتی ہیں اس پر جس پر اہل شہر ہوتے ہیں۔ بوجہ اپنے منتقل ہونے کے

ایک پانی سے دوسرے کی طرف اور اپنے گھاس چارہ کی تلاش میں اور پانی برسنے
کی جگہہ کی پیروی کرنے میں جہاں وہ ہو پھر وہ نسب کو بیان کرتا ہے اور پھر تکلیف
کی شدت اور فراق کے غم کو بیان کرتا ہے اور شدت عشق کو تاکہ اس کی
طرف قلوب کو متوجہ کرے - اور چہروں کو اس کی طرف پھیرے اور اس کے
ذریعے سے اس کی طرف کانوں کا لگانا طلب کرے (یعنی تاکہ اس کی وجہ سے
وہ قصیدہ غور سے سنا جائے) چونکہ تشبیب (محبوبہ کی تعریف میں اشعار)
نفوس (مراد ہے انسان) سے قریب ہے اور قلوب کے لئے دلچسپ ہے
(یعنی دلوں کو تشبیب کے بیان سے دلچسپی ہوتی ہے) چونکہ خدا نے بندوں کی
فطرہ (پیدائش) میں غزل اذکار سے مناسبت اور عورتوں سے الفت پیدا کی ہے
پھر جب وہ جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سننے کیلئے مستحکم ہوگیا (یعنی
متوجہ ہوگیا) (تو پھر) حقوق کے ثابت (کرنے کو) بیان کرتا ہے - تب وہ
اپنے راستہ پر چلنے کو (بیان کرتا ہے) اور تکلیف شب بیداری - رات کو
چلنے کی - دوپہر کی گرمی کی - سواریوں اور اونٹنیوں کو دبلا کرنے کی شکایت
کرتا ہے پھر جب وہ یہ جان لیتا ہے کہ اس کے مالک (یعنی ممدوح) پر امید کا
حق ثابت ہوگیا اور امید رکھنے کی ذمہ داری تو اس کو جو تکالیف سے پہنچا ہے
وہ بیان کرتا ہے مدح کرنا شروع کرتا ہے پھر (ممدوح کو) بدلہ کے لئے ابھارتا
ہے اور فیاضی اور سخاوت کے لئے اپنے ہمعصروں کے واسطے آمادہ کرتا ہے

صفحہ ۱۱۱

اور عطائے کثیرہ کو حقیر جانتا ہے۔

لہٰذا عمدہ شاعر وہ ہے جو ان طریقوں پر چلا۔ اور ان قسموں میں میانہ روی اختیار کی اور ان میں سے کسی کو بھی شعر پر غالب نہ کیا اور نہ (انہیں) طول دیا۔ (جو) سننے والوں کو بیزار کر دے (اور) اس طرح ایکدم ختم کر دیا کہ لوگ زیادہ (سننے کے) پیاسے رہ جاویں۔

کوئی رجز گو نصر ابن سیار والی خراسان (جو خاندان) بنی امیہ سے تھا اس کے پاس آیا۔ اور اپنے قصیدے سے مدح بیان کی کہ اس کی تشبیب کے سو شعر تھے اور اس کی مدح کے (صرف) دس شعر۔ تو نصر نے کہا خدا کی قسم کوئی کلمہ شیریں اور لطیف معنی ایسا نہیں رہا جس سے تو نے میری مدح کرتے ہوئے اعراض نہ کیا ہو تشبیب میں (یعنی تمام شیریں کلمے اور لطیف معنی اشعار تشبیب میں بیان کر دئیے اور کوئی مدح کے لئے باقی نہیں رہا)

تو اگر میری مدح کا ارادہ ہے تو تشبیب بیان کر نہیں اعتدال کر۔ پھر وہ اس کے پاس آیا اور پڑھا۔

کیا تو ام المعمر کے گھر کو جانتا ہے اور نصر کی مدح کلام کو ختم کرے (یعنی نصر کی مدح لکھ) نصر نے کہا تو وہ (ٹھیک) ہے اور نہ یہ اور لیکن دونوں کلاموں کے درمیان میں (ہونا چاہئے) اور عقیل ابن علقہ سے کہا گیا کہ تو ہجو کو دراز کیوں نہیں کرتا اس نے کہا کہ مجھے بار ہستہ (اسقدر) کافی ہے۔

جو گردن کو گھیرے اور ابوالمہوش الاسدی سے کہا گیا کہ تو ہجو کو طول کیوں نہیں
دیتا تو اس نے کہا کہ میں مشہور مثل نہیں پاتا مگر ایک شعر۔ اور بعد کے شاعروں
کے لئے (مناسب) نہیں ہے کہ وہ پہلے شاعروں سے ان اقسام میں ہٹ
جائے لہذا وہ آباد منزل پر ٹھیرے اور مضبوط بنیادوں کے پاس (جاکر) روئے
کیونکہ پہلے شاعر خراب خستہ منزل پر اور مٹے ہوئے نشانوں پر ٹھیرا کرتے تھے۔
یا گدھے یا خچر پر سوار ہو اور ان دونوں کی تعریف بیان کرے کیونکہ پہلے شاعر
اونٹنی اور اونٹ پر سوار ہوا کرتے تھے یا وہ شیرین جاری پانی پر اترے کیونکہ
پہلے شاعر بدبودار اور گدلے پانی پر اترا کرتے تھے۔ یا ممدوح کیطرف کانٹے
اگی نسبت کرے) نرگس، گل ریحان اور گلاب کے پھولوں کے اگنے کی
جگہوں کو۔ کیونکہ پہلے شاعر شیح حنوۃ اور عرارہ (مراد ہے کانٹوں دار درخت)
کے اُگنے کی جگہوں کے کاٹنے کی نسبت کہا کرتے تھے۔ خلف الاحمر نے کہا
کہ اہل کوفہ میں سے ایک بزرگ نے مجھ سے کہا کہ کیا تو (اس) شاعر سے تعجب
نہیں کرتا (جس نے) کہا کہ اس نے اُگایا قیصوم اور جنجاث کو تو اسکو قبول
کر لیا گیا اور میں نے کہا کہ اُس نے (ممدوح نے) آلو۔ بخارا اور سیب اُگایا
تو میرا (یہ شعر) نہیں قبول کیا گیا اور اس کے لئے نہیں ہے کہ وہ ان کے
اشتقاق پر قیاس کرے تو وہ اسکو کہے جس کو انہوں نے (مثلاً میں نے)
نہیں کہا۔ خلیل ابن احمد نے کہا کہ ایک شخص نے مجھے شعر سنایا:—

صفحہ ۱۱۴

عزت نے ہمکو بلند کیا تو ہم معزز ہو گئے۔

تو میں نے کہا کہ یہ تو کوئی چیز نہیں۔ تو اس نے کہا کہ عجاج کو کیوں ہمانز ہو گیا کہ وہ کہتا ہے۔ عزت سے ہمکو پیچھے ہٹایا تو ہم پیچھے ہٹ گئے۔ اور میرے لئے جائز نہیں۔ اور شاعروں میں سے (ایک تو) تکلیف کرنے والے (یعنی طبیعت پر زور دیکر شعر لکھنے والے ہوتے ہیں) (اور دوسرے) طبیعت والے (جنمیں خداداد فطرتی مادہ شعر گوئی کا ہوتا ہے ان کو آمد ہوتی ہے خودبخود) تو متکلف وہ (شاعر) ہے جس نے تسید یا کیا اپنے شعر کو آنکڑے سے (تسید یا کرنیکے آلہ سے) اور اس کو گہری تفتیش سے صاف کیا۔ اور اس میں نکرار کیا (بار بار دیکھا) یکے بعد دیگرے) نظر کر کے مثل (شاعر) زہیر اور حطیئہ کے۔ اور اصمعی کہا کرتا تھا کہ زہیر اور حطیئہ اور ان کی مانند شاعروں میں سے شعر کے غلام ہیں کیونکہ انہوں نے شعر کو صاف کیا اور وہ اسمیں مطبوعین کے مذہب پر نہیں چلے۔

اور حطیئہ کہا کرتا تہا کہ بہترین شعر یکسالہ ہے (جس پر ایک سال گذر گیا ہو) صاف کردہ اور چھیلا ہوا (یعنی جو شعر ایک سال تک غور کر کے درست کیا گیا ہو اس میں سے حشو و زوائد کو نکالا گیا ہو) اور زہیر اپنے قصیدوں کا نام یکسالہ رکھتا تھا۔ اور سوید بن کراع نے کہا اپنے اشعار کی تنقیح کو بیان کرتے ہوئے۔

میں قافیوں کے دروازوں پر رات گذارتا ہوں گویا شب

ان (قافیوں) سے وحشی گلہ بھاگتا ہے۔

میں اسکی حفاظت کرتا ہوں دیانتک میں بیدار رہتا ہوں یہانتک
کہ آخر شب ہو جاتی ہے یعنی اس کے تھوڑی سی صبح ہو جاتی ہے تو میں سو جاتا
ہوں جب میں ڈرتا ہوں کہ وہ بیان کریگا میرے سامنے تو میں اس کو واپس
کر دیتا ہوں سینہ کے پیچھے اس ڈر سے کہ کہیں نکل نہ جائے (یعنی جب شعر کی
آمد شروع ہوتی ہے تو میں اس کو فوراً قبول نہیں کرتا بلکہ بہت غور کے
بعد قبول کرتا ہوں مجھکو اس عنوان سے نامنظور کرنیکا خوف نے تکلیف دی
تو میں نے ان کو ڈانٹ ڈالکر کاٹا ایک سال (ایک سال) تک پاس رکھا یعنی سال بھر
تک غور و خوض کیا) اور میرے دل میں اسپر زیادتی کرنیکا ارادہ تھا۔ مگر
مناسب نہیں دیکھا سوائے اسکے کہ میں تصدیق اری کروں اور سنوں۔

اور عدی ابن رقاع نے کہا کہ بہت سے ایسے قصیدے ہیں کہ میں
جمع کرنے میں رات گذاری تاکہ میں اس کی کجی اور قوافی کے عیوب درست کروں
جیسے درست کرنیوالا (لوہار) کی نظر نیزہ کی گرہوں پر ہوتی ہے یہانتک
کہ اس کا ٹانکا اس کی کجی کو سیدھا کر دیتا ہے۔

اور شعر گوئی کیلئے چند وجوہات جو بھی ہو ابرانگیختہ کرتے ہیں اور شعر کہنے کو
ابھارتے ہیں ان میں سے ایک لالچ ہے۔ ان میں سے ایک شتابزدہ مزاج ہے

ایک ان میں سے شراب ہے۔ انہیں سے ایک خوشی ہے۔ اور ایک غصہ ہو

اور حطیئہ سے کہا گیا کہ کون سے لوگ زیادہ شعر گو ہیں تو اُس نے باریک

زبان نکالی گویا سانپ کی زبان ہے۔ پھر کہا کہ یہ جبکہ لالچ کرے۔

صفحہ ۱۱۹

احمد ابن یوسف کاتب نے ابو یعقوب خریمی سے کہا کہ تیرا مدح کرنا محمد

ابن منصور ابن زیاد یعنی بڑا مکہ کا کاتب کی شان میں زیادہ اچھا ہے اور زیادہ

بلند اشعار میں ہے بمقابلہ تیرے اس کا مرثیہ لکھنے سے اور زیادہ عمدہ ہے تو اس نے

کہا کہ ہم اُس روز امید پر کام کرتے تھے اور آج ہم وفا (یعنی محبت) میں کام

کرتے ہیں اور ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

اور میرے نزدیک کمیت کا قصہ ہے بنی امیہ آل ابی طالب کے

تعریف بیان کرنے کے بارہ میں کیونکہ وہ شیعہ ظاہر کرتا تھا اور بنی امیہ سے زرا سے اور

خواہش میں انحراف کرتا تھا حالانکہ اس کا شعر بنی امیہ کے بارہ میں طالبین سے

زیادہ عمدہ ہیں۔

اور میں اس کی وجہ نہیں دیکھتا ہوں مگر لالچ کے اسباب کی قوت اور

طبیعت کا ترجیح دینا حاضر دنیا کو بمقابلہ آئندہ آخرۃ کے۔ اور کثیر سے کہا گیا

کہ اے ابو صخر کہ تو (اسوقت) کیا کرتا ہے جب شعر کہنا تجھ پر سخت ہو جاتا ہے تو

اُس نے کہا کہ میں ویران منزلوں میں اور سرسبز باغوں میں گھومتا ہوں۔

تب اس کی مضبوطی میرے اوپر آسان ہو جاتی ہے (یعنی دقیق مضمون مجھ پر

عیاں ہوجاتے) اور اس کے عمدہ (اشعار) میری طرف آجاتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعر سے بھاگا ہوا (شاعر) نہیں بلایا جاتا ہے مثل جاری پانی بلند جگہ اور خالی سبز مکان کے اور اخوص نے کہا ہے۔

میں بہت اونچی جگہ پر جا چڑھا اور کبھی بلند مقامات فریفتہ کر دیتے ہیں اسکو جو قصیدہ گو ہو۔ اور جب بلند مقامات اس کو فریفتہ کر دیتے ہیں تو وہ اس کو (شاعر کو) غذا دیتے ہیں اور وہ اسکا دودھ نکالتے ہیں (یعنی شاعر بلندی پر جاکر شعر گوئی کیطرف رغبت کرتا ہے اور عمدہ اشعار کہتا ہے گویا بلندی شعر گوئی میں مدد دیتی ہے) عبد الملک ابن مروان نے اطارہ ابن سبھیہ کہا کیا تو اس وقت شعر کہے گا۔ تو اس نے کہا کہ میں کیسے کہہ سکتا ہوں درانحالیکہ نہ میں شراب پئے ہوں نہ خوش ہوں اور نہ غصے میں ہوں اور شعر کے لئے ان میں سے ایک نہ ایک (سبب کا ہونا ضروری ہے) اور شنفری کہا گیا وہ قید کیا گیا کہ شعر پڑھ۔ تب اس نے کہا کہ شعر پڑھنا خوشی کے وقت پر ہوتا ہے پھر کہا:-

صفحہ ۱۷

تم مجھکو دفن مت کرو کیونکہ میرا دفن کرنا تم پر حرام کیا گیا ہے اور لیکن اے بجو! تو مجھے چیر پھاڑ کے لے بجو تو میرا گوشت پوست میرے مرنیکے بعد کھالے) جب میرا سر وہ لوگ لے جاویں حالانکہ میرے سر میں ہی بہت کچھ ہے میدان کارزار کے نزدیک میرا باقی (حصہ بدن) پھینکدیا جائے اس وقت

میں زندگی کی ایسی امید کبھی نہیں کرتا جو مجھے خوش کردے۔ اس حالت میں کہ
میں چھوڑ دیا گیا ہوں جرائم کی وجہ سے۔

اور شعر کی کیفیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ دور ہوجاتا ہے ان کی وجہ سے اسکا
آسان اور سخت ہوتا جاتا ہے اس میں اسکا آسان (یعنی ان کیفیتوں کی وجہ سے
آسان شعر بھی مشکل ہوجاتا ہے) اور اسی طرح پر کلام نثر ہے رسالوں، مقامات
اور جوابوں میں۔ تو ادیب بکنے والے خطبہ پڑھنے والے پر مشکل ہوجاتا ہے
اور اسکا سبب نہیں معلوم ہوتا مگر یہ کہ کوئی سبب پیدا ہوجاتا ہے جو طبیعت کو
مانع ہوجاتا ہے بوجہ بری غذا یا غم کی حالت سے۔

اور فرزدق کہا کرتا تھا کہ میں قبیلہ تمیم میں تمیم والوں کے نزدیک بڑا شعر
گو ہوں کبھی میرے اوپر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ مجھے داڑھ کا اکھاڑنا ایک شعر
کہنے سے زیادہ آسان ہوتا ہے اور شعر کیلئے وقت ہوتے ہیں کہ اس میں
آنے والے اشعار جلد جلد آتے ہیں۔ اور نہ آنے والے فیاضی کرتے ہیں۔
(ان اوقات میں) سے ایک شروع رات ہے نیند آنے سے پہلے اور انہیں سے
آغاز دن ہے غذا سے پہلے اور انہیں سے ایک دو لیٹنے کا دن ہے اور انہیں
سے تنہا ہو کر خلوت ہے اور چلنا ہے۔ اور انہیں وجوہ سے شاعر کے اشعار
اور کاتب کے رسالہ مختلف ہوتے ہیں۔ اور لوگوں نے نابغہ جعدی
کے اشعار کے بارے میں کہا کہ وہ ایک درہم والی اوڑھنی ہیں اور ہزار درہم والی

منقش چادریں (یعنی بعض اشعار تو ردی اور ناقص ہیں جن کی مثال اوڑھنی سے دی اور بعض عمدہ ہیں جنکی مثال چادر سے دی ہے) اور میں کسی اور شاعر کو اس حکم میں نہیں دیکھتا ہوں مگر جعدی کیطرح اور میں کسی ایک تمیزدار اور شعر شناس کو نہیں دیکھتا ہوں کہ (جو) نظر انصاف سے دیکھتا ہے اور تقلید کرنے والوں کے راستے کو چھوڑ دے۔ اس کی کہ وہ متقدمین سے زیادہ گو شاعروں میں سے کسی کو بھی کسی پر مقدم کر سکے مگر اسوجہ سے کہ وہ اُس کے اشعار میں اُسکے غیر کے اشعار سے عمدہ اشعار زیادہ دیکھتا ہے۔ اور کہنے والے کی خوبی خدا ہی کے لئے ہے (یعنی کسقدر اچھا کہا ہے) کہ لوگوں میں سب سے اچھا شاعر وہ ہے جب کہ تو اپنے شعر ہی میں ہے (شعر کی فکر میں ہے) یہانتک کہ وہ فارغ ہو جاوے۔ اور شعبی نے کہا کہ مروان ابن ابو حفصہ (کے سامنے) اشعار (مصنفہ) زہیر پڑھے گئے تو اس نے کہا کہ زہیر بڑا شاعر ہے۔ پھر اعشی کے پڑھے گئے تو اس نے کہا بلکہ یہ بڑا شاعر ہے پھر امرء القیس کے پڑھے گئے تو گویا اس نے شراب اپنا راگ سُنا تب کہا کہ خدا کی قسم امرؤالقیس بڑا شاعر ہے۔ اور ہر علم سخن نے کا محتاج ہوتا ہے اور اس کا علم دین سب سے زیادہ ضروری تھا جو شعر (تنہ و تمنہ ہے) بوجہ اسکے کہ اسمیں عجیب عجیب الفاظ اور مختلف لغات اور تشبیہات اوس کلام اور وحشتوں نشانات اور مقامات اور پانیوں کے نا

ہوتے ہیں (کیونکہ) اگر تو نے زقبیلہ ھُذلیئین کے اشعار کو تو تو فرق نہیں کر سکتا
شابۃ اور مشابۃ کے درمیان یہ دو مقام ہیں۔ اور تو اعتماد نہیں کر سکتا
پنے علم کا حزم نبایع اور عروان الکراث اور شَشع عبقر اور اسد علیہ اور
اسد ترج اور دفاق اور تضارع اور سان کی طرح اور الفاظ میں کیونکہ
اور ذہانت سے تعلق نہیں رکھتا جیسے نادر مشتق تعلق رکھتا ہے۔

ایک روز اصمعی پر (یعنی اصمعی کے سامنے) ابو دوتب کا شعر پڑھا گیا۔
(جس کا مصرعہ یہ ہے) بأَسْفَلِ ذَاتِ الدَّبر (ذات دبر کے نیچے
کے حصہ میں اس کا بچہ علیحدہ ہو گیا) تو ایک راوی نے جو مجلس میں موجود تھا
پڑھنے والے سے کہا کہ اے پڑھنے والے تو بالکل بھٹک گیا یہ تو ذات الدُّبر
ہے اور یہ ہمارے یہاں ٹیلہ ہے تو اس کے بعد اصمعی نے اس کو اختیار کیا
اور جو شخص دیکھے گا دیوان معقل ابن عبد اللہ میں گھوڑے کی تعریف میں
یہ شعر (وہ گھوڑا مثل آب رواں کے ہے یعنی پانی کی طرح تیز رفتار ہے)
جولانی کرنے والا ہے گویا کہ اس کا سائیس طویل مصیبت کو چھیڑتا ہے۔ تو اس کو
سیداً پڑھے گا اور اس کا خیال بھیڑیے کی طرف جائیگا۔

اور شاعر کبھی گھوڑے کو بھیڑیے سے تشبیہ دیتے اور اسنے سنی ہوئی
روایت صرف مشُدّاً ہے۔ (یعنی روایت سیداً کی ہی سنی مشدد کی
نہیں سنی گئی) ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اس حرف کے تبدیل کرنے والے

لوگ ہیں جو اس کی روایت سیداً یعنی بھیڑیے سے کرتے ہیں اور یہ دراصل
سبد سے ایک نقطہ والی سے ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سبدٌ سبادٌ
یعنی مصیبت ہے یا ایک بڑی مصیبت ہے اور اسی طرح دوسرے کا قول ہے
اے کھلے سفید کشادہ دانتوں والی اور عمدہ (یعنی چمکدار) پیشانی والی۔ تیرا
[illegible] الخ (اس شعر میں تعریف کرنے والوں نے روایت کی ہے اور دیوان
سے المرہلات کو لینے والے ہیں (یعنی انہوں نے بجائے المرتلات کے
المرہلات لیا ہے)

اور مرہلات اگلے دانتوں اور پیشانی کے لئے آتے ہیں اور وہ (یعنی
رہلات) رانوں کی جڑیں ہیں (یعنی مرہلات دراصل جنگاسوں کو کہتے ہیں
اسے کوئی نسبت اگلے دانتوں اور پیشانی سے نہیں ہے) محاورہ میں کہا
اسرہل اس وقت بولا جاتا ہے جب وہ بڑی [illegible] (یعنی موٹی موٹی رانوں
والا ہو) اور رہلات کے [illegible] قلات ہے محاورہ میں بولا جاتا ہے ثغر
مرتل جب دانت کشادہ ہوں اور ایک دوسرے (شاعر کے)
قول کی مثل گویا کہ [illegible] ہیں۔

گویا کہ [illegible] چمکتا ہے تو چمکنے والے کے مشابہ ہوتا ہے
سورج کی شعاع میں بھی اپنے چہرے کو چھپاتا ہے گویا اس کے
چہرے میں داڑھ کا درد ہے۔

اور کبھی (شعر) خفیف القافیہ ہونیکی وجہ سے یاد اور پسند کیا جاتا ہے مثل شاعر کے قول کے:۔

اے تملک اور میری اے تملک (نام محبوبہ) مجھ سے مِلجا اور میرا
ملامت کرنا چھوڑ دے مجھے اور میرے ہتیار کو چھوڑ دے پہبہ
ہتیلی مضبوط کر کات نے کیلئے (یعنی تو چرخہ کات) اور میرا تیر اور
اسکا کہانچہ جو خاکی قطع کی پنڈلیوں کی طرح ہے اور احسان کر
ایک نظر کا میرے بعد اور ایک نظر کا احسان کر میرے پہلے (یعنی
میری جدائی سے پہلے ایک نظر میری طرف دیکھ اور بعد کو
بھی میرے اوپر کرم کر) اور میرے دونوں کپڑے (مراد ہی شباب
اور سیاہ بالوں سے) نئے ہیں اور میری جوانی کا تسمہ ڈھیلا ہے۔
(یعنی میں جوان ہوں اور مستعد ہوں) اور اے میری تملک
جب میں مر جاؤں تو میری طرح آزاد ہو جاویگی۔

اور یہ شعر ہیں جن کو اصمعی نے بوجہ خفیف القافیہ ہونیکے پسند کیا ہے اور مثل قول دوسرے کے۔

اور اگر میں چین سے بیچا جاؤں تیری محبت میں سب بال و پر (یعنی بچہ)
تجہکو صبح سے پہلے یا جب تو نماز پڑھتی ہو گی ضرور پالونگا

اور اس کے ساتھ اکثر مثال دیجاتی ہیگی۔ اور کہا کہ مشہور تادہ پرندہ ہے

جو دور سے بھیجا جاتا ہے قبل اس کے کہ اسکے پورے پر ہوں۔
اور کبھی پسند کیا جاتا ہے اور یاد کیا جاتا ہے کیونکہ اس کے کہنے والے
نے اس کے سوا اور نہیں کہا یا چونکہ اس کے شعر تھوڑے ہیں اور نادر ہیں
مثل عبد اللہ ابن ابی سلول منافق کے قول کے۔

جبکہ تیرا چچازاد بھائی تیرا دشمن ہو تو تو ہمیشہ ذلیل ہوگا اور تیرے
اوپر وہ غالب ہونگے جن سے تو لڑتا ہو (یعنی کشتی لڑنے میں)

اور کیا باز بغیر اپنے بازوؤں کے اڑ سکتا ہے اور اگر کسی روز اسکے پر کاٹ
دیئے جاویں تو وہ گرنیوالا ہوگا اور کبھی پسند کیا جاتا ہے اور یاد کیا جاتا ہے چونکہ
اسکے معنی نادر ہیں۔ مثل قول کہنے والے کے ایک جوان کے بارمیں۔

وہ جوان جوان نہیں ہے جس سے روشنی حاصل نہیں کیجاتی ہے اور
اس کے واسطے زمین میں آثار نہوں (یعنی جو جوان کہ کسی کو
فائدہ نہ پہنچادے اور ہمیں فیاضی کی خوبی نہو وہ جوان ہی نہیں ہے)

اور مثل دوسرے (شاعر) کے قول کے ایک مجوسی کے متعلق:۔

میں تیرا گواہ ہوں عمدہ چینی ہڈی کا اور تو بیشک گہرا فیاض سمندر
ہے اور تو بیشک جہنم والوں کا سردار ہے جبکہ تو اسکے درمیان
میں گرے جس نے ظلم کیا اور تو ہامان کا اسکی (یعنی دوزخ کی)
تہ میں ساتھی ہے اور فرعون کا اور جسکی کنیت حکم تھی یعنی الجہل کا۔

صفحہ ۱۲۱

اور کبھی پسند کیا جاتا ہے قائل (یعنی شاعر) کے شریف ہونیکی وجہ سے مثل مہدی کے قول کے۔

سیب آیا ہے ایک سیب کے پاس سے۔ تو اس نے دلیں کیا کر دیا۔
(یعنی دلکو لبھالیا)

اور قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ آیا میں نے اس کو جاگتے میں دیکھا یا اس کو خواب میں دیکھا اور مثل رشید کے قول کے :-

نفس لالچ کرتا ہے اور اسباب عاجز ہیں اور نفس درمیان ناامیدی اور لالچ کے ہلاک ہوتا ہے۔

اور مثل مامون الرشید کے قول کے قاصد کے بارہیں :-

میں نے تجھکو بھیجا درانحالیکہ میں مشتاق تھا تو کامیاب ہوگیا نظر سے (یعنی دیکھکر) اور مجھکو محروم رکھا۔ یہانتک کہ میں نے تجھپر بدگمانی کی۔

(مطلب یہ ہے کہ قاصد کو محبوبہ کے پاس بھیجا تھا خود محبوبہ کے دیکھنے سے محروم رہا اور قاصد نے دیکھ لیا)

تو نے (اس سے) سرگوشی کی جس کو میں دوست رکھتا ہوں اور تو (اسکے) قریب ہوا تو کاش میں جان لیتا تیرے قرب سے میں فائدہ نہ دیا جائونگا۔

(مطلب یہ ہے کہ قاصد نے محبوبہ سے سرگوشی کی اور اس کے

نزدیک گیا کاش اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تیرا اس کے پاس
جانا میرے لئے کوئی سودمند نہ ہوگا تو میں تجھکو ہرگز نہ بھیجتا کہ جو تو اسکو
دیکھتا اس سے باتیں کرتا) اور تو نے اس کے چہرے کی خوبیوں
پہ بار بار نظر ڈالی (یعنی خوب اسکو دیکھا) اور تو نے اس کی آواز
سے کان لگا کر نفع حاصل کیا (یعنی تو نے اس کی دلگداز آواز بھی سنی)
تیری دونوں آنکھوں میں اس کا میں اثر دیکھتا ہوں بیشک تیری دونوں
آنکھوں نے اسکے چہرے سے حسن چرا لیا ہے (مطلب یہ ہے
کہ میں تیرے چہرے پر جو رونق کے آثار دیکھتا ہوں یہ معلوم ہوتا ہے
کہ محبوب کے حسن سے تیری آنکھوں نے حسن چرا لیا ہے گویا تیری
آنکھیں پہلے اتنی خوبصورت نہ تھیں جتنی اسکو دیکھکر ہوگئیں ہیں)
اور مثل عبداللہ ابن طاہر کے قول کے:-

حق کے خاطر میں چچازاد بھائی کے خلاف ہو جاتا ہوں اور دوست
کے نفع کی خاطر حقیقی بھائی کے خلاف حملہ کرتا ہوں۔

اور اگر تو مجھکو بادشاہ تعبیداری کیا گیا (یعنی جس کی سب لوگ
فرمانبرداری کرتے ہوں) پاوے تو یقیناً دوست کا غلام پاویگا۔
(یعنی اگر میں بادشاہ بھی کیوں نہ ہو جاؤں لیکن دوست کا غلام اور
تعبیداری رہونگا) میں احسان کرنے اور احسان رکھنے میں

فرق کرتا ہوں اور میں جمع کرتا ہوں درمیان مال اور حقوق کے
(یعنی میں جب کے حقوق میں انکو ان کا حق "مال" سمجھتا ہوں)
اور یہ شعر بذات خود شریف ہے اور اس کا مالک (یعنی مصنف بھی) شریف
ہے اور مثل اسی کے قول کے ہے

(جو) ہمیشہ چشم پوشی کرنیوالا ہوتا وہ (لوگوں کیطرف) ملا ہوا ہوتا
ہے اور (جو) خوگر ہوتا ہے کرنیوالا وہ دور کھینچا ہوا ہوتا ہے۔

اور نازنین عورتوں کا قرضدار سختی میں اور سفیدوں کا مقروض بیمار
لگا ہوتا ہے (بیض کے دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں یعنی اگر کوئی
چاندی یعنی روپیہ کا مقروض ہوتا ہے تو وہ سختی میں گرفتار ہوتا ہے
یا اگر بیض کے معنی حسن کے لئے جاویں تو گویا مراد ہے عاشق
سے وہ بھی مصیبت میں رہتا ہے) دو چہروں کا بھائی (مراد ہے
منافق سے) جب اپنی خواہش نفسانی کیساتھ کمزور ہوتا ہے تو
وہ فاسد عقل ہوتا ہے (یہاں بجائے وہی کے الھی
مناسب ہے جسکے معنی مشغول کے ہیں یعنی وہ مشغول ہوتا ہے)

اور مثل ابراہیم ابن عباس کے قول کے ابن زیات کے بارے میں۔
اے ابوجعفر اپنے دوست کیطرف جھک (یعنی متوجہ ہو) اور اپنی
انتہائی نخوت کو کچھ کم کر پھر اگر تو آج کے دن بلندی دیا گیا ہے

تو میری امید کل کو مثل تیری اُمید کے ہے (یعنی آئندہ شاید
مجھے بھی ایسا ہی رتبہ حاصل ہو جاوے)۔

اور متکلف کا شعر اگرچہ وہ عمدہ اور محکم ہو تو بھی اہل علم پر پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ
وہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے مصنف سے بری سہے زیادتی فکر اور تکلیف کی زیادتی
پیشانی کا پسینہ اور ضرورتوں کی زیادتی سے اور حذف کرنا اس کا جس کی
معنوں میں ضرورت تھی اور زیادہ کرنا اس کا جس سے معنی بے پرواہ ہیں اُنسے۔
مثل فرزدوں کے قول کے عمر ابن ھُبیرہ جو خلفا میں سے ایک تھا
اس کے بارے میں۔

کیا تو نے عراق اور اسکے آرام دینے والے یعنی دجلہ اور فرات کا
قبیلہ فزارہ کے ایک ایسے آدمی کو حاکم بنا ہے جس کے کرتہ کا ہاتھ
زیادہ تیز ہے۔

شاعر ارادہ کرتا ہے (یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ) کیا تو نے والی مقرر کیا ہے
وہاں خفیف الید کو یعنی خیانت کرنیں مگر قافیہ نے قمیص کا ذکر کرنیکے لئے اسکو
مجبور کیا اور مراد ان دجلہ اور فرات ہیں۔

اور مثل ایک دوسرے شاعر کے قول کے ہے۔

تو ان اور ان اُن عورتوں میں سے ہے جنہوں نے گمان کیا
کہ میرے ہم عمر بڈھے ہو گئے۔

اور مثل فرزدق کے قول کے:-

اے ابن مروان زمانہ کی کاٹ نے نہیں چھوڑا مال یعنی اونٹ
مگر ہلاک شدہ یا جڑ سے اکھاڑ گیا۔ (یعنی زمانہ کی سختی نے تمام
خچروں کو اور اونٹنیوں کو برباد کر دیا)

تو آخر شعر کا رفع بوجہ ضرورت کے ہے اور اہل عرب (مراد ہے نحوی یا قواعد داں)
نے اس کی وجہ تلاش کرنے میں تکلیف اٹھائی ہے۔ تب انہوں نے کہا اور اکثر
(وجوہ) بیان کئے اور اس میں کوئی چیز (ایسی) نہیں لائے کہ پسندیدہ ہو اور
صاحب علم پر پوشیدہ نہیں ہے کہ تمام وہ وجوہ جو لائے ہیں (یعنی انہوں نے
بیان کئے ہیں) وہ حیلہ ہیں اور ملمع سازی ہے (یعنی بظاہر عمدہ معلوم ہوتی
ہیں لیکن دراصل وہ وجوہ درست نہیں ہے) اور انہیں سے بعض نے فرزدق
سے اُس کے پیش (رفع) کی بابتہ پوچھا تھا تو اُس نے اس کو گالی دی اور کہا
کہ میرے ذمہ یہ ہے کہ میں کہوں اور تمہارے ذمہ یہ ہے کہ تم اس کو دلیل لاؤ

اور عبداللہ ابن ابو اسحٰق حضری نے اسپر اعتراض کیا اسکے اس قول پر:-

شام کی باد شمالی کے رخ پر ہم جا رہے تھے اور ہمکو مارتی تھیں وہ باد شمالی
بکھری ہوئی دُھنی ہوئی روئی کے ریشوں سے اور وہ ڈالتی تھیں ہمارے
عماموں پر اس حالت میں کہ ہمارے کجاوے ایسی دبلی اونٹنیوں پر سوار تھے جو
کھینچی جاتی تھیں اور جن کا گودا پگھلا ہوا تھا۔

(سرغیش) مرفوع ہے۔ تب اس نے کہا کہ تونے کیوں نہیں کہا:۔
لاغر اور درماندہ اونٹنیوں پر (جنکو) ہم نیکالتے ہیں۔
تب وہ خفا ہوا اور کہا:۔
اگر عبد اللہ غلام ہی ہوتا تو میں اس کی ہجو کہتا لیکن عبد اللہ غلاموں کا غلام ہے۔ اور یہ (نقص) اس کے شعر میں بہت ہے باوجود اس کی عمدگی کے اور تو تکلیف کو معلوم کریگا شعر میں اس طرح کہ تو شعر کو دیکھیگا بغیر مناسبت اپنے پڑوسی کے (یعنی ایک شعر کو دوسرے قریب کے شعر سے کوئی مناسبت ہی نہیں ہے) اور وہ ملایا گیا ہے بے جوڑ اور اسی وجہ سے عمر ابن لجانے بعض شاعروں سے کہا کہ میں تجھسے زیادہ شاعر ہوں اس نے کہا اور یہ کیونکر۔ تب اس نے کہا اس لئے کہ میں شعر اور اسکا بھائی کہتا ہوں اور تو شعر اور اس کا چچازاد بھائی کہتا ہے (یعنی میرے تو ہر شعر میں ایک دوسرے سے مناسبت ہوتی ہے اور تیرے شعر میں مناسبت بعید ہوتی ہے) اور عبد اللہ ابن سالم نے رو بہ سے کہا کہ اے ابو الجحاف تو مرجا۔ جب تو چاہے۔ تو اس نے کہا اور یہ کس طرح۔ اس نے کہا کہ میں نے تیرے بیٹے عقبہ کو آج دیکھا کہ وہ اپنے شعر پڑھتا ہے (جنہوں نے) مجھکو تعجب میں ڈالا رو بہ نے کہا کہ بیشک (ایسا ہی ہے) لیکن اس کے شعر میں مناسبت نہیں ہے (یعنی سلسلہ وار ایک دوسرے سے مناسبت نہیں رکھتے یعنی وہ ایک شعر کو مشابہ سے نہیں ملاتا اور ہمارے بعض احباب کہتے ہیں قرن

پیش کیسا تھا اور ے میں صحیح نہیں سمجھتا مگر زیر کیسا تھا اور ہمزہ کا چھوڑ دینا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

اور دال طبیعت شاعروں میں سے وہ جس نے شعر کیسا تھا فیاضی کی اور قافیوں پر قدرت رکھتے (یعنی ہر جستہ بہت سے شعر بغیر طبیعت پر زور ڈالے کہدے اور قافیہ سوچنے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ خود بخود قافیے نکلتے چلے آویں)

اور اس کے شعر کے شروع میں اس کا آخری حصہ تجھکو دکھا دے اور شروع میں اس کا قافیہ۔ اور جیسے شعر پر تو طبیعت کی دیکھنے اور طبیعت کی رنگینی۔ اور جب امتحان کیا جاوے تو نہ بتلا دے (یعنی بیان میں الجھے نہیں) اور نہ پریشان ہو جاوے۔

اور ہاشمی نے کہا کہ مجھے ابو العالیہ نے بیان کیا اور ان سے ابو عمران مخزومی نے کہا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حاکم مدینہ کے پاس آیا (جو) قریش میں سے تھا اور اس کے پاس ابن مطیر تھا اور ناگاہ سخت بارش ہونے لگی تب اس سے حاکم نے کہا کہ اسکی تعریف بیان کر۔ اس نے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں اوپر چڑھوں اور دیکھوں۔ پھر وہ اوپر چڑھ گیا اور دیکھا پھر اتر آیا تب کہا اس کے (یعنی بارش کے) قطروں کی کثرت کیوجہ سے اس کے تھن زیادہ ہو گئے۔ پھر جب وہ (قطرے) سے بھر گئے تو تھن جاری ہو گئے (یعنی بارش ہونے لگی)۔

(یہاں بادل کو تھن دار جانور سے تشبیہ دی ہے جس طرح کہ تھن دودھ سے بھر جاتے ہیں اور بکثرت دودھ نکلتا ہے اسی طرح بادل سے بکثرت بارش ہوئی) اور اُس کے تھن کا خلا جسکے پیٹ میں آسمان کا خلا ہے وہ مثل بڑی مشک کے ہے (گویا آسمان پر چہار طرف بادل چھا گئے اور آسمان اسمیں سما گیا) اور اس قطرے کا سفید بادل لٹکا ہوا ہے۔ اور اسکی چمک کیوجہ سے مسلسل ترشح تھا قبل زور کی بارش کے (یعنی قطرہ جس بادل سے نکلتا تھا وہ سفید تھا) اور گویا کہ شعلہ آگ ہے اور آرفج اور جھاؤ کا درخت ہے جس پر ہوا لگتی ہے۔

اور گویا کہ اس کا ترشح (یعنی ابتداء) مکدر غبار آلودہ بادل (کی طرح ہے) جب تک کہ بادل کی شدید بارش جمع نہیں ہوئی ہے۔

وبرسنے والی ہے چمک کیساتھ۔ رونے والی آنسوں کے ساتھ اسمیں غبار شامل نہیں ہے (یعنی جب چمک ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بادل ہنستا ہے اور قطرات بہت صاف ہوتے ہیں) جیسا کہ اس کے لئے بغیر رنج اور خوشی کے ہنسی اور گریہ ہے اور وہ جمع کرتی ہے ان دونوں کو (یعنی وہ روتی ہے مگر غم نہیں ہے اور وہ ہنستی ہے مگر خوشی نہیں اس لئے دونوں باتیں اسمیں ثابت ہیں) وہ (بادل) سرگرداں ہے پیچھے چلتا ہے اور پوروا ہوا کے جو اُس کو کھینچتی ہے اور جنوبی ہوا اس کے لئے پناہ اور ظرف ہے اور جو رخی ہوا اُسکے

قریب آئی یہانتک کہ جب دیر تک چاروں سمت چلنے والی ہوا اسکے ساتھ کھیلتی رہی تو بادل کھل گئے اور (گویا) سب سمندر ہو گئے) اور سمندر پر بادلوں کا آسمان ہو گیا) اس کے گردست بھاری ہو گئے اس کی پیٹھ کو پھاڑ دیا اور اسکے آنتیں نکل پڑیں موسلا دھار (پانی) پیدا کرتا ہے پتھریلی پانی والی زمین میں زچہ اونٹنی کو اور یہ زچہ اونٹنیاں پیدا کرتی ہیں سیلاب ۔ الانکہ اُن کا بچہ داں نہیں ہے۔

وہ سفید ہے بہرا ہوا ہے اور اونٹنی کے حمل کو لئے ہوئے ہیں در انحالیکہ وہ سب باکرہ ہیں وہ سیاہ ہیں جب وہ غصہ کو روکتی ہیں تو کوئلہ کیطرح کالی ہیں اور جب ہنستی ہیں روشن ہیں اگر اس کا پانی سمندر کا پانی ہوتا تو سمندر میں پانی نہ رہتا۔

اور ابو محمدؐ نے کہا کہ یہ اشعار جس کو اُس نے جلدی میں کہا لیعنی فی الیہ یہ کہدینا) جیسا کہ تو دیکھتا ہے۔ رنگینی میں اور معنی میں زیادہ لطیف ہیں۔

اور شماخ اپنے دوستوں کیساتھ سفر میں تھا۔ پھر وہ اتر احُدی خوانی کرتا تھا قوم کیساتھ اُسے کہا کہ نہیں باقی رہی مگر گفتگو۔ اور ہاتھ پاؤں اور چادریں اور باریک قمیص اور وہ شاخیں درخت میں کی جنکو بڑھئی نے تراشا ہے (یعنی کاٹ کر درست کیا ہے) اے (مخاطب) بہت سے جہاد کرنیوالے ناپسند کرتے ہیں تیز رفتاری سے حملہ کرنیکو۔

، جو چھوڑ آیا ہے قبیلہ میں گرمیونکی ٹھنڈک کو شیریں ملانے والی مہندی میں رنگے ہوئے ہاتھ پاؤں والی عورت کو (یعنی وہ شخص حملہ کرنیکو اسوجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ ایسی عورتکو چھوڑ آیا ہے پھر روکدیا اس قافلہ نے اُسکو (یعنی اُسے اور قافلے اسکے نہ ملے) اور اسیر

دشوار ہوگیا تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور فیاضی کی اس (قافیہ کے) علاوہ (اور قافیوں کے)
اسی کے نشان پر یعنی فوراً۔ تب کہا جب اُس عورت نے ہمکو دیکھا اور ہم نے ہنسنے کو کھڑا کئے ہوئے (تو)
وہ کھڑی ہوگئی (اور) میرے لئے ظاہر کئے چمکدار دانت۔

اُس کے لعاب دہن نے چار اگلے دانتوں کو روشن کر دیا۔ پتلی کمر والی
کو بیچ کرنیوالیوں میں سے وہ نازنین ہے۔

(وہ محبوبہ) اترنے والی ہیں گہری وادیوں میں اپنی شہر میں سہیلیوں میں منتخب ہیں
کھجور کے چھوٹے درخت یا بید کی چھڑی یا بادل یا کھجور کے درخت کی طرح ہیں
یا لب جو جھاڑی کی ہرنی کی طرح ہیں جو موسم گرما میں کنوؤں پر پناہ لیتی ہیں گدے
رکھتی ہیں قالین منقش پر جیسے خراسانی اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھتی ہیں سوار ونمیں سے انکو
سلام پہنچاتا ہے (جو) پسندیدہ جوان ہے جنگل والوں میں سے (جو) رات کو چلتا
ہے جبکہ رات کے غلام زادے سو جاتے ہیں۔

ابو عبیدہ نے کہا کہ قبیلہ بنی سعید کے تین (شاعر) جمع ہوئے قبیلہ بنی جعدہ
پر رجز خوانی کرتے تھے (یعنی مقابلہ میں فخریہ اشعار پڑھنے کے لئے جمع ہوئے تھے)

قبیلہ بنی سعد کے ایک بڈھے سے کہا گیا کہ تیرے پاس کتنے (شعر ہیں) اُس نے
کہا کہ میں انکے ساتھ ایک دن رات تک رجز کرونگا اور نہ تھکوں گا۔ اور دوسرے
سے کہا گیا کہ تیرے پاس کتنے ہیں اُس نے کہا کہ میں ان کے ساتھ ایک دن رات تک
رجز خوانی کرونگا اور ختم نکروں گا اور تیسرے سے کہا گیا کہ تیرے پاس کتنے ہیں اُس نے کہا

کہ میں رجز کروں کا ان کے ساتھ ایک دن رات تک اور فارغ نہوں گا جب
بنو جعدہ نے ان کا کلام سنا تو واپس چلے گئے اور ان سے رجز نہیں کیا۔

اور شاعر بھی طبیعتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ انہیں سے ایک تو وہ جس پر
مدح کرنا آسان ہے اور ہجو کرنا اسپر مشکل ہے اور ایک انہیں سے وہ ہے جسپر مرثیہ کہنا
آسان ہی اور عشقیہ مضمون مشکل ہے۔ اور عجاج سے کہا گیا کہ تو ہجو اچھی نہیں کہتا ہی۔
تو اُس نے کہا کہ بیشک ہماری عقلیں ہیں جو ہمکو منع کرتی ہیں اس بات سے
کہ ہم ظلم کریں اور شرافتیں ہیں جو ہمکو اس امر سے روکتی کہ ہم ظلم کئے جاویں اور
کیا تو نے دیکھا ہے بنیا درکھنے والیکو یعنی معمار کو کہ وہ اچھا نہیں جانتا ہے اس کو
کہ وہ اُس کو گرادے۔

اور یہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ عجاج نے بیان کیا اور نہ اس مثل کے موافق
ہے جو اُس نے بیان کی ہے ہجو اور مدح کیلئے۔ کیونکہ مدح کرنا ایک (جداگانہ) عمارت
ہے اور ہجو کرنا (ایک علیحدہ) عمارت ہے اور قسم کا بنانے والا دوسری قسم کا بانی
نہیں ہوتا۔ اور ہم یہ اُن کے شعروں میں اکثر پاتے ہیں۔

یہ شاعر ذو رمہ لوگوں میں سب سے عمدہ ہے از روئے اُنکی تشبیہ بیان
کرنیکے اور اُن میں سب عمدہ ہے تشبیب کے اعتبار سے اور انہیں سب سے اچھا
وصف بیان کرنے میں ریت کا۔ گرمی کا۔ جنگل کا۔ پانی کا۔ چھپکلی کا۔ اور سانپ کا
لیکن جب مدح اور ہجو کیطرف رجوع کرتا ہے تو اس کی طبیعت رکتی ہے اور

اسی (بات نے) اس کو بڑے شاعروں میں موخر کر دیا۔ اور لوگوں کو اس کے
شعر کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ ہرنوں کی مینگنیاں ہیں اور دلہنوں کی چمکدار
افشاں ہیں (یعنی وہ صرف ہرنوں وغیرہ کی تعریف یا تشبیب میں شعر کہتا ہے)

اور فرزدق عورتوں کا فریفتہ تھا اور عشقیہ مضامین بیان کرنیوالا اور
باوجود اس کے کہ اس کی تشبیب عمدہ نہیں ہوتی تھی اور جریر پاک باز تھا
اور عورتوں سے نفرت کرنیوالا تھا اور وہ باوجود اس کے لوگوں میں سب سے
زیادہ تشبیب بیان کرنے میں بہتر تھا۔ اور فرزدق کہا کرتا تھا کہ اپنی پاک
بازی کی وجہ سے میرے شعر کی سختی کی طرف بہت ضرورت مند ہے اور میں
بیحد محتاج ہوں اس کے شعر کی نزاکت کی طرف جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

# الجزء الثانی

## النظم

# قصیدہ مالک ابن ریب

یہ اسلامی شاعر ہے۔ سعید ابن عثمان جب خراسان کے حاکم ہو کر جا رہے تھے تو مالک ابن ریب ان کے ساتھ تھا۔ راستہ میں اس نے اپنا موزہ پہننا چاہا تو ایک سانپ نے جو اس کے موزے میں تھا۔ اسکے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب موت کی کیفیت اس پر طاری ہوئی تو وہ لیٹ گیا اور یہ اشعار اپنے مرثیہ کے طور پر پڑھنے لگا:

۱۔ کاش کہ مجھکو اسکی خبر ہو جائے کہ کیا میں ایک شب (وادی) غضا میں جو ان تیز رفتار اونٹنیوں پر آہستہ چلتا ہوا۔ گذروں گا۔

۲۔ کاش کہ سوار لوگ وادی غضا کی فضا کو طے نہ کرتے اور کاش وادی غضا اونٹوں کے ساتھ راتوں کو چلتی (یعنی جدائی نہ ہوتی)۔

۳۔ اور جس روز ہمنے کوچ کیا کاش (اس روز) وادی غضا باوجود (دور اور) درازی کے قریب ہو جاتی تاکہ میں اُن کو جو میرے پیچھے

دیکھہ لیتا۔

۴۔ اگر (اونٹنی) غضا قریب ہو تو غضا والوں میں جاتا لیکن غضا تو قریب نہیں ہے۔

۵۔ لہذا اے زید مجھکو غضا کے رہنے والوں کے ذکر میں مشغول کر اگرچہ یہ (بات) بجز آرزو کے اور کچھہ نہیں ہے (یعنی صرف ذکر تسکین وہ نہیں ہے)

۶۔ میں غضا اور رمث کی (اسدرجہ) محبت کرتا ہوں کہ گویا میں اس غضا اور رمث کو اپنا گھروالا اور اپنا مال سمجھتا ہوں۔

۷۔ جسوقت کہ (قبیلہ) کرد کے دیہات ہمارے درمیان حائل تھے (اسوقت) میں کہتا تہا کہ خدا عمر کو بہتر بدلہ دے۔

۸۔ اے مخاطب کیا تونے مجھکو نہیں دیکھا کہ میں نے ہدایت کو گمراہی کے عوض میں لے لیا (یعنی میں نے لشکر کیساتھ سفر اختیار کیا) اور ابن عفان کے لشکر میں آگیا۔

۹۔ اور یہ سکے میں دشمنوں کی زمین میں آگیا اسکے تھوڑی دیر کے بعد کہ میں اپنے آپ کو دشمنوں کی زمین سے دور دیکھہ رہا تہا۔

۱۰۔ مقام ذوالطبسین میں دوستوں اور یاروں کی محبت نے بلایا تو میں نے پیچھے کو رخ کیا۔

۱۱۔ جبکہ مجھکو میری خواہش نے بلایا تو میں نے آہ کیساتھ جواب دیا اور اپنی

چادر ملامت کے خوف سے سر پر ڈال لی۔

۱۲۔ مجھکو اپنی زندگی کی قسم ہے کہ اگر مجھکو خراسان نے ہلاک کردیا تو خیر میں خراسان کے دونوں دروازوں سے دور تھا (باب خراسان سے ذوالطبسین مراد ہے۔

۱۳۔ اگر مجھکو خدا لڑائی کیجانب لیجائیگا تو میں اس کا طالب نہوں گا جو میرے پیچھے ہے اگرچہ میرا مال کم ہو (یعنی میں زیادہ کی ہوس نکرونگا)

۱۴۔ میں نے کیا خوب کیا جس دن کہ خوشی سے اپنی اولاد اور مال کو امقام رمیثیں میں چھوڑ دیا۔

۱۵۔ اور کیا خوب ہیں جو لوگ میرے پیچھے رہتے وقت موجود تھے اگر وہ میرا تعلق کم نہ کریں

۱۶۔ کیا خوب تہا کہ میرے دو بچے میرے کپڑوں سے لپٹ گئے تھے اور میں نے یقین کرلیا تہا کہ ملاقات نہوگی۔

۱۷۔ اور خوب تہا کہ دن کے آخیر حصہ میں ہرنیاں داہنی جانب سے آرہی تھیں اور میرے اولاد وغیرہ کو جو پیچھے تھے (اس بات کی) خبر دیتی تھیں کہ میں ہلاک ہوجاؤنگا۔

۱۸۔ اور کیا خوبی تھی کہ میرے دو بزرگوں نے جو میرے مہربان خیراندیش تھے جب مجھکو منع کیا کرتے تھے۔

۱۹۔ اور خوبی ہے اخواہش کی کیونکہ وہ خواہش والوں کو بلاتی ہے اور

میرے جنگ اور باز رہنے میں خوبی ہے۔

۲۰۔ میں نے اپنے اوپر رونے والیکو خیال کیا تو سوائے تلوار اور ردینی نیزے کے کوئی مدد نے والا نہ پایا۔

۲۱۔ اور سوائے سرخ عمدہ گھوڑے کے جو اپنی باگ کو پانی کیطرف کھینچا پھرتا ہے زمانے نے اسکے لئے پانی پلانیوالا کوئی باقی نہ چھوڑا۔

۲۲۔ جبکہ اس کا اقام گیا تو وہ ذلیل حالت میں نہکایا جاتا ہے اور بعد اسکے کہ وہ گراں تھا کم قیمت میں فروخت کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ لیکن مقام بیھینہ کے اطراف میں کچھ عورتیں ہیں جن کہ میری حالت شب کے وقت شاق نہیں ہے۔

۲۴۔ میں نے وہاں ایک کھچڑی بالوں والی عورت کو جسکی ہڈی باریک ہوگئی اور جو راتوں کو شمار کیا کرتی تھی جبکہ میں اُس کے پاس سے چلا جاتا تھا دیکھا۔

۲۵۔ جب میری بیٹی نے میرے کوچ کو دیکھا تو کہا کہ اے باپ تیرا یہ سفر مجکو بغیر باپ کا کرنیوالا ہے۔

۲۶۔ میں ایک چٹیل زمین پر آدمیوں کے ہاتھوں پر پڑا ہوں اور جہاں میری قضا مقدر ہوئی ہے (وہاں) لوگ میری قبر درست کر رہے ہیں

۲۷۔ اور جبکہ مقام مرو کے قریب میری موت ظاہر ہوئی میرا جسم سوکھ گیا

اور میری وفات کا وقت آگیا

۲۸- تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھکو اوپر اٹھاؤ (تاکہ میں سہیل ستارہ دیکھ سکوں) اس لئے کہ اگر تمہیں مجھکو معلوم ہو گا تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو گی۔

۲۹- اس لئے کہ سہیل ہماری زمین کیطرف سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ یمانی ستارہ ہے۔

۳۰ اے میرے کجاوہ کے دو ساتھیو! موت قریب آگئی لہذا میرے جسم کو اس بلند زمین پر اتار لو کیونکہ میں یہاں چند شب قیام کرونگا۔

۳۱- تم دونوں میرے پاس آج یا ایک رات کا کچھ حصہ ٹھہرنا اور میرے پاس سے جلد نہ چلے جانا (کیونکہ) میری حالت ظاہر ہو گئی ہے۔

۳۲- اور جب میری روح قبض ہو جائے تو کھڑے ہو جانا۔ اور میرے لئے بیری کے پتے اور کفن تیار کرنا اور پھر میرے لئے رونا۔

۳۳- اور اپنے بھالوں کے کناروں سے میری قبر کھودنا اور میری چادر کا زاید حصہ میری آنکھوں پر ڈالدینا۔

۳۴- خدا تم دونوں کو برکت دے میرے ساتھ بخل نکرنا اور میرے لئے اس وسیع زمین میں کشادہ قبر کھودنا۔

۳۵- تم دونو مجھے پکڑ لو اور میری چادر کیساتھ مجھکو اپنی طرف کھینچ لو۔ مجھکو کھینچنا آج سے

قبل سخت تھا (یعنی میں قابو میں آنیوالا نہ تھا)

۳۶۔ جسوقت کہ گھوڑے کے سوار پیٹھ پھیر لیتے ہیں اسوقت دشمنوں پر بڑا حملہ کرنیوالا تھا اور لڑائی کی طرف جو مجھکو بلاتا میں اس کے پاس چلاجانیوالا تھا۔

۳۷۔ اور توشہ دینے اور مہمانی کے کہانیمیں میری تعریف کیجاتی تھی اور میں چچازاد بھائی اور پڑوسی کو برا کہنے سے علحدہ تھا۔

۳۸۔ اور میں لڑائی کے اندر حریف پر بڑا اثر کرنے والا تھا اور دشمنوں کیلئے سخت اور تیز زبان تھا۔

۳۹۔ اے مخاطب کبھی تو مجھکو (مکانوں کے) سایوں میں اور مجمعوں میں دیکھتا ہے اور کبھی دیکھتا ہے کہ عمدہ گھوڑے میرے زین کے پیچھے ہیں۔

۴۰۔ اور کبھی تو مجھکو سخت لڑائی میں دیکھتا ہے کہ نیزے کے کنارے میرے کپڑوں کو پھاڑتے ہیں۔

۴۱۔ اے دونوں ساتھیو! تم (موضع) شبیک کے کنوئیں پر کھڑے ہو کر وہاں کے وحشی جانوروں اور خوبرو اور خوش کن عورتونکو یہ سنا دینا۔

۴۲۔ کہ تم (دونوں نے) مجھکو چٹیل میدان میں چھوڑ دیا ہے کہ جہاں ہوا دیکر تیرہ پکڑی مٹی کو گراتی ہے۔

۴۳۔ اے میرے دونوں دوستو! میرے زمانہ کو نہ بھولنا اسوجہ سے کہ

میرے اعضا علیحدہ علیحدہ ہو جاوینگے اور میری ہڈیاں بوسیدہ ہو جاویں گی۔

۴۴۔ محبت کرنیوالے اس گہر کو گم نکرینگے۔ جو مجھکو چھپائے ہوئے ہے (یعنی میری قبر) اور نہ میری میراث کو احباب ضائع ہونے دینگے۔

۴۵۔ اگر میری دعا کرینگے کہ تو ہلاک نہ ہو حالانکہ وہ مجھے دفن کر رہے ہیں اور میری اس منزل کے سوا کوئی اور منزل ہلاکی کی نہیں ہے (یعنی یہی منزل ہلاکی کی ہے)

۴۶۔ (یہ دعا) کل آیندہ صبح کیوقت ہوگی کل پر افسوس جبکہ لوگ میرے پاس سے رات کو چلے جائینگے اور میں قبر کے اندر مقیم چھوڑا جاؤنگا۔

۴۷۔ اور میرا کمایا ہوا مال اور موروثی مال دوسرے کا مال ہوجائیگا حالانکہ کل گذشتہ وہ میرا مال تہا۔

۴۸۔ کاش کہ مجھکو شعور ہوجائے کہ موضع رحی المثل بدل گیا یا یہ کہ وہ موضع فلج میں ویسا ہی ہے جیسا کہ تہا یعنی بدستور باقی ہے۔

۴۹۔ جبکہ ساری قوم وہاں ٹہیرے گی اور کالی آنکھوں کی نرم و عمدہ گائیوں کو وہاں اتاریں گے۔

۵۰۔ (اور) وہ چرتی ہوں گی اور تاریکی ان کو گھیرے ہوگی اور وہ خزامی (گہاس کا نام ہے) کے شگوفہ اور بابونہ کو سونگہتی ہونگی۔

۵۱۔ (کاش کہ مجھکو شعور ہو جائے) کیا عمدہ تیز رفتار اونٹ جو بلند اور سخت زمینوں پر چاشت کیوقت چڑھتے ہیں چھوڑ دیے جائیں گے۔

۵۲۔ جسوقت کہ سوار لوگ مقام عُنیزہ اور بولان کے درمیان جمع ہونگے اور موٹی مہری (قبیلہ مہر کی) اونٹنیوں کو موڑینگے۔

۵۳ کاش کہ مجھکو شعور ہو جائے) کہ کیا میری ماں مجھ پر روئے گی (میری موت کو سُنکر) جس طریقہ سے میں اس کے مرنیکی خبر سنکر روتا۔

۵۴ اے میری ماں) جب میں مرجاؤں تو قبروں پر جانیکی عادت ڈال (اور میری قبر کے) نشان کو اس طریقہ سے سلام کیا کر کہ اے قبر تو صبح کی بارش سے سیراب کیجائے۔

۵۵۔ تو ایسی قبر کو دیکھتی ہے جس پہ ہوا نے سُرخ رنگ کے غبار کو لاکر خاک گور بنا دیا ہے۔

۵۶ اور وہ ہوا جوان پتھروں اور مٹی میں آکر رک جاتی ہے جس کا نشیبی حصہ میری بوسیدہ ہڈیوں کو شامل ہے۔

۵۷ اے سوار اگر تو جائے تو مالک اور ریب کے بیٹوں کو (یعنی میرے گھر والوں کو) یہ خبر پہنچا دینا کہ اب مجھ سے اور تم سے ملاقات نہو گی۔

۵۸ اور میرے بھائی عمران کے پاس میری چادر اور میرا تہمد پہنچا دے اور میری ماں سے یہ کہدے کہ اب مجھسے قرب حاصل نہو گا۔

۵۹۔ اور میرا سلام میرے دادا اور میری دادی سے کہدینا اور کنشیرہ اور میرے چچازاد بھائی اور میرے ماموں سے بھی سلام کہدینا۔

۶۰۔ اور میری اونٹنی کو دوسرے اونٹوں کے درمیان (اُن کے گلہ میں) چھوڑ دے کیونکہ اس کا یہ منظر میرے دشمنوں کو خوش کرے گا۔ اور رونے والوں کو رُلائیگا۔

۶۱۔ میں اپنی نگاہ اپنی قیام گاہ میں (ہر طرف) دوڑاتا ہوں لیکن کسی محبت اور ہمدردی کرنے والی عورت کی آنکھ نظر نہیں آتی۔ (یعنی میرے گھر والوں میں سے اسوقت کوئی بھی میرے پاس موجود نہیں ہے جو اظہار ہمدردی کرے)

۶۲۔ لیکن مقام رمل میں میری (رشتہ دار) ایسی عورتیں ہیں کہ اگر وہ میرے پاس ہوتیں تو وہ روتیں اور معالج طبیب سے کہتیں کہ ہم تجھپر قربان ہوں۔ (یعنی وہ میرے علاج میں ہمدردی کی کوشش کریں) صفحہ ۵

۶۳۔ ان عورتوں میں ایک تو ماں ہے اور دو اس کی بیٹیاں ہیں (یعنی دو میری بہنیں ہیں) اور ایک میری خالہ اور ایک اور رونیوالی ہے جو رونے والیوں کو برانگیختہ کرنیوالی ہے (اس سے مراد اسکی بیٹی سے ہے)

۶۴۔ مقام رمل میں (یعنی میرے وطن میں) میرا رہنا اور وہاں کے لوگوں نے

تعلق برا نہ تھا اور نہ میں نے وہاں کسی کو (اپنا) دشمن چھوڑا۔
(مطلب یہ ہے کہ میرے ہم وطن مجھ سے بہت خوش ہیں اور
میرے تعلقات ان میں سے ہر ایک کیساتھ خوشگوار ہیں)

۶۵- کیا اُمّ البصریح کو پیغام پہنچانیوالا کوئی بہتر ہے میری طرف سے
پیغام پہنچا دے اگرچہ میں دور ہوں۔

# قصیدہ کعب بن زہیر یا قصیدہ بانت سعاد

# یا قصیدہ بردہ

## وجہ تصنیف

نام کعب ابن زہیر ابی سُلمی ہے۔ اور اس کا بھائی بُجیر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ میں آنحضرت صلعم پاس چلا آیا تھا۔ اسوقت کعب ابن زہیر نے بجیر کو یہ اشعار لکھے

أَلَا أَبْلِغَا مِنِّي بُجَيْرًا رِسَالَةً — فَهَلْ لَكَ فِيمَا قُلْتَ بِالْخَيْفِ هَلْ لَكَا

سُقِيتَ بِكَأْسٍ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ — فَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

فَخَالَفْتَ أَسْبَابَ الْهُدَى نبه — عَلَى أَيِّ شَيْءٍ وَيْبَ غَيْرِكَ دَلَّكَا

چونکہ کعب نے آنحضرت صلعم کی بہت ہجو کی تھی اس لئے جب یہ خط بجیر کو ملا تو بجیر نے کعب کو اس کی خبر دی کہ آنحضرت نے ایک ہجو کرنیوالے کو قتل کروا دیا ہے لیکن اگر تم توبہ کروگے تو تمہاری خطا معاف ہو جاویگی۔ تب وہ ڈرا اور حضرت ابوبکر کے ساتھ بعد نماز صبح آنحضرت کی خدمت میں آیا اور اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے اپنے عمامہ سے ڈھاٹا باندھ لیا تھا۔ اسوقت حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ یہ ایک شخص اسلام پر بیعت چاہتا ہے آپ نے ہاتھ بڑھا دیا۔ تب اس نے اپنا ڈھاٹا کھولا اور کہا "ھذا مقام العائذ بک یا رسول اللہ

نا کعبؓ بن زہیر"۔ یہ سنکر انصار نے جو وہاں موجود تھے منہ بگاڑا اور مہاجرین اس کے مسلمان ہونیسے خوش ہوئے۔ آنحضرت صلعم نے اُس کو امن دیدی۔ اسوقت اُس نے فوراً یہ قصیدہ پڑھا۔ بانت سعاد ۔۔۔ الخ جب وہ ان اشعار پر پہنچا:۔

اِن الرسول لنور یستضاء بہٖ ۔۔۔ وصارم من سیوف اللہ مسلول

فی عصبۃ من قریش قال قائلھم ۔۔۔ ببطن مکۃ لما اسلموا زولوا

زالوا فما زال انکاس ولا کشف ۔۔۔ یوما اللقاء ولا سود معازیل

تو آنحضرت نے ان قریش کی طرف جو آپ کے قریب بیٹھے تھے دیکھا گویا کہ آپ ان کی تعریف سے خوش ہوئے اور ان کو ان اشعار کے سننے پر متوجہ فرمایا۔ لیکن جب یہ شعر پڑھا ۔

یمشون مشی الجمال الزھر یعصمھم ۔۔۔ ضرب اذا عرد السود التنابیل

تو انصار نے برا مانا اور یہ قریش کو بھی ناگوار ہوا اور انہوں نے کہا کہ تو نے ہماری تعریف نہکی جب انکی ہجو بیان کی ہے۔ اسپر اس نے انصار کی مدح میں یہ شعر پڑھے ۔

من سرہ شرف الحیاۃ فلا یزل ۔۔۔ فی مقنب من صالحی الانصار

الباذلین نفوسھم لنبیھم ۔۔۔ یوم الھیاج وسطوۃ الجبار

یتطھرون کانہ نسک لھم ۔۔۔ بدماء من علقوا من الکفار

اس وقت آنحضرت نے اپنی چادر مبارک انکو دی جسکو حضرت معاویہ نے اسکے بعد دو ہزار درہم میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جس کو خلفائے بنو امیہ عیدین پر اوڑھتے ہیں اسلئے یہ قصیدہ قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہے اور چونکہ اس کے شروع میں بانت سعاد بھی ہے۔ کعب ابن زہیر نے ۲۴ھ اور بعض روایت میں ہے کہ ۵۰ھ میں انتقال کیا۔

صفحہ ۱۳۶

# کعب بن زہیر

۱۔ سُعاد (نام معشوقہ) جدا ہو گئی اس لئے میرا دل آج شکستہ ہے محبت میں ذلیل ہے اس کے (چلے جانیکے) بعد رہا نہیں ہے (اور وہ) اسیر (عشق) ہے۔

۲۔ اور سُعاد جدائی کی صبح کو جب کہ کوچ کیا ہرن کی سی دلگداز آواز والی نیچی آنکھوں والی اور سرمگیں تھی۔

۳۔ وہ نازک کمر والی (جبکہ) سامنے آنے والی ہو اور بڑے سرین والی ہے (جبکہ) پیٹھ دکھانے والی ہو۔ اور اس کے طویل قد اور چھوٹے قد کی شکایت نہیں کیجاتی۔

۴۔ نمایاں کرتی ہے چمکدار دانت جبکہ وہ مسکراتی ہے۔ گویا کہ وہ شراب کا اوّل دَور اور دوسرا دَور پئے ہوئے ہیں (یعنی اس کے دانتوں پر)

بہت آب ہے)

۵۔ (وہ شراب) وادی کے موڑ کے سرد پانی میں ملائی گئی ہے (وہ پانی صاف ہے اور زمین پتھریلی (پر ہے) چاشت کیوقت اوسپر گذرا ہے اور شمالی ہوا اوسپر چلی ہے۔

۶۔ ہوائیں اس سے کوڑے کو ہٹاتی ہیں اور بھر دیا ہے اس پانی کو سفید پہاڑ نے رات کو چلنے والے بادلوں کے ذریعہ سے (یعنی بادل انکو چلکر پہاڑ پر پانی برساتے ہیں جس سے اس میں اضافہ ہوتا ہے)

۷۔ وہ عورت کسقدر اچھی ہے باعتبار دوستی کے اگر وہ پورا اپنے وعدہ کو اور اگر نصیحت (اسکے یہاں) مقبول ہو۔

۸۔ لیکن وہ معشوقہ (ایسی ہے کہ) اس کے خون میں ملایا گیا ہے ستانا، جھوٹ بولنا۔ خلاف وعدگی اور تبدیل یعنی تبدیل عاشق یعنی وہ اپنے عاشق بدلتی رہتی ہے (یا تبدیل مقام یعنی مقامات بدلتی رہی ہے)

صفحہ ۱۶۸ ۹۔ وہ ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتی جس میں کہ وہ ہے جسطرح کہ تغیر کرتے ہیں بھوت پریت (غول بیابانی) اپنے لباس میں ہیں۔

۱۰۔ وہ اس وعدہ کو جس کا اس نے اقرار کیا ہے قائم نہیں رکھتی جس طرح پانی چلنیوں میں نہیں رکتا۔ بمصداق شعر

قرار در کف آزردگان نگیرد مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

۱۱۔ اسلئے تجھکو وہ بات جسکا اُس نے امیدوار بنایا اور وعدہ کیا ہے دھوکہ میں نہ ڈالے کیونکہ امیدیں اور خواب گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

عرقوب کے وعدے اس کے لئے ضرب المثل ہو گئے (یعنی جھوٹے ہوتے ہیں) اور اُس کے وعدے ضرور جھوٹے ہوتے ہیں۔

۱۲۔ میں (اس امر کی) امید کرتا ہوں کہ اس کی محبت (مجھسے) قریب ہوتی اور لیکن میں اپنے نزدیک تیری محبت کے عطیہ کو نہیں خیال کرتا۔

۱۳۔ سُعاد ایسی زمین پر چلی گئی کہ وہاں نہیں پہنچ سکتا کوئی مگر شریف اور تیز رفتار اونٹنیاں۔

۱۴۔ اور وہاں ہرگز نہیں پہنچ سکتا (کوئی) مگر ناقہ کلاں جسمیں باوجود تکان سُرعت اور تیز روی ہے۔

۱۵۔ (اور وہ ناقہ کلاں ان اونٹنیوں میں سے ہے) کہ جب (وہ دوڑتی ہے تو) تو اسکے کان کے پیچھے کا حصہ پسینہ سے فوارہ مارتا ہے اور اس کا مقصود مٹے ہوئے نامعلوم نشانات ہیں یعنی وہ ایسے مقام کا ارادہ رکھتی ہے جو اوروں کے لئے نامعلوم ہیں۔

۱۶۔ اور وہ اونٹنی پوشیدہ راستوں کو سفید تنہا (وحشی) بیل کی آنکھوں کی طرح دیکھتی ہے۔ (اسوقت) جبکہ پتھریلی اور ریتلی زمین گرم ہوتی ہے۔

۱۷۔ اسکی گردن موٹی ہے اور اس کے رسی باندھنے کی جگہ (یعنی ہاتھ صفحہ

پاؤں) پر گوشت ہیں اپنی پیدائش میں اور اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے

۱۸- وہ موٹی گردن والی ہے۔ چوڑے رخسار والی ہے۔ مضبوط ہے اور مانند نر کے ہے اس کے پہلو میں چوڑائی ہے اور اس کی گردن مثل منار کے بلند ہے۔

۱۹- اور اسکی جلد کچھوے کی سی اور کمر کے دونوں کھلے ہوئے حصہ کو دبلی جونک اثر نہیں کرتی۔

۲۰- وہ مثل کنارہ کوہ کے ہے اور اس کا بھائی مثل اس کے باپ کے (شریف النسل ہے) اور وہ شریف النسل ہے اور اس کا چچا مثل اسکے ماموں کے (شریف النسل ہے) لمبی گردن والی اور تیز رفتار ہے

۲۱- اسپر جونک چلتی ہے پھر اونٹنی کی گردن اور سپاٹ کوکھ اسکو پھسلاتی ہے (یعنی اونٹنی کی گردن اور کوکھ اسقدر چکنی ہے کہ جونک اس پر ٹھیر نہیں سکتی)

۲۲- (وہ گویا) گورخر ہے جس کے پہلوں پر گوشت بنا یا گیا ہے اسکی کہنیاں سینہ سے الگ الگ ہیں۔

۲۳- گویا وہ حصہ جو اوس کے آنکھ اور گردن سے آگے بڑھا ہوا ہے (یعنی) اُس کی ناک جو اس کے جبڑے چٹان ہے۔

۲۴- وہ گچھے دار دُم کو مثل کھجور کی شاخ کے وتھن پر مارتی ہے جو دودھ دوہنے

کیوجہ خشک نہیں ہیں بلکہ اسوجہ سے کہ دودھ ہی نہیں دیتی۔

۲۵۔ دو ٹیڑھی ناک والی ہے اور دیکھنے والے کیلئے اسکے دونوں کانوں میں کھلی ہوئی شرافت ہے اور اسکے رخساروں میں نرمی ہے۔

۲۶۔ جلدی چلتی ہے اپنے دبلے خشک قدموں پر جو زمین کو قسم پورا کرنیکے لئے (یعنی براے نام) چھوتے ہیں (گویا وہ اسقدر جلد چلتی ہے کہ اسکے پاؤں زمین کو براے نام لگتے ہیں)

صفحہ ۱۴۰

۲۷۔ اعصاب گندم گون ہیں سنگریزوں کو متفرق کرتے ہیں نعلبندی انکو ٹیلے کی چوٹیوں پر (جانیسے) نہیں بچاتے (یعنی اسکے پاؤں خود اسقدر مضبوط ہیں کہ انکو نعلوں کی ضرورت نہیں ہے)

۲۸۔ گویا کہ اسکے دونوں ہاتھ کا چلنا (یعنی اسکے ہاتھ پاؤں آگے پیچھے پڑتے ہیں جیسے کہ ایسی عورت جو اپنے مردہ بچے نکو ماتم کرنے میں ہاتھ جلد جلد اٹھاتی ہے) جبکہ پسینہ آجاتا ہے اور سیراب جھاڑیوں کو ڈھکدیتا ہے (یعنی اسقدر سخت وقت ہے کہ شدید گرمی پڑ رہی ہے۔

۲۹۔ اس روز (جبکہ) گرگھٹ اس (سیراب) سے جل جاتے ہیں گویا کہ اس کے یعنی زمین کے کھلے ہوئے حصہ سورج سے ایسے گرم ہیں کہ گویا بھوبل میں بھنا ہوا ہے (گرگٹ گرمی کو پسند کرتا ہے لیکن اسقدر سخت گرمی ہے کہ وہ بھی اس گرمی سے بھن گیا ہے)

۳۰۔ ایسا دن ہے کہ زمین کی بلندی کو چمک کی آمیزش اور افتراق بلند کرتا ہے یعنی سراب کی چمک سے زمین ہلتی اور اوٹھتی معلوم ہوتی ہے۔

۳۱۔ اور (ایسا دن ہے کہ) ان کے حدی خواں لوگوں نے اپنی قوم کو کہا کہ قیلولہ کرو (اور اسوقت) خاکی رنگ کی ٹڈیاں سنگریزوں کو سوار ہوتی ہیں۔ (دوپہر کی سختی میں) (یعنی اسقدر گرمی ہے کہ سفر کرنا دشوار ہے اور ٹڈی باوجود گرمی پسند کرنیکے آرام پسند کرتی ہے۔ اسوقت بھی وہ اونٹنی سرعت کیساتھ چلتی ہے۔

۳۲۔ دوپہر کیوقت جبکہ نصف النہار ہو × (وہ اونٹنی اپنے ہاتھ پاؤں چلاتی ہے) متوسط العمر دراز عورت کے ہاتھ کی طرح جو کہ کھڑی ہو (ماتم کرنیکے لئے) اور اس کو جواب دے وہ عورت جس کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں یا جسکا بچہ مر گیا ہو۔

۳۳۔ نوحہ کرنیوالی ہے (وہ زن طویلہ) اس کی بازو یا کلائیاں نرم ہیں اور اس کو عقل نہیں ہے جبکہ اس کے پہلون بچے کی خبر مرگ موت کے خبر دینے والے نے دی

۳۴۔ اپنے ہاتھوں سے سینہ کو چاک کرتی ہے اور اس کا کرتہ پھٹا ہوا ہے گریبان سے اور پارہ پارہ ہے۔

۳۵۔ چغلخور اسکے یعنی سعاد کے دربار میں (یا ان کے اردگرد) دوڑتے ہیں۔ صفہ

اور ان کا قول (یہ ہے کہ) اے ابن ابی سلمیٰ تو ضرور قتل ہونے والا ہے (یعنی تو ضرور مارا جائیگا)

۳۶- اور اس دوست نے جس سے کہ میں اُمید رکھتا تھا کہ میں تجھے نہیں روکتا ہیں بیشک تجھسے علیحدہ ہوں (مطلب یہ ہے کہ میں بے بس ہوں تو اپنی محافظت جیسے چاہے کر)

۳۷- اسوقت میں نے کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ تمہارا باپ اور ہر وہ چیز جو خدائے رحمٰن نے مقدر (میں لکھدی ہے) وہ ہوگی۔

۳۸- ہر عورت کا بیٹا (یعنی ہر نوع انسان اگرچہ اسکی عمر دراز (بھی) ہو تو (وہ بھی) ایک دن جنازہ پر اٹھایا جائیگا (یعنی موت ہر شخص کو آ دے گی)

۳۹- میں (اس امر کی) خبر دیا گیا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھکو (قتل سے) دھمکایا ہے اور رسول اللہ کے نزدیک معافی قابل اُمید ہے۔ (یعنی معافی کی اُنسے امید کیجاتی ہے۔

۴۰- بیشک میں رسول اللہ کے پاس معذرت کرتا ہوا آیا ہوں اور رسول اللہ کے نزدیک عذر مقبول ہے۔

۴۱- چھوڑ دو مجھکو۔ ہدایت دے تمکو وہ ذات کہ جس نے تمہیں قرآن بطور عطیہ عطا کیا ہے جس میں وعظ اور نصائح ہیں۔

۴۲- سبب چغلخوروں کے اقوال پر مت پکڑو۔ میں نے گناہ نہیں کیا درانحالیکہ

میرے بارے میں اقوال کی کثرت ہے (یعنی اگرچہ اکثر لوگ مجھے ملزم قرار دیتے ہیں)

۴۳- البتہ کھڑا ہوں میں ایسے مقام پر کہ اگر وہاں ہاتھی (بھی) کھڑا ہو (اور جسکو میں دیکھتا اور سنتا ہوں اگر وہ (دیکھے اور) سنے (تو)

۴۴- ضرور کانپنے لگے مگر اسوقت کہ جب اللہ اجازت دے رسول اللہ کیطرف سے امن (دیکھا دے)

۴۵- یہاں تک میں نے اپنا داہنا ہاتھ رکھا ایسے بدلہ لینے والے کے ہاتھ میں کہ جسکا قول قول محکم ہے۔ میں اسکو (یعنی ہاتھ کو) نہ کھینچوں گا۔

۴۶- خدا کی قسم وہ (رسول اللہ) جب میں ان سے بات کروں تو میرے نزدیک زیادہ ہیبت ناک ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ بیشک تو دہجو کرنیکے لئے) ذمہ دار ہے اور سوال کیا گیا ہے۔

۴۷- (وہ زیادہ ہیبت ناک ہیں) شیر پوشیدہ سے جو شیران اسد سے ہے اور اس کا مقام وادی عثر ہے (کہ وہاں) جنگل در جنگل (واقع ہے)

۴۸- وہ صبح کو جاتا ہے اور دو شیر کے بچوں کو گوشت کہلاتا ہے کہ جنکی زندگی قوم کا وہ گوشت ہے جو خاک آلودہ پارہ پارہ ہو۔

۴۹- جب وہ (شیر) حملہ کرتا ہے (اپنے) مدمقابل کا تو جائز نہیں ہے اس کے نزدیک کہ چھوڑ دے مقابل کو مگر یہ کہ وہ مغلوب ہو۔

۵۰۔ اس سے وادی کے درندے دبلے ہو جاتے ہیں اور اسکے جنگل میں
پیادے نہیں چلتے۔

۵۱۔ اور اس (شیر کے) جنگل میں ہمیشہ کوئی نکوئی دلیر ہتیار گرا ہوا پوشیدہ
کپڑے والا کہا یا ہوا (پایا جاتا ہے) (مطلب یہ ہے کہ وہ شیر اسقدر قوی
ہے کہ ہمیشہ کسی نہ کسی دلیر کا شکار کرتا ہے اور اس دلیر کے اسوقت ہتیار
وغیرہ کچہہ کام نہیں دیتے۔

۵۲۔ بیشک رسول اللہ ایسا نور ہیں کہ ان سے روشنی حاصل کیجاتی ہے اور
وہ خدا تعالےٰ کے کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

۵۳۔ (اور وہ رسول) ایک ایسی جماعت قریش میں ہیں کہ ان کے کہنے والوں میں صفحہ ۱۴۲
سے ایک شخص نے کہا وادی مکہ میں جبکہ وہ اسلام لائے کہ چلو (یعنی
ہجرت کے لئے چلو)

۵۴۔ وہ لوگ چلے لیکن ضعیف اور بے ڈہال والے نہ چلے جنگ کے روز
اور نہ (وہ لوگ جو) کم سوا تھے اور بے ہتیار تھے (وہ بھی نہ روانہ
ہوئے شریف کیلئے)

۵۵۔ (وہ قریش) اونچی ناک والے ہیں (یعنی شریف) بہادر ہیں اور اُن کا
لباس جنگ میں زرہ کا کرتا ہے۔

۵۶۔ (وہ زرہ) سفید (چمکدار) ہیں پوری قد کی ہیں اور ان کی کڑیاں پیوستہ

ہیں گویا کہ وہ درخت قفعاء کی کڑیاں ہیں اور وہ مستحکم ہیں۔

۵۷۔ اور وہ (قریش) اسوقت جبکہ انکے نیزے (دوسری) قوم (مقابل) کو پہنچتے یا لگتے ہیں تو وہ خوش نہیں ہوتے اور جبکہ وہ مصیبت پہنچائے جاتے ہیں تو اسوقت وہ گھبرانے والے نہیں ہیں۔

۵۸۔ وہ (قریش) سفید اونٹوں کی سی چال چلتے ہیں اور انکو تلوار کا وار بچاتا ہے اسوقت جبکہ سیاہ قلیل القامت لوگ (مراد ہے انصار سے) بھاگ جاتے ہیں۔

۵۹۔ وہ نیزے کے زخموں کو اپنی گردنوں پر ہی لیتے ہیں اور وہ موت کی عوض سے پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں۔

# کتاب الحماسہ

## مؤلفہ امام الشعراء ابوتمام حبیب ابن اوس الطائی

## باب الشجاعت

(۱)

فند الزمانی نے جنگ بسوس کے بارے میں کہا

۱۔ ہمنے بنی ذہل سے درگزر کی اور ہمنے کہا کہ (آخر) یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں

۲۔ (ہمنے آرزو کی) کہ عنقریب زمانہ انکو (ویسا ہی) دوست بنا دیگا جیسے کہ وہ لڑائی سے پہلے تھے۔

۳۔ جبکہ لڑائی کھلم کھلا اور بے پردہ ہوگئی اور صرف ظلم ہی باقی رہا۔

۴۔ تو ہمنے ان سے ویسا ہی معاملہ کیا جیسا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا تھا (یعنی ان کو ان کے کئے کی پوری سزا دی دی)

۵۔ (ہمنے انکی سزا کے لئے) گرسنہ یا غضبناک شیر کی چال چلی (ویسا ہی ڈھنگ اختیار کیا)

۶۔ ایسی مار کے ساتھ کہ اس میں انکا سست اور ذلیل اور مطیع کرنا تھا۔

۷۔ اور نیزہ کے زور سے جو وہاں مشک کیطرح زور سے بہتا تھا جبکہ مشک بھری ہو۔

۸- اور بعض درگذر اور بردباری بوقت جہل (طرف ثانی کے) بردبار کو یقیناً ذلیل کردیتی ہے اور شر (یعنی لڑائی میں) پوری نجات ہوتی ہے۔ جبکہ کسی قسم کا احسان نجات نہیں دیتا۔

## (۵) ابو الغول طہوی نے کہا

۱- فدا ہو میری جان اور وہ جبکے میرے ہاتھ مالک ہوئے (یعنی میرا مال) شہسواروں پر جنہوں نے میرے خیالات اپنے حق اور معاملہ میں درست دکھا دیئے یا جن کے حق میں میرے خیالات درست تھے (یعنی جیسا کہ میں انکو بہادر خیال کرتا تھا وہ لوگ ویسی ہی دلیر نکلے)

صفحہ ۱۴۴

۲- (وہ ایسے) سوار ہیں کہ اپنی موتوں کے اسباب اور شدائد جنگ سے تنگ نہیں ہوتے جبکہ لڑائی کی چکی دفع کرنیوالے گھومتی ہے۔

۳- (وہ لوگ) نیکی کا بدلہ برائی نہیں دیتے اور سختی کے عوض میں نرمی نہیں کرتے۔

۴- اُن کی دلیری باطل نہیں ہوتی اگرچہ وہ متواتر لڑائی میں داخل ہوں۔

۵- انہوں نے ہی وقبی کی چراگاہوں کو (دشمنوں کے تصرف سے) بذریعہ اسی مار کے روکا جو متفرق موتوں کو جمع کرتی ہے۔

(یعنی مختلف لوگ مرتے اور اگر جنگ نہ ہوتی تو اور اسباب سے مرتے)

۶- لہذا اس ضرب نے ان سواروں سے دشمنوں کے جھگڑے کو دور کر دیا انہوں نے جنوں کا جنون سے علاج کیا (یعنی جہالت کا علاج جہالت سے کیا)

۷- اور (وہ لوگ) نہیں چراتے (اپنے اونٹ) نرم زمین میں جبکہ وہ فروکش ہوتے ہیں اور نہ زمین صلح میں (یعنی ہم عہد لوگوں کی زمین میں چراتے ہیں) (نرم اور خاموش زمین میں اونٹ چرانا بزدلی ہے) ٭

## اور جعفر ابن علبۃ الحارثی نے کہا

۱- اے افسوس جبکہ (ہمارے نقصان کی) ضعیف (یعنی بچے اور عورت) اور دشمن جمع تھے۔

۲- تب (دشمنوں نے) ہمسے کہا کہ (تمکو) دو (باتوں) میں سے ایک اختیار کرنا ضروری ہے یا تو تانے ہوئے نیزوں کی بھالیں کھاؤ (اور مرجاؤ) یا قید اختیار کرو۔

۳- ہمنے ان سے کہا کہ تمہارے حکم کا فیصلہ ایک ایسے حملہ کے بعد ہوگا جو (تمکو) پچھاڑ دیگا جس سے قیام کی طاقت نہ رہے (اس سے پہلے نا ممکن ہے)

صفحہ ۱۴۵

۴- اور ہم (یہ امر) نہیں جانتے کہ اگر ہم موت سے مٹے (تمسے نہ لڑے) تو ہماری کتنی عمر باقی ہے اور کسقدر زندگی ہے۔

۵- جبکہ ہم کسی جنگ میں جاتے ہیں جہاں لوگ تنگ آ گئے ہوں تو اسکو صیقل دار چمکتی ہوئی تلواریں جو ہمارے داہنے ہاتھوں میں ہیں وسیع کر دیتے ہیں۔

۶- بطحا سحبل کی لڑائی کے روز دشمنوں کے حصہ میں میری تلوار کی دہار آئی اور میرے حصہ میں قبضۂ شمشیر یعنی دشمن مقتول ہوئے۔

## (۲۱) اور جعفر ابن علبۃ الحارثی نے یہ بھی کہا ہے

۱- آفت انجام نامعلوم کو دفع نہیں کرتا مگر آزاد ماں کا بیٹا کہ شدائد موت کو اوّل دور سے دیکھتا ہے اور پھر اس میں گھس جاتا ہے۔

۲- ہم اپنی تلواروں کو دشمنوں کے حصہ میں بری طرح تقسیم کرتے ہیں۔ لہذا ہمارے حصہ میں قبضۂ شمشیر اور ان کے حصہ میں دہار ہوتی ہے۔

## (۲۲) اور انہوں نے مکہ میں قید ہو کر یہ بھی کہا

۱- میرا دوست یمنی سواروں کیساتھ جا رہا ہے اور میرا جسم مکہ میں مقید ہے (یعنی نہ اب میں اس کو روک سکتا ہوں نہ اس کے ساتھ جا سکتا ہوں اور جسم میرا اسکے ساتھ مقید ہے یعنی دل اسکے ساتھ ہے)۔

۲- (محبوبہ کے آنیکا) مجھکو تعجب ہے اور کیونکر میرے پاس آئے درانحالیکہ

قید خانہ کا دروازہ مجھپر بند ہے (یہاں محبوبہ کا آنا باعتبار خیال کے ہے)

۳۔ (محبوبہ بصورت خیال میں) آئی اور (مجھکو) سلام کیا پھر کھڑی ہوئی اور مجھکو رخصت کیا پھر جب وہ چلی تو قریب تھا کہ میری جان نکل جاوے۔

۴۔ یہ گمان مت کرنا کہ میں تمہارے (فراق کے) بعد عاجز ہو گیا ہوں اور نہ یہ کہ موت سے ڈرتا ہوں۔

۵۔ اور نہ یہ (گمان کرنا) کہ میں تمہاری (یعنی بنی عقیل کی) دھمکیوں سے ڈر گیا ہوں اور نہ یہ بات ہے کہ میں بیڑی میں چلنے سے تنگ آگیا ہوں

۶۔ لیکن میری محبت کا سوز ایسا لاحق ہو گیا جیسا کہ جب میں اپنے آپ کو آزاد پاتا تھا۔

## اور سعد ابن ناشب نے کہا

**نوٹ:۔** یہ مسلمان شاعر ہیں انہوں نے ایک شخص کو مار ڈالا تو بلال ابن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ اشعری ان سے خون بہا لینے کو کھڑے ہوئے لیکن نہ لے سکے البتہ ان کا بصرے میں گھر منہدم کر دیا۔ اسوقت کہا کہ

۱۔ عنقریب دور کر دوں گا اپنے گھر سے گرانیکی عار کو تلوار سے پھر تقدیر الٰہی مجھپر جو چاہے وہ لاوے (یعنی مجھے اسکے انجام کی کچھ پرواہ نہیں ہے ھٰسے چہار داباد)

۲- اور میں اپنے گھر کے معاملہ کو بھول جاؤں گا اور اس کے گرا دینے کو اپنی آبرو کیلئے اور برائیوں کا منع کرنیوالا سمجھوں گا (برائیوں سے مراد قید ہو جانا اور گرفتار ہو کر مقتول ہونا ہے)

۳- میری آنکھ میں میرا موروثی مال کم قدر معلوم ہوتا ہے جبکہ میرا ہاتھ اُسکے پانیکے لئے جس کا میں طالب ہوں ملے یعنی جبکہ مجھکو اپنے مطلوب پر دسترس ہو جاوے۔

۴- تو اگر تمنے میرے گھر کو عہد شکنی کر کے گرا دیا تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک کریم کا گھر تھا جو انجاموں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔

۵- وہ کریم ہمیشہ سختیوں میں رہنے والا ہے جبکہ وہ امر خوفناک کا قصد کرتا ہے تو کسی دوست آشنا کی مدد نہیں چاہتا ہے (سختیوں میں رہنے سے یہ مطلب ہے کہ وہ مصائب جھیلے ہوئے ہے یا اسکے صدمات ہمیشہ دشمنوں پر نازل رہتے ہیں۔

۶- جبکہ وہ کسی امر کا قصد کرتا ہے تو وہ روکا نہیں جاتا (یعنی اس کو کوئی روک نہیں سکتا) اور جو کام کرتا ہے بے خوف یعنی اطمینان سے کرتا۔

۷- تو اے لوگو التعجب کرو خاندان رزم سے انہوں نے مجھکو تربیت دی جبکہ میں انکے پیش روی کرنیوالا اور لشکروں میں گھسکر موت کیطرف جانیوالا ہوں۔

۸- جبکہ وہ (کسی امر کا) قصد کرتا ہے تو اپنا مقصد پیش نظر رکھتا ہے اور

انجاموں کے ذکر سے پہلو پھیر لیتا ہے (یعنی انجام کی کچھ پرواہ نہیں کرتا

۹- اور وہ اپنی رائے اور امر میں سوائے اپنے اور کسی سے صلاح نہیں لیت
اور سوائے قبضہ اپنی شمشیر کے کسی کو دوست بنانا پسند نہیں کرتا۔

## اور تابط شرا نے کہا اور وہ ثابت ابن جابر ابن سفیان ہے

۱- جب سختی کے وقت انسان کوئی حیلہ و تدبیر نہیں کرتا تو وہ اپنی جان کا رت
کھوتا ہے اور تکلیف اٹھاتا ہے گو بھاگ چلے۔

۲- مگر ہوشیار آدمی وہ ہے کہ بوقت نزول مصیبت اپنی سبیل دیکھ لیتا ہے۔

۳- تو وہ شخص تجربہ کار ہے اور جب تک حیات ہے تدبیر کرتا ہے جب اسکی
ایک راہ بند ہو جاویگی تو دوسری راہ کھل جاتی ہے (یعنی اگر ایک تدبیر
بن نہیں آتی تو وہ دوسری تدبیر کرلیتا ہے بہر حال کبھی جاجز اور درماندہ
نہیں ہوتا)

۴- میں نے بنی طیان سے کہا۔ جبکہ میرا شکیزہ خالی ہو گیا (یعنی میں نے
تھید گرادی) اور میرا دن تنگ اور عریاں تھا۔

۵- اور وہ دو امر ہیں یا تو قید کرنا اور پھر بڑے احسان چھوڑ دینا اور
یا قتل ہے اور یہ قتل آزاد مرد کے لئے قید سے بہتر ہے۔

۶- اور ایک اور (امر ہے سوائے ان دو امور متذکرہ بالا کے) جس کو

سوچتا ہوں اور اگر میں اس کو اختیار کروں تو وہ بیشک حزم اور احتیاط ہے

۷- لہذا میں نے اُس (دوسرے امر کے لئے) اپنا سینہ بچھا دیا تو صاف چٹان سے پرگوشت سینہ اور باریک کمر پھسل گئے۔

(خلاصہ یہ ہے کہ جب دشمنوں نے امن نہ دیا تو میں اس غار سے پہاڑ کی دوسری جانب جوان لوگوں سے تین رات کی راہ کے فاصلہ پر تھا اس مشکیزہ کی مدد سے جو سینہ پر باندھ لیتا تھا اور شہد بہانے کے ذریعہ سے جس سے پتھر زیادہ صاف ہوگیا تھا پھسل گیا اور مجھکو کچھہ خراش اور اذیت نہوئی -

۸- لہذا میرا سینہ زمین پر پہنچ گیا ایسے حال میں کہ پتھر نے بہ سبب اپنی صفائی اور شہد کے میرے سینہ میں کچھہ خراش نہیں کیا تھا اور موت متاسفانہ اور حقارت سے مجھکو دیکھتی تھی (یعنی موت میرے صحیح سالم نکلجانے اور اپنے ناکامیاب رہنے پر افسوس کرتی تھی کہ ہائے یہ شخص باوجود موجودگی اسباب موت کے کیوں بغیر نقصان اٹھائے ہوئے نکل گیا)

۹- لہذا میں قبیلہ بنی فہم میں واپس آگیا درانحالیکہ بہ سبب موجودگی سامان ہلاکت کے مجھکو امید اپنے واپس آنے کی نہ تھی اور بنی ہذیل کی طرح کتنوں کو میں نے چھوڑا افسوس سے شکار تے -

# اور تابط شرا نے کہا

۱۔ میں بیشک اپنی تعریف ہدیہ کروں گا اور اپنے بچّے چچا کے بیٹے شمسی ابن مالک کے پاس لے جاؤں گا اسلئے کہ وہ اس کا سزاوار ہے۔

۲۔ میں اپنی تعریف سے اوس کا پہلو برادری کے مجمع میں بلاؤں گا یعنی اوس کو خوش کروں گا۔ جیساکہ اس نے مجھکو اچھے جیّد اراک کے پتہ کہانیوالے اونٹ دیکر خوش کیا ہے۔

۳۔ سبب کمال استقلال کسی دشوار امر کی جو پیش آوے شکایت نہیں کرتا ہے اور اس کے ارادے بہت اور سفر اور راستے ہیں۔

۴۔ وہ دن کو جنگل بے آب وگاہ میں ہوتا ہے اور شام کو تنہا دوسرے جنگل میں اور امور خوفناک کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے وہ سفر کا عادی تیزروی میں ضرب المثل اور خطرات میں بسرعت جانیوالا ہے۔

۵۔ وہ پیاسے تیز دوڑنے کے سبب جس جگہہ سے قصد کرتا ہے ہوا کے اگلے حصّہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

۶۔ جبکہ اونگہہ اسکی آنکھیں سی دیتی ہے تو اس کا محافظ بہادر ہوشیار مرد کا دل ہو رہتا ہے (مرد سے مراد ذات ممدوح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل بیدار رہتا ہے۔

۷۔ اور اپنی آنکھ کو دلکا نگراں بناتا ہے جبکہ خون چسپیدہ تلوار کی دھار کھینچتے ہیں۔

۸۔ جبکہ ممدوح اس تلوار کو اپنے ہمسر کی ہڈیوں میں ہلاتا ہے تو ابوات کے دانت ہنسنے والے آتے ہیں (یعنی ممدوح کی تلوار سے دشمن مارا جاتا ہے اور موتیں اپنی کامیابی کی وجہ سے ہنسنے لگتی ہیں۔

۹۔ وہ شخص وحشت کو دلی دوست سمجھتا ہے اور وہاں راہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے (یعنی راہ کو ایسا جانتا ہے جیسے کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ وہ راستوں سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے۔

## ۱۵ قطری ابن الصجا نے کہا

۱۔ میں نے اپنے نفس سے کہا جبکہ بہادروں کے خوف سے پریشان ہوگیا کہ موت سے مت ڈر۔

۲۔ اور یہ اس لئے کہ اگر تو ایک روز کی زندگی اپنے معین وقت سے زیادہ مانگے تو تیرا کہا نہ مانا جائیگا۔

۳۔ لہذا تو موت کے جولانگاہ میں خوب صبر کر کیونکہ حصول دوام بقا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

۴۔ اور حیات کا لباس شرف کا لباس نہیں ہے (اگر ایسا ہوتا) بزدل کمینہ دل السے نہیں اتار لیا جاتا۔ (یعنی زندہ رہنا اگر باعث شرف ہوتا تو یہ شرف ذلیل بزدل کو نہ دیا جاتا۔)

۵۔ ہر زندہ کو موت کی راہ طے کرنی ہے کیونکہ موت سب زمین کے رہنے والوں کو اپنی طرف بلاتی ہے۔

۶۔ اور جو لڑائی میں نہیں مرے گا آخر بوڑھا اور زندگی سے تنگ دل ہو گا اور موت اس کو فنا اور ہلاکی کے سپرد کر دیگی (یعنی مناسب ہے کہ انسان چلتے ہاتھ پاؤں لڑائی میں مارا جاوے اور بستر پر گل سڑ کر نہ مرے)

۷۔ مرد کے لئے کوئی بھلائی جینے میں نہیں ہے جبکہ وہ نکمے اسباب کی طرح سمجھا جائے۔

(۱۰)

## اولاد قیس ابن ثعلبہ کے بعض نے کہا

۱۔ اے سلمیٰ ہم تجھکو سلام کرتے ہیں یا حیاک اللہ کہتے ہیں تو بھی ہمکو سلام اور تحیۃ کر اور اگر شریف لوگوں کو شراب پلائے تو ہمکو بھی پلا کیونکہ ہم بھی ایسے ہی ہیں۔

۲۔ اور اگر تو کسی روز لڑائی یا سخاوت کیلئے اچھے لوگوں کے سرداروں کو بلاوے تو ہمکو بھی بلا کیونکہ ہم بھی انہیں میں سے ہیں۔

۳- ہم بیشک اولاد نہشل سے ہیں ان سے دوسرا باپ نہیں بدلتے اور نہ وہ ہمکو اوروں کے بیٹوں کے بدلے بیچتا ہے (یعنی ہم اسکے باپ ہونیسے راضی ہیں اور وہ ہمارے بیٹے ہونیسے کیونکہ ایک دوسروں کے لئے باعث فخر ہے)

۴- اگر لوگ کسی امر خیر کی طرف پہلے پہنچنا چاہیں تو اوّل اور دویم گھوڑے ہمارے ہونگے اور پیچھے اور لوگوں کے (یعنی امور خیر میں ہمسے کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا) (زمانہ سابق میں عرب میں یہ دستور تھا کہ ساتویں گھوڑے تک تو حصّہ دیتے تھے اور باقی محروم رہتے تھے)۔

۵- اور کوئی ہمارا سردار نہیں مرتا مگر ہم دودھ چھوڑا کر کوئی لڑکا اپنا سردار بنا لیتے ہیں (یعنی ہمارا طفل شیرخوار لیاقت سیادت کی رکھتا ہے جوانوں اور بوڑھوں کی لیاقت کا کیا کہنا)

۶- بیشک ہم لڑائی میں اپنی جانیں سستی کردیتے ہیں اور اگر ان کو کوئی ہمسے ایام صلح میں خریدنا چاہے تو وہ گراں قیمت ہوتی ہیں (یعنی ہم لڑائی میں اپنی جانوں کی کچھہ قدر نہیں کرتے اور خوفناک معرکوں میں جھٹ ڈالدیتے ہیں اور ایام صلح میں عزیز و مکرم ہوتے ہیں کسی کا مقدور نہیں ہے کہ وہ ہماری جانوں کے لے نے کا ارادہ کرے)۔

۷- ہمارے سر بہ سبب استعمال مشک کے یا یہ باعث کثرت استعمال خود کے

اور بالوں کے اڑجانیکے سفید ہیں اور ہماری دیگیں مہمانوں کے لئے جوش کہا رہی ہیں اور ہم اپنے ہاتھوں کے زخموں کا جو دشمنوں کے لگے ہیں اپنے اموال سے علاج کرتے ہیں (یعنی دشمنوں کے قتل کے بعد صلح دیت دیتے ہیں کوئی ہمسے قصاص اور بدلہ نہیں لے سکتا)

۸- میں ایسے باہمت لوگوں میں سے ہوں کہ اسنکے بڑوں کو بہادروں کے اس کہنے نے فنا کر دیا کہ کہاں ہیں حسب اور حمیت کی حمایت کرنیوالے اور یہ قول بہادروں کا بایں طلب اپنی حمایت کے تہا یا بطور طنز اور تعریض کے بہر حال اُس کے بڑے یہ بات سُنکر رہ نہ سکے اور دشمنوں کو مارا اور خود بھی مارے گئے۔

۹- اگر ہزار مردوں میں سے ہم میں کا ایک ہو اور وہ پکارے جاویں کہ کون اچھا سوار ہے تو وہ ایک یہی سمجھیگا کہ وہ مجھے ہی ارادہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ میں کامل سوار ہوں۔

۱۰- جبکہ بہادر لوگ تلوار کی دہار کے خوف سے ایک طرف ہو جاتی ہیں اور کنارہ کرتے ہیں تو ہم اپنی تلوارین اپنے لمبے ہاتھوں میں لیکر دشمنوں کو قتل کرتے ہیں۔ توقف نہیں کرتے۔

۱۱- باوجود شدت مصیبت کے تو انکو رونے والوں کیسا تہہ مردوں پر صفحہ ۱۲ روتا ہوا نہ دیکھے گا۔

۱۲۔ اور ہم بسا اوقات لڑائی اختیار کرتے ہیں لہذا ہمسے لڑائی گویا اسکے خوف کو دور کر دیتے ہیں حفاظت حسب اور تلواریں جو ہمسے موافق ہیں (یعنی ہمارے حسب دلخواہ کاٹتے ہیں)

# الشمبذر الحارثی نے کہا

۱۔ اے ہمارے چچازاد بھائیو! اپنے فخریا مطلق اشعار بعد اسکے کہ تم نے صحرائے عمیر میں اپنے اشعار یا اپنے اشعاروں کو دفن کر دیا۔ کہنا چھوڑ دو کیونکہ تم وہاں سے بھاگ گئے تو اب کیا موقع فخر کا رہا۔

۲۔ ہم اُس شخص کی مانند نہیں ہیں جسکو تم چھپ کر مارتے تھے تاکہ ہم تمہارا ظلم سمجھا دیں یا اپنے فیصلہ کے لئے کسی کو حاکم بنا دیں بلکہ ہم اپنا فیصلہ آپ کر لیتے ہیں۔

۳۔ لیکن تلوار کا فیصلہ تکلوگوں میں ڈالا گیا ہے لہذا جب تلوار راضی ہوجاویگی تو ہم بھی راضی ہو جاوینگے۔

۴۔ اے ہمارے چچا کے بیٹو ہمکو وہ معاملہ جو لڑائی نے پیش کیا ہے بڑا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حد سے بڑھا ہوا ہے اور قابل عفو نہیں کاش یہ معاملہ حد سے قریب ہوتا کہ جسمیں عفو کی گنجائش ہوتی (یہاں معاملہ سے قتل برادر شاعر مراد ہے)

۵- اگر تم یہ کہو کہ تم نے ہم پر ابتداءً ظلم کیا تو یہ تو نہیں ہاں ہم نے تم سے اپنے قرض کا سخت تقاضہ کیا اور بدلا لیا اور تقاضائے قرض خواہ ظلم نہیں کہلاتا

## (۱۷) اور عمر ابن معدیکرب زبیدی نے کہا

صد ۳

۱- اور جبکہ میں نے گھوڑوں کو مڑتا دیکھا اور ان کی ڈھیلی لگام گویا چھوٹی نہریں ہیں جو کھیتوں میں چھوڑی گئیں اور پھیل گئی ہیں۔

(یعنی جب سواروں کو میدان جنگ میں بھاگتے میں نے دیکھا)

۲- لہذا میری طبیعت اول مرتبہ گھبرائی پھر لوٹائی گئی اور دبائی گئی اس چیز پر جسکو ناپسند کرتے تھے یعنی لڑائی پر لہذا وہ جم گئی۔

۳- جبکہ میں گھوڑوں کے حملہ کیوقت نیزہ بازی نکروں تو میرا نفس کیونکر آپ کو اچھا نیزہ باز شمار کر سکتا ہے۔

۴- اللہ تعالٰے بنی جرم کو تباہ کرے اور ان پر لعنت کرے جبکہ آفتاب نکلے میں انکو اسوقت جبکہ انکے منہ کتوں کے سے ہیں برا کہتا ہوں جو ایک دوسرے پر حملہ کرے اور لڑائی کیلئے تیار رہوں (اس حالت میں کتوں کی شکل نہایت بدنما ہوتی ہے)

۵- لہذا بنی جرم اپنے رشتہ دار ابن بنی نہد سے نہ لڑ سکے بلکہ لڑائی کیوقت وہ بھاگ گئے اور متفرق ہو گئے۔

۶۔ گویا میں نیزوں کا نشانہ بن گیا جبکہ بنی جرم بھاگ گئے اور اُن کی طرف سے لڑتا رہا۔

۷۔ اگر میری قوم کے نیزے مجھکو بلواتے تو میں بولتا لیکن انہوں نے مجھکو خاموش کر دیا (یعنی اگر میری قوم نہ بھاگتی تو میں فخریہ اشعار کہتا لیکن اب بولنے کا موقع نہ رہا)

## اور انیف ابن زبان النفانی نے جو خاندان طے سے تھا کہا

۱۔ اے قبیلہ بنی اسد ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف اور مالک کے ایسے لشکر جمع کئے ہیں جن کا عذاب دو غلوں کو ہلاک کریگا۔

۲۔ ان لشکروں کا آخر مقامات رمل۔ وحزن ولوی میں ہے اور اوّل لشکر عدلیس سے بڑھ گیا ہے۔

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے یعنی انکے آگے پیادوں کا ایک گروہ ہے کہ ان کے بہر دشمنوں کے دلوں کے بیچوں بیچ لگنے کے لئے اندازہ کئے گئے ہیں یعنی طے شدہ ہیں۔

انکو ذلیل اور مظلوم ہونے کی اس وجہ سے شناخت نہیں کہ وہ ایک کثیر العیال عورت کی اولاد ہیں (یعنی وہ بڑے قبیلہ اور گروہ کے لوگ ہیں ان پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا)۔

۵- اور جبکہ ہم عین کوہ حائل کے نیچے پہنچے جس جگہ اسکی طلح اور سیال درخت باہم ملگئے ہیں۔

۶- جبکہ ہم مقام مذکور پر فریاد رسی کیلئے پہنچے تو انہوں نے بنی نزار کو پکارا اور ہمنے بنی طے کو اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہمارا بڑہنا مثل بڑہنے شیران شری کے تہا اور ہمارا قیام مثل ان کے قیام تھا یا انکا بڑہنا ہمارے بڑہنے کے مانند تہا اور انکا قیام مثل ہمارے قیام کو (شری ایک جنگل ہے جہاں کے شیر مشہور ہیں)

۷- تو جب ہمارا اور انکا مقابلہ ہوا تو اس عورت کے لئے جو ہمارا حال خوب تحقیق کرنا چاہتی تھی تلوار نے ہماری بہادری اور جفاکشی کی کیفیت صاف صاف بیان کردی۔

۸ اور جب وہ لوگ نیزے لیکر پاس آئے تو ہمارے نیزوں کے بھالوں نے انکا اسقدر خون پیا کہ انکے یعنی نیزوں کے سینہ سیراب ہوگئے اور انکی پیاسوں نے دوبارہ پیاس بجھائی۔

۹- اور جبکہ ہمنے تلواروں کو مثل لاٹھیوں کے پکڑا اور دودستی مارنے لگے تو ان وسائل اور واسطوں کی رسیاں جو بحالت صلح تھیں کٹ گئیں (یہ اسواسطے بیان کیا ہے کہ بنی اسد شروع میں ان سے ہم عہد تھے لیکن بعد کو پھر گئے)

۱۰۔ تو بنی اسد ایسی حالت میں بھاگے کہ ملیے اور میانہ قد کے نیزوں ۔۔
۱۰۔ قابو میں تھے ۔(یعنی ہم ان کو مارتے جاتے تھے)۔

## اور عمر ابن معدیکرب نے کہا

۳۵۱ (۱۴)

۱۔ یہ جان لو کہ انسان کی خوبصورتی چادر سے نہیں ہے اگرچہ تو دھاری دار چادر اڑھا دیا جائے۔
۲۔ آدمی کی خوبصورتی اچھی ذات اور نیک صفات ہیں جو انسان کو بزرگ کر دیتی ہیں اگرچہ اس کا لباس کمینہ ہو۔
۳۔ میں نے مصائب زمانہ کیلئے چوڑی زرہ اور موٹے گھوڑے طیار کئے ہیں۔
۴۔ میں نے تن اور گھوڑا اتیار کیا اور جوھردار تلوار جو خود اور زرہ کاٹتی تھی۔
۵۔ اور میں نے جان لیا کہ اس روز بنی کعب اور بنی مہذب سے لڑونگا۔
۶۔ وہ ایسی قوم ہے کہ جب مسلح ہوتی ہے اور چہین کرتہ پر لوہے کی زرہ پہنتی ہے تو چیتے کے مشابہ ہو جاتی ہے۔
۷۔ ہر شخص لڑائی کے روز وہ ہی لے جاتا ہے جو تیار کرتا ہے۔
۸۔ جب کہ میں نے اپنی قوم کی عورتوں کو دیکھا کہ زیادہ تیز دوڑنے سے

سخت زمین پر اثر ڈالتی ہیں۔

۹۔ اور میری محبوبائیں مثل آسمان کی بدر کے جبکہ وہ خوب ظاہر ہو نمایاں ہوئی۔

۱۰۔ اور اسکی خوبیاں جو بہ سبب حجاب کے پوشیدہ تھیں ظاہر ہوئیں اور معاملہ سخت دشوار ہو گیا۔

۱۱۔ تو میں انکے سردار سے لڑا اور میں نے اسکی لڑائی سے بچنے کا چارہ دیکھا

۱۲۔ وہ لوگ میرے قتل کو مثل منت کے لازم جانتے ہیں اور میرا یہ ارادہ ہے کہ ان کے سردار سے ملوں تو اس پر سخت حملہ کروں۔

۱۳۔ میرے بہت سے نیک بھائی تھے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کو لحد میں رکھدیا ہے۔

۱۴۔ میں نے ان پر نہ تھوڑی بے صبری کی اور نہ بہت اور نہ میرا رونا کسی چیز کو روکتا۔

۱۵۔ میں نے اس کو کفن کے کپڑے پہنائے اور میں یوم پیدائش سے سخت اور بہادر ہوں

۱۶۔ میں بہادران سابق و مشہور کا سا کام دیتا ہوں اور میں دشمنوں کے کے لئے کافی شمار کیا جاتا ہوں یا میں دشمنوں کے لئے گھڑیاں گن رہا ہوں

۱۷۔ وہ لوگ جنکو میں دوست رکھتا ہوں چلے گئے اور میں مثل تلوار کے تنہا رہ گیا

(یعنی جس طرح ایک میان میں صرف ایک تلوار آسکتی ہے اور وہ تنہا رہتی ہے)

صفحہ ۱۵۶ (۱۵)

## اور قیس ابن الخطیم نے کہا

۱- میں نے ابن عبدالقیس کے بدلہ لینے والے کی مانند برچھا مارا کہ پار ہوگیا اگر خون نہ نکلتا ہوتا تو اس کا سوراخ اس زخم کو بخوبی روشن دکھلاتا (یعنی وہ صاف آر پار معلوم ہوتا)۔

۲- میں نے اس کے زخم کو جانچ کر اور سنبھال کر مارا اور اس کا شگاف میں نے اس قدر چوڑا کر دیا کہ کھڑا ہونیوالا اسکے آگے سے اسکے پیچھے کا حال معلوم کر سکے۔

۳- مجھکو یہ امر دشوار نہیں ہے کہ زخم بہ سبب گہرائی اور وسعت اور خباثت کے علاج کرنیوالی عورت کی آنکھوں کو اسکے دیکھنے سے لوٹا دے جبکہ زخم کا حق قابل تعریف ادا کروں (یعنی میرے لئے اس قدر چوڑا اور مہیب زخم لگانا دشوار نہیں جس کو جراح بھی بہ سبب ہیبت کے نہ دیکھ سکے)

۴- اور اس زخم کے لگانیمیں خداش جو ابن عمرو ابن عامر ہے اسنے میری مدد کی اور اسنے میرے باپ کا حق احسان جو اسپر تھا ادا کر دیا اور لوٹا دیا

۵- اور میں ایسا شخص ہوں کہ مدۃ العمر اپنی نیت کو بُرائی اور اعتراض

نہیں سنتا مگر اس کے عار اور ننگ کو دور کر دیتا ہوں۔

(یہ اسواسطے کہا کہ قیس نے کسی شخص کو دھمکایا تھا اسپر اس نے کہا کہ اگر تو بڑا بہادر ہے تو اپنے باپ دادوں کے قاتلوں سے کیوں عوض نہیں لیتا)

۶۔ اور یہ اس لئے ہے کہ بیشک میں سخت لڑائی میں سب سے بڑا رہتا ہوں اور اپنی زندگی نہیں چاہتا ہوں۔

۷۔ جبکہ صبح کو میں چار جام شراب پی لیتا ہوں تو میرا تہمد زمین پر نشان کرتا چلتا ہے (نشہ میں مخمور ہو کر تبختر انہ چلتا ہوں) اور ڈول کیسا تھ رسی بھی لگا دیتا ہوں سخاوت میں۔

۸۔ جبکہ یہ موت (جو پیش نظر ہے) آویگی تو میرے دل کا کوئی مطلب ایسا نہ پایا جائیگا جس کو میں نے بخوبی پورا نہ کر لیا ہو۔ (یعنی مری کوئی تمنا باقی نہ رہے گی)

۹۔ میں نے اپنے دادے عدی اور اپنے باپ خطیم کا دشمنوں سے بدلہ لیا اور جن بزرگوں کا میں قایم مقام ہوا ہوں میں نے ان کی رعایت اور حق کو ضائع نہیں کیا۔ صفحہ ۵۵

## اور طرماح ابن حکیم نے کہا

بیشک مجھکو اپنی جان کا زیان دوست بنا دیا اس امر نے کہ ہر ایک

بے ہنر اور برا اور ناقص آدمی میرا دشمن ہے (یعنی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میں اچھا ہوں)

۲- (اور اس امر نے مجھکو اپنا دوست بنا دیا) کہ میں کمینوں کے نزدیک کمبخت ہوں اور تو صرف نیک خصلت والوں کو ان کے نزدیک کمبخت دیکھے گا۔

۳- جبکہ وہ بے ہنر یا کمینہ مجھکو دیکھتا تو مجھ سے کنارہ کرجاتا ہے اور آنکھ پھیر لیتا ہے مثل جاننے والے کے جو بتکلف انجان بنتا ہو۔

۴- میں نے اسپر زمین کو تنگ کردیا اسقدر کہ وہ باوجود وسعت کے اسکی آنکھوں میں ایسی تنگ ہوگئی جیسا کہ صیاد کا گول گڈھا جسپر وہ جال بچھاتا ہے۔

۵- کیا ہر شخص جس نے اپنے باپ کو فضائل میں کوتاہ پایا متقدمین اہل محامد کا دشمن ہوگا ؟ (یعنی ایسا نہونا چاہیئے)

۶- جبکہ اسکے باپ کی کارگذاری کا ذکر ہو تو بھنچ جاوے اور شرمندہ ہوجاوے کیونکہ وہ قابل قدر دانی نہیں ہوتے اور باوجود اسکے اہل فضائل کے برا کہنے میں نہیں شرماتا۔

۷- کوئی گھر بلند قدر نہیں گنا جاتا اور نہ اسکے رہنے والے عزت دار ہوتے مگر بذریعہ سواروں اور نیزوں کے۔

صفحہ ۱۵۸

# اور مسور ابن زیاد الحارثی نے کہا

۱۔ کیا اس شخص کے بعد جو ظاہر ہے کہ کوہکب میں مدفون ہے مٹی اور سخت پتھر دار قبر کا مرہون ہے ۔

۲۔ کیا میں اس شخص پر جس نے مجھے ستایا ہے (باپ کو قتل کیا ہے) رحم باد دلایا جاؤں گا میرا رحم یہ ہے کہ میں قصاص لینے میں کوشش کرنیوالا غیر مقصر ہوں ۔

۳۔ اگر میں اپنا قصاص (یعنی بدلہ) آج یا کل (یعنی جلد سے جلد) نہ لے لوں ۔ اے چچازاد بھائیو! تو زمانہ دراز ہے (یعنی جب کبھی موقع ملیگا میں بدلہ لے لونگا)

۴۔ اگر میں قاتل کے جلد ضرب نہ ماروں یا جلد نہ مارا جاؤں تو میری قوم لڑائی کے دن مجھکو (فریادرسی کیلئے) نہ بلاوے (یعنی میں زندہ ہی نہ رہوں)

۵۔ تمنے ہمپر (یعنی میرے باپ پر) لڑائی کے سینہ کو ایکمرتبہ رکھدیا (یعنی ہلاک کیا) لہذا ہم بھی اسکے سینہ کو تمہارے اوپر رکھیں گے (یعنی جیسا تمنے کیا ہے ہم بھی ویسا ہی کرینگے ۔

۶۔ (وہ لوگ جن کے) کسی اپنا یا بھائی پر اس طرح کی مصیبت نہیں پہنچی مجھکو

کہتے ہیں کہ مال کی طرف متوجہ ہو کہ تجھکو دیت دیجا وے۔

۷۔ (وہ مقتول) ایک کریم شخص ہے جسکو بہت سے بھیڑیئے آچپٹے اور اس نے (ان کے دفع کی کوئی تدبیر) نہ جانی یہاں تک کہ وہ ہر راہ سے آ گئے۔

۸۔ میں نے ابو اردی کو یاد کیا اور آنسوؤں کو بہایا جو بند ہونا چاہتے تھے۔

## اور البعیث ابن حریث نے کہا

صفحہ ۶۵۹

۱۔ میرے پاس ام سلسبیل کی خیالی صورت آئی اور حال یہ ہے کہ اس کے درمیان ایک ماہ کا سفر تیز رو سواری کیلئے ہے۔

۲۔ لہذا میں نے اس (خیال سے) کہا کہ تو اپنوں میں اچھی زمین میں اور وسیع مکان میں آیا اور اس نے بھی خوش ہو کر ایسا ہی کہا۔

۳۔ خدا کی پناہ ہے اس سے کہ وہ محبوبہ مثل آہو کے ہو اور وہ نہ تصویر بابت ہے اور نہ خوبصورت نیل گاؤ۔ (یعنی مری محبوبہ ان سب سے زیادہ خوبصورت ہے)

۴۔ لیکن وہ (محبوبہ) کمال حسن میں سب حسینوں سے بڑھ گئی اور خوشبو میں سب خوشبو داروں سے (فوقیت لے گئی)

۵۔ جبکہ میری قوم کے والا قدر میری تعظیم نکریں تو شہروں میں میری

سیرگاہ اور میرا مقام اُن سے بہت دور ہوگا (یعنی وہ لوگ اگر میری
تعظیم نکریں گے تو میں بھی ان کے پاس نہ آؤں گا)

۶- اور میں (لوگوں کی دوستی طلب کرنیکے لئے) اپنے حصّہ شرف وصلاح
اور دین کا فروخت کرنیوالا نہیں ہوں اگرچہ وہ مجھکو اپنا مقرب بنالیں
اور میری تعظیم کریں۔

۷- (اور میں نے جس طرح کی سابق شعر میں اپنے لئے ممانعت کی ہے) اسکی
بہت سے لوگوں نے بطور تجارت عادت ڈال رکھی ہے اور اس سے
نفع حاصل کرتے ہیں اور مجھکو اس سے میرا دین اور مرتبہ روکتا ہے

۸- مجھکو یزید نے مدد کیلئے بلایا بعد اس کے کہ وہ مایوس ہوگیا تہا اور عیش نے
(بھی بلایا) درآنحالیکہ وہ دونوں بربادی کے کنارے تھے۔

۹- اور ان دونوں نے جان لیا تہا کہ کل قوم جب میں انمیں نہوں بیہودہ ہیں
(یعنی جب میں نہونگا تو انکا ہونا نہ ہونا عدم نفع رسانی میں برابر ہے)

صفحہ ۱۶۰

۱۰- لہذا میں وائل کی آبرو کا حامی ہوا جیسا کہ میرا باپ وائل کی آبرو کی
حمایت کیا کرتا تہا۔

## اور عروۃ ابن الورد نے کہا

۱- خدا لعنت کرے ایسے مفلس پر جو مذبح سے مانوس ہوا اور نرم ہڈی

جناںسے الفت رکھنے والاہو جبکہ رات ہوجاوے۔

۲۔ تو وہ ایسی رات کوجسمیں اس کو درست کی توفیق سے کھانا ملجاوے
اپنے دلمیں تونگری شمار کرتا ہے (یعنی پست ہمت اور سست ارادہ ہے)

۳۔ (پتھریلی زمین پر) شام سے سورہتا ہے (اور کاہلی کی وجہ سے خوابگاہ
کو صاف تک نہیں کرتا) پھر صبح کو اونگھتا ہوا اٹھتا ہے (ایسی حالتمیں
کہ) اپنے خاک آلودہ پہلو سے کنکریاں جھاڑتا ہے (مرادیہ ہے کہ
وہ سخت کاہل وجود ہے)

۴۔ قوم کی عورتوں کی جس میں کہ وہ مدد مانگتی ہیں (اس کام میں وہ)
مدد کرتا ہے اور شام کو تھک کر مثل تھکے ہوئے اونٹ کی پڑرہتا ہے)۔

۵۔ اور لیکن فقیر وہ ہے جس کے رخ کی روشنی دوسرے آگ لانے والے
شخص کی شعلہ کی طرح ہے۔

۶۔ حملہ کرنیوالا دشمنوں پر انکے گھروں میں ایسے حال میں کہ وہ اس کو اپنے
گھروں یا آپ سے ہٹاتے ہیں اور دفع کرتے ہیں جیسا کہ قمار کے
تیروں میں سے اس تیر کو جس کا کچھہ حصہ نہیں ہوتا ہر کوئی ہٹاتا ہے
اور وہ تیر (شناعت میں) مشہور رہے)

صفحہ ۱۶۱ ۷۔ جب دشمن اس سے دور چلے جاتے ہیں تو اسکے پاس آجانے سے
بخوف نہیں ہوتے اور اسکے انتظار میں لگے رہتے ہیں مثل اس مسافر کے

انتظار کے جسکے گھر کے لوگ منتظر ہوں

۸۔ لہذاوہ (فقیر) اگر مریگا تو باتعریف مریگا اور اور مالدار ہوجائیگا تو اسکو یہ بھی بہت لائق ہے

## اور الماور ابن ھند ابن زھیر نے کہا

۱۔ جوانی جاتی رہی بس اب اس کی تلاش کی کوئی جگہہ نہیں ہے اور میں نے اپنے ہم عمروں کو گم کردیا تو اب میرا باقی رہنا کہاں ہے

۲ میں خوبصورت عورتوں کو دیکھتا ہوں کہ انہوں نے اس حال کے بعد ان میں میں وجیہ تہا مجھ سے اعراض کیا اور کہا کہ یہ کانا بوڑھا ہے

۳۔ اور انہوں نے میرا سر دیکھا کہ بوجہ بوڑھاپے کے ) سادامنہ ہوگیا (یعنی بغیر بال کے بالکل صاف) مگر میری گدی اور داڑھی جو اب گوندھی نہیں جاتی۔

۴۔ اور انہوں نے پیر کو نشست کو دیکھا کہ وہ جہکا ہوا چلتا ہے پھر تھک کر سر اوپر کو اٹھاتا ہے اور بسبب ضعف کے لڑکھڑاتا ہے اور منہ کے بل گرپڑتا ہے۔

۵۔ جبکہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اندھا دھند فتنہ ہے جس کی آگ دم بدم بھڑکائی جاتی ہے گھبرا گئے ہیں۔

۶۔ اور وہ جماعتوں میں متفرق ہوگئے لہذا ہر جرنیل سے ہیں ایک امیر المؤمنین اور ایک منبر ہے (یعنی اس حالتمیں میں مستقل رہا یہاں ہی ملنا کا جواب

محذوف ہے)

۴ - اور شک بنو ذبیان جان لینگے اگر وہ ہم سے اعراض کریں گے کہ تحقیق ہمارے فخر کے لئے ایک بزرگ روشن رو اکبر موجود ہے (یعنی ہمیں انکے اعراض کی کچھ پرواہ نہیں ہمارا شیخ ہماری عزت کیلئے کافی ہے۔

۴۸ - اور خاص ہمارے لئے ردینہ کا مضبوط بلدار نیزہ ہے جو بہ سبب صلابت کے سیدھا نہیں ہوسکتا۔ اٹھانیوالا اس کا بھی ٹیڑھا ہے۔ (یعنی ہم لوگ بہادر ہیں اور لوگوں کے لئے بہت ٹیڑھے ہیں۔

# باب المراثی

صفحہ
۱۶۲
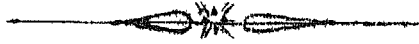
## اور درید ابن الصمۃ نے کہا

۱- میں نے عارض اور اسکے ہمراہیوں کو اور اگروہ بنی السود اء کو سمجھایا کہ تم منعرج اللوی میں مت ٹھیرو- اور یہ اقوام میرے سمجھانیکی گواہ ہیں

۲- لہذا میں نے ان سے کہا کہ تم یقین کر لو کہ تمپر دو ہزار سوار غطفان کے پورے ہتھیار بند آ لڑینگے جنکے سردار فارسی زرہیں چھوٹے چھوٹے حلقوں والی پہنے ہوئے ہونگے۔

۳- جب انہوں نے میرا کہا نہ مانا تو میں انکا تابع ہوگیا اور میں اُن کی بے تدبیری اور اُن کی تعبیداری میں اپنی خطا دیکھتا تھا۔

۴- میں نے ان کو اپنا مشورہ دامن کوہ کے موڑنیکی جگہہ پر دیا اور وہ راہ پر نہ آئے مگر دن چڑھے دوسرے روز یعنی جبکہ ان پر غطفان چڑھ آئی

۵- میں منجملہ بنی غزیہ کے ہوں اگر وہ گمراہ ہوئے تو میں گمراہ ہوں گا اور اگر وہ راہ پر ہوئے تو میں راہ پر ہوں گا۔

میری قوم نے آپسمیں ایکدوسرے کو پکار کر کہا کہ دشمن کے سواروں نے ہمارے ایک سوار کو مار ڈالا تو میں نے کہا کیا یہ شخص میرا بھائی عبداللہ ہے

۷- تب میں اس کے پاس (اصحال میں) آیا کہ نیزے اسمیں چھپتے تھے جیسا جولاہوں کا کانٹے دار آلہ جسکو تھان پر بننے کے وقت تھانوں کو برابر کرنیکے واسطے استعمال کرتے ہیں) تھان میں گھس جاتا ہے۔

۸- اور میں اُس ناقہ کی مانند تھا جسکا بچہ مر گیا ہو اور اُس کی کھال میں گھاس بھر کر دودھ دوہنے کے واسطے اسکے سامنے پیش کیا گیا ہو کہ وہ ڈرائی گئی ہے اور پھر شگاف کردہ بچہ شتر کیطرف متوجہ ہوتی ہے۔

۹- لہٰذا میں نے سواروں کو نیزے سے یہانتک مارا کہ وہ ہٹ گئے اور مجھپر (ان کے خون سے) شدید رنگ سیاہ چڑھ گیا۔

۱۰- میں اس طرح لوگوں پر حملہ آور ہو گیا جس طرح کہ ایک شخص جو اپنے بھائی کو اپنے برابر سمجھتا ہے اور جو جانتا ہے کہ انسان ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔

۱۱- اگر عبداللہ نے اپنا مکان خالی کر دیا ہے (یعنی مر گیا) تو بھی یہ امر ظاہر ہے کہ وہ نہ تو پیچھے رہنے والا تھا اور اس کا ہاتھ ضرب میں خطا کرتا تھا

۱۲- وہ تہبند اونچا رکھتا تھا حتیٰ کہ اُس کی آدھی پنڈلی کھلی رہتی تھی اور تمام قسم کے امراض سے بہت دور تھا اور اونچے مقامات پر چڑھ جاتا تھا

۱۳- مصیبتوں پر وہ کبھی شکایت نہیں کرتا ہے اور ان انجاموں پر جو کل واقع ہونگے ان پر آج ہی سے حفاظت اور احتیاط برتتا ہے۔

۱۴- تم اسے دیکھوگے کہ باوجود کھانا حاضر ہونیکے وہ بھوکا رہتا ہے۔

کھانا تیار اور چیار رہتا ہے اور وہ آمد و رفت کرتا ہے اور اسکے پیچھے ہوئی کھڑی ہیں

۱۵۔ اگر اس پر افلاس اور ناداری بھی طاری ہوتی ہے تو اس کی فیاضی اور سخاوت اور زیادہ ہو جاتی ہے اور جو چیز اس کے پاس ہوتی ہے وہ اسمیں خوب اسراف کرتا ہے

۱۶ اس نے عشق بازی کی جب تک کہ وہ نوجوان تھا۔ یہانتک کہ بوڑھاپا اس کے سر پر نمودار ہوا۔ تب اس نے عشق بازی سے کہا کہ اے باطل دور ہو جا۔

۱۷۔ میں بہت خوش ہوں کہ اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر میں اس سے کہوں کہ تو نے جھوٹ کہا اور میں نے کبھی اپنے مال سے جو میرے پاس تھا بخل نہیں کیا۔

## اور تابطَّ شراً نے کہا

۱۔ جبل سلع کے نزدیک کی گھاٹی میں ایک قتیل ہے جس کا خون مفت ضائع ہوگا (یعنی اس کے خون کا بدلہ لیا جاویگا)

۲۔ اس نے میرے کندھے پر بوجھ ڈالا اور مر گیا اور میں اس بوجھ کے اٹھانیکے لائق اور مستعد ہوں۔

۳۔ (اگر میں اس مقتول کا بدلہ نہ پا سکا اور مر گیا تو) میرے بعد بدلہ لینے

جھیلنے میرا بھانجا ہے جو سخت جنگجو ہے اور جب وہ گرہ باندھتا ہے تو اُسے
کوئی نہیں کھول سکتا (یعنی جب وہ ارادہ کر لیتا ہے تو کوئی شخص اسکو
باز نہیں رکھ سکتا)

۴۔ وہ سر نیچے کئے ہوئے زہر اگلتا ہے جس طرح کہ ایک زہریلا سانپ جو سر
نیچا رکھتا ہے اور خبیث زہر اگلتا ہے۔

۵۔ یہ مصیبت جو ہم پر آئی ہے یعنی یہ خبر جو ہمارے پاس آئی ہے (ہمارے
بھائی کے قتل کی) وہ بہت شدید ہے اور ایسی عظیم ہے کہ ہر بڑا کام
اس کے مقابلہ میں آسان ہو گیا اور معمولی ہو گیا۔

۶۔ زمانہ نے مجھ سے ایسے سرکش سردار کو چھین لیا (اور زمانہ بڑا ظالم تھا)
جس کا پڑوسی کبھی ذلیل نہیں کیا جاتا۔

۷۔ سردی کے زمانہ میں وہ دھوپ ہے یہانتک کہ ستارہ شعریٰ نکلے
یعنی گرمی آئے تو وہ ٹھنڈک اور سایہ ہے۔

۸۔ اُس کے دونوں پہلو سوکھے ہوئے ہیں یعنی وہ دُبلا ہے مگر کسی مرض
یا مصیبت کے سبب سے نہیں اور وہ فیاض ہے ہمّت والا ہے
اور اپنے اوپر بھروسہ کرتا ہے۔

۹۔ وہ تدبیر کے ساتھ کوچ کرتا ہے یہانتک کہ جب وہ کہیں اترتا ہے تو
عقلمندی اور دوراندیشی اس کے ساتھ اترتی ہے۔

۱۰- وہ بادل کی ڈبو دینے والی بارش ہے اگر وہ فیاضی کرے اور اگر وہ حملہ کرتا ہے تو وہ مصمم العہد شیر کی مانند ہے۔

۱۱- قبیلہ میں آتے جاتے وقت اُس کا دامن لٹکا رہتا ہے۔ وہ موٹا تازہ اور سیاہ ہونٹ کا ہے اور جب وہ دوڑتا ہے تو تیز دوڑنے والے بھیڑیے کے بچے کی طرح تیز ہے۔

۱۲- اور وہ بھی دو قسم کے مزے کا ہے ایک شہد (یعنی دوستوں سے عمدہ سلوک کرتا ہے) اور دوسرا اندرائن یعنی کڑوا (یعنی دشمنوں سے برا سلوک کرتا ہے) اور ان دونوں ذائقوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

۱۳- وہ دشوار گذار راستوں میں گھس جاتا ہے اکیلا اور سوائے یمانی تلوار کے جو کثرت استعمال سے دندانہ دور ہوگئی ہے اور کوئی ساتھ نہیں ہوتا۔

۱۴- اور بہت سے جوان دوپہر کے وقت چلے پھر آنکھ چلے اور جب رات ختم ہوگئی (یعنی پو پھٹی) تو اتر پڑے۔ صفحہ ۱۶۵

۱۵- ہر ایک تیز ہمت شخص تیز تلوار لگائے ہوئے جس کی چمک برق کے مانند ہے جبکہ وہ نیام سے کھینچی جاتی ہے۔

۱۶- لہذا ہمنے اپنا بدلہ ان سے (خون کا عوض) لے لیا اور ان دونوں قبیلوں میں سے بہت کم باقی بچے (کیونکہ کشت وخون بہت ہوا)۔

۱۷۔ پھر نیند کے گھونٹ پئے لہذا جب شدت نیند سے سر ہلنے لگے تو میں
نے ان کو ڈرایا اور وہ جلدی سے منتشر ہو گئے۔

۱۸۔ تو اگر بنی ھذیل نے اس کی دھار کو توڑ دیا (یعنی اس شخص کو قتل کر دیا)
تو وہ بھی بنی ہذیل کو بہت اذیت دیتا تھا۔

۱۹۔ اور اکثر مرتبہ ان کو دشوار گذار جگہ بٹھایا یہاں اونٹ کے پاؤں میں
سوراخ ہو جاتے تھے۔

۲۰۔ اور بہت دفعہ انکے صحن اور ان کے گھر میں حملہ کیا ہے اور قتل کے بعد
لوٹ مار اور بھاگے ہوؤں کا تعاقب کیا ہے۔

۲۱۔ ہذیل ایسے کریم شخص سے آفت میں گئے (یعنی جلنے لگے) جو شر سے
بیزار نہیں ہوتا جب تک یہ بیزار نہیں ہوتے۔

۲۲۔ وہ ٹھوس نیزے کو پہلی بار دشمن کا خون پلا کر سیراب کرتا ہے پھر
دوبارہ بھی۔

۲۳۔ شراب حلال ہو گئی اور انتقام سے پہلے حرام تھی مگر بہت دیر میں حلال ہوئی
(یعنی ہمنے فدیہ تو ضرور لیا مگر بہت دیر لگی)

۲۴۔ اے سواد ابن عمر مجھے ساغر بھر کے پلا دے کیونکہ مامون کے انتقال کے
بعد (فدیہ لینے کے غم میں) میرا جسم دبلا اور کمزور ہو گیا

۲۵۔ بجو قبیلہ ہذیل کے مقتولین کو دیکھکر ہنستا ہے اور بھیڑیا بھی (خوشی سے

پہنچتا ہے۔

۲۶۔ شکاری پرندے صبح کو خوب پیٹ بھر لیتے ہیں اور ان پر (یعنی مقتول پر) چلتے ہیں اس لئے اڑ نہیں سکتے۔

## اشجع ابن عمرو السلمی نے کہا

۱۔ ابن سعید چلا گیا درآنحالیکہ مشرق و مغرب میں اس کی تعریف کرنیوالے کے سوا اور کوئی نہیں رہا۔

۲۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ان کی ہتیلی کی فیاضیاں لوگوں پر کیا تھیں (یعنی ان کی فیاضیوں سے بے خبر تھا) مگر جب وہ تیرہ کی قبر میں چھپ گیا تو مجھے ان کی فیاضی معلوم ہوئی۔

۳۔ وہ مرنیکے بعد زمین کی لحد میں چلا گیا اور زندگی میں صحرا بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

صفحہ ۹۹

۴۔ میں تمہیں روتا رہونگا جب تک کہ میرے آنسو خشک نہوں گے اور جب خشک ہو جائیں گے تو وہ رنج جو سینہ میں ہوگا تیرے لئے کافی ہیں

۵۔ لہذا میں مصیبت سے اگرچہ وہ بہت عظیم ہے بیقرار نہیں ہوں گا اور نہ کسی خوشی سے تمہارے مرنیکے بعد خوش ہونگا۔

۶۔ گویا کہ زندہ لوگوں میں سوائے تمہارے اور کوئی نہیں مرا اور گویا

سوائے تمہارے اور کسی پر رونے والیاں نہیں روئیں۔

۷۔ اگر آج تمہاری تعریف میں خوب مرثیہ کہے جارہے ہیں تو اس سے پہلے تمہاری مدح اور تعریف بھی خوب ہوئی تھی۔

## اور عبدالملک ابن عبدالرحیم الحارثیؒ نے کہا

۱۔ میں مُردوں پر رشک کرنے والا ہوں اسلئے کہ سعید اہل مقابر کے درمیان

۲۔ اور میں اسکے (مرنیکے سبب) مصیبت میں آگیا ہوں کہ میرے دشمن بہت ہوگئے ہیں اور میں نے سوائے اس کے کسی کو مددگار نہیں بنایا

۳۔ میں ایک ایسے شخص کی مانند ہوں جو اپنی تلوار کی دھار پر مغلوب ہو (یعنی جو تلوار کو بھی نہ چلا سکتا ہو) اور اسکو ایک بدلہ لینے والے خون کا پیاسہ تلوار سے کاٹنے لگے۔

۴۔ ہم سعید سے ملنے کو آئے اور اُسنے ہماری ضیافت خوب کی مگر حزن وملال سے اور غم سے جو دلمیں پوشیدہ اور متمکن ہے۔

۵۔ اور ہم واپس ہوئے درانحالیکہ ہمارے سینہ میں ایک کھیتی نشو ونما ہوئی ہے جو غم کی کھیتی ہے اور جسے متواتر آنسوؤں نے سیراب کیا ہے۔

۶۔ اور جب تقسیم ترکہ کے لئے جمع ہوئے تو ہمکو مال عظیم اور بہت سی خوبیاں ترکہ میں ملیں۔

۷۔ اور اُس بیٹے نے خاموشی سے ہمکو اپنا جواب سنایا۔ تو وہ کسقدر بلیغ ہے جو بولا مگر منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔

## وقال الآخرُ فی ابن لہٗ

۱۔ میرا بیٹا اک ایسی اونچائی سے گر گیا ہے جہاں عقاب کیلئے بھی چڑھنا ہولناک ہے

۲۔ میرا بیٹا اک ایسی بلندی سے گرا اور اوس کے ہاتھ پاؤں پھسل گئے

۳۔ وہاں اس کی نہ ماں موجود ہے جو روئے اور نہ بہن ہے جو اس کی دلگشدگی کی اتلاش کرے یا اس کا غم کرے۔

۴۔ وہ ایک ٹھوس چٹان پر گر گیا جس پر اس کا جگر شق ہو گیا۔

۵۔ لوگ مجھے اسپر رونے سے ملامت کرتے ہیں اور میں اس کو تلاش کرتا ہوں مگر نہیں پاتا ہے۔

۶۔ کیونکر مصیبت زدہ کو ملامت کی جاسکتی ہے جو معمر ہے اور جس کا اکلوتا بچہ مر گیا ہے

## مویلک المزموم نے کہا

صفحہ ۱۶۸

۱۔ اس قبر سے گذرو جس میں ام العلاد داخل ہے اور اس کو پکارو اگر وہ سنے

۲- تو کس طرح اتری تو تو بہت ڈرنے والی تھی ایسی بستی میں جہاں بہادر بھی اترتے ہوئے ڈرتا ہے۔

۳- تجھ پر خدا کی رحمت ہو اے کھوئی ہوئی چیز کیونکہ خالی جگہ (و یران مکان) تیرے موافق اور مناسب نہیں تھا۔

۴- تو نے ایک چھوٹی سی قابل رحم لڑکی چھوڑی ہے جو نہیں جانتی کہ بچھینی کیا چیز ہے تاکہ تجھ پر بچھینی ہو جاتی۔

۵- اس نے میٹھی عادتوں کو بہ سبب تیرے عدم وجود اور ساتھ ہونیکے کھو دیا اور وہ رات گذارتی ہے روتے ہوئے اور لوگوں کو تکلیف دیتے ہوئے۔

۶- جب میں نے اس کی آہوں کو رات کو سنا تو میری آنکھوں کے گوشہ آنسو بہانے لگے۔

## اور صفقیہ الباہلیہ نے کہا

۱- ہم ایک جڑ کی دو شاخوں کے مانند تھے جو اس درخت پر ایک زمانہ تک عمدہ طور سے بڑھکر بلند ہو گئیں۔

۲- یہانتک کہ لوگ کہنے لگے کہ یہ شاخیں بہت لمبی ہو گئیں ہیں اور ان کا سایہ بہت عمدہ ہو گیا ہے اور لوگ پھولوں کا انتظار کرنے لگے۔

۳- گردش زمانہ نے ہم دو میں سے ایک (بھائی) پر ہلاکت ڈالی اور زمانہ نہ تو کسی کو چھوڑتا ہے اور نہ باقی رکھتا ہے۔

۴- ہم اپنے خاندان میں رات کے ستاروں کی طرح تھے جنکے درمیان ایک چاند تھا جو اندھیرا دور کرتا تھا۔ مگر وہ چاند ستاروں نے غائب ہو گیا

## اور یمنی نے منصور ابن زیاد کے بارے میں کہا

۱- مجکو افسوس ہے ایک ڈرنے والے کے افسوس کیوجہ سے جو تیری پناہ چاہتا ہے اور کوئی اس کو پناہ دینے والا نہیں۔

۲- اور قبریں بہت مونس ہیں (بوجہ تیرے پڑوسی ہونیکے) اور منازل (بوجہ تیری غیر حاضری کے) قبریں بن گئے ہیں (یعنی قبروں کیطرح خوفناک ہیں)

۳- اس کی خوبیاں عام تھیں لہذا اس مصیبت میں ہر شخص برابر کا مستحق ثواب ہے (یعنی ہر شخص غمگین ہے)

۴- تیری تعریف میں وہ شخص بھی رطب اللسان ہے جسکو تو نے کبھی کچھ نہ دیا اور یہ اس لئے ہے کہ تو تعریف کا مستحق ہے۔

۵- اسکے فضائل اور اوصاف جمیلہ نے اس کی زندگی کو واپس کر لیا ہو گویا کہ ان کے عام ہونیسے وہ دوبارہ قبر سے اٹھ آیا ہے

۶- لوگ اس کے ماتم میں ایک ہیں یعنی سب تجھ پر ماتم کرتے ہیں اور گھر میں زار و نالہ اور سرد آہیں ہیں۔

۷- اس قطعہ زمین پر تعجب ہے جس کا طول چار ہاتھ اور عرض پانچ بالشت ہے اور اس کے پیٹ میں ایک بہت بلند اور بڑا پہاڑ ہے (یعنی منصور ابن زیاد دفن ہے)

## اور کعب ابن زہیر نے کہا

۱- جُوّی نے (جو اُوس کا حلیف تھا) اپنی قسم کا ایسی قوم کو والی بنایا ہے کہ جنکے بھائی کا خون ضائع نہیں ہوتا۔

۲- تو اگر جُوّی ہلاک ہو گیا تو ہر شخص کو ہلاکت کیطرف ہلاک کرنیوالے کھینچینگے

۳- اور اگر جوّی ہلاک ہو گیا تو تیرے خیال تو تیرے خیال مطابق تیری موت کے بعد (جنگ) بھڑکانیوالے بھڑکا دینگے۔

۴- جس دن تمنے ان نیزوں کی قسم کھائی تو تمہارا گمان غلط نہ تھا کیونکہ نیزوں کے چلانیوالوں نے تمہارے ساتھ وفا کی (یعنی تمہارے کہنے کے مطابق جنگ شروع ہو گئی)

۵- اور اگر کسی مقتول تک اس کی قوم کے محاسن پہنچ سکتے ہیں تو تمہاری تلواروں سے انکے کھینچنے والے تمکو خوش کرینگے۔

۶- یہ تیری نذر ہے اور منت یا نذر کیلئے وفا ضروری ہے اسلئے جبکہ رسوا ہونیوالا رسوائی کو پہنچتا ہے (یعنی چونکہ منت مان کر اس کو پورا نہ کرنا رسوائی ہے اسلئے ہم تلوار کو کھینچتے ہیں)

۷- گویا کہ ہم جانتے تھے جس روز تمہارے کپڑے چھینے گئے کہ اس کے اتارنے والوں (یعنی تمہارے مارنے والوں کو کیا مصیبت پیش آنے والی ہے)۔

۸- لہذا قبیلہ کعب میں ہرن کو ذبح نہیں کیا گیا اور نہ طلب کرنیوالوں نے ان پچاس (کے قتل کرنے میں) کمی کر دی۔

۹- لہذا خزاعیہ کو صبح کو شراب پلائی تیز تلواروں سے اور تلوار کے بنانے والوں نے اس کے اصل مالکوں کے نام کو ظاہر کر دیا۔

## اور ابن عنمہ الضبی نے کہا

۱- زمین کی ماں کے لئے افسوس ہے کہ اس نے (اس جگہ) چھپا لیا جہاں ٹیلہ حسن سے راستہ قریب ہو گیا (یعنی ایک شخص حسن ٹیلہ پر راستہ کے قریب قتل اور مدفون ہوا اسپر افسوس ہے)

۲- ہم اس کے مال کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور ابو الصہبا کو شام ہو جانے پر صدا دیتے ہیں۔

۳۔ کیا یہ سچ ہے کہ تم اس کو نہیں دیکھتے اور آیندہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ اسکو موٹی اور تیز اونٹنی لیکر جلدی سے جاتی ہے۔

۴۔ اس کی سواری کے شکار بند میں زرہ بکتر اور زین ہے جو خوب موٹی اور تیز اونٹنی کے مقابلہ میں چلتا ہے

۵۔ اس جائے قیام تک جو ہولناک اور کریہ المنظر لشکر کا ہے جہاں گھوڑی سکھائے جاتے ہیں

۶۔ تیرے لئے مال غنیمت کا چوتھا حصہ (افسر کا حصہ ہے) اور جو تمکو پسندیدہ ہے پھر جو تمنے حکم دیا اور وہ چیز جو تمکو راستہ میں پڑی ہوئی ملی (اور اسکے علاوہ) جو تقسیم سے زاید رہی۔

۷۔ بنو زید ابن عمر نے اسکو ضائع کر دیا مگر لطام کے بدلہ میں کوئی قتیل پورا نہیں ہوتا۔

۸۔ اور درخت الاء گر گیا اور تکیہ نہیں لگایا گویا کہ اس کی پیشانی چمکدار تلوار کی طرح چمکدار ہے۔

## اور قلاخ نے کہا

۱۔ خدا اس قبر کو جو قبلہ عراق اور مغرب کے درمیان ہے اور جس نے اپنے میں حسن کو چھپایا ہے اوس ابر سے سیراب کرے جس کا پانی

رعد سے بھی سبقت لیجاتا ہے۔

۲۔ وہ مسلسل برسنے والی جبکہ اپنا بوجھ زمین پر ڈالتی ہے تو زمین کے نشیب پر اسکی نالیاں ہو جاتی ہیں۔

۳۔ لوگوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کو ہم تلاش کر کے (مردے کے) بدلے قایم مقام سردار کریں۔

۴۔ (اسکو سردار بنائیں) محافظت کے لئے اور مصیبت کے دن (جنگ کے لئے) جبکہ سخت بوجھ سے اس کا اٹھانیوالا تھک جاتا ہے۔

۵۔ اور کتنے بڑا دھکا دینے والے ہیں یہانتک کہ شیر اپنی جھاڑی میں اس سے زیادہ بہادر نہیں ہے جبکہ مدمقابل سامنے ہو۔

۶۔ تمنے اسکو اپنے ہاتھ سے پکڑا تاکہ اُس سے قصاص لو اور تاکہ وہ حق ادا کرنیکے لئے اپنے کندھے جھکائیں۔ صفحہ ۲۷

۷۔ وہ ایسا جوان تھا کہ وہ حیا کرتا تھا (سوال پورا نکرنے پر) اور جانتا تھا کہ وہ عنقریب مردوں میں شامل ہوگا اور اس کی فیاضی کا ذکر ہوگا۔

## اور الضبی نے کہا

۱۔ اے اُبیّ دور مت ہو جاؤ مگر کوئی زندہ ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا اور جسکو موت آجاتی ہے وہ دور ہو جاتا ہے۔

۲۔ اے اُبی اگرچہ تم ایسے گڑھے میں گرفتار ہوگئے جسکے اطراف میں لوگوں کے پاؤں پھیلتے ہیں اور جس کا گہراؤ لحد کیطرح ہے (تو کچھ مضایقہ نہیں ہے)

۳۔ کیونکہ بخدا بہت سے غمزدہ ہیں کہ تو نے ان کے آگے تیغ لے کر دشمنوں پر حملہ کیا لہذا اس کو اسکے دشمنوں سے بچا لیا درانحالیکہ اسکے بھائی موجود تھے (اور بوجہ دشمن کے خوف کے) اس کی حمایت نہ کر سکتے تھے۔

۴۔ تو نے اسکے دشمنوں پر حملہ کیا اور غیرت کی وجہ سے ایسا کیا (یعنی حملہ کیا) اور اس لئے کہ دشمنوں کو اس وقت میں دفع کرنیوالا ہے جبکہ بڑا غیرتمند دشمنوں کو دفع نہ کر سکے۔

۵۔ بخدا تو نے بہت سے قیدیوں کو قید سے چھڑا دیا اور بہت سے فقیر ہیں جن کو تو نے دیا اور وہ سائل چلا گیا اس حال میں کہ تعریف کیا گیا تھا۔

۶۔ وہ سائل تیری تعریف کرتا ہے اور تو اسکا مستحق ہے اور اگر وہ زیادہ طلب کرے تو تیرے پاس اور زیادہ موجود ہے۔

## اور زینب طثریہ کی بیٹی نے اپنے بھائی یزید کے بارے میں کہا

۱۔ میں وادی عقیق کے وسط میں درخت اثل کو دیکھتی ہوں جو میرے پڑوس میں ہے کہ اس کو کچھ آفت نہیں پہنچی اور حوادث زمانہ نے

یزید کو غارت کر دیا (یعنی یزید کو ایسا سخت صدمہ ہوا ہے کہ اس کے سبب تمام امور میں فرق آجانا چاہئے تھا۔ لیکن سخت تعجب ہے کہ وادی عتیق پر کچھ اثر نہیں ہوا۔

۲۔ وہ قد و قامت میں تلوار کی مانند ڈھالا گیا تھا نہ تو وہ دبلا پتلا تھا اور نہ اس کا سینہ اور رگیں ڈھیلیں تھیں۔

۳۔ جب مہمان اسکے گھر میں آتے تھے تو وہ اپنے قبیلہ پر سخت خراجی کرتا تھا یہانتک کہ اس کی دیگیں چڑھادی جاویں۔

۴۔ (یزید) گذر گیا اور ہمکو وراثت میں اس کی لمبی بوسیدہ زرہ اور سفید ہندی تلوار ملی جسکا پر تلا لمبا تھا۔ (یعنی بوجہ کثرت استعمال کے زرہ کہنہ ہوگئی تھی اور پرتلے کے لمبے ہونیسے یزید کا طویل القامت ہونا مراد ہے)

۵۔ اور وہ مشرفی تلوار کو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کے خون سے سیراب کرتا تھا اور اس کی بخشش دور دور کے گھروں تک پہنچتی تھی۔ (یعنی یزید صاحب شجاعت اور سخاوت تھا)

۶۔ اور وہ کریم ہے اور جب تو اس سے ملے تو مسکراتا ہوا پاوے اور اگر وہ منہ پھیر لے تو پریشان اور پراگندہ بکھرے ہوئے بالوں والا ہے۔ (یعنی وہ اپنے بناؤ سنگار میں مصروف نہیں رہتا بلکہ درستی امور میں

مشغول رہتا ہے)
جبکہ قوم کسی امر عظیم کے لئے اسکے گھر کا قصد کرے تو وہ اس عمدہ سے عمدہ امر کو کر دیتا تھا جس کی انہوں نے امید کی ہے (یعنی وہ ان کی امیدیں پوری کرتا ہے)

۸۔ تو اسکے دونوں شتر قصاب کو ایسے حالت میں دیکھے گا کہ کانپتے ہونگے (بہ سبب خوف و جلد بازی متوفی کے) یا بہ سبب موسم کی سردی کے لرزہ ستارہا ہوگا اور اس کی آگ پر سوکھی اور خشک لکڑیاں لگ رہی ہیں (یعنی وہ مہمانوں کی مہمان نوازی میں بہت جلدی کرتا ہے بالخصوص موسم سرما میں جو قحط کا موسم ہوتا ہے)۔

۹۔ وہ دونوں قصائی ایک زور آور اور جوان اونٹنی کو کھینچکر لاتے ہیں جسکی بہترین ہڈی و پارۂ گوشت اسکے واقف کار پڑوسیوں کیلئے ہے اس مہمان نواز کو ایسے عمدہ گوشت کے پیش کرنیسے اس کے کام نہیں روکتے۔

۱۰۔ وہ عمر کا جوان۔ حلم میں ادھیڑ عمر ہے۔ اور اسکی انگلیوں کی کشادگی وسیع ہے اور اسکی دونوں ہتھیلیاں اور انگلیوں کے پورو سے مجسم سخاوت ہیں۔

۱۱۔ وہ ایک جوان مرد ہے جو چچازاد بھائی کے لئے مثل بھیڑیہ کے نہیں
ہے کہ اگر کسی روز اپنے ساتھی پر خون لگا دیکھے تو اس کو کھا جاوے
(یعنی وہ دیت پر راضی نہیں ہوتا بلکہ قصاص لیتا ہے)

۱۲۔ میں تیرے مرنے سے پہلے اپنے آنسوؤں کو مستعار دیتی تھی (کیونکہ مجھپر
خود کوئی صدمہ نہ پڑا تھا اس لئے میں روتی نہ تھی) اور اب تو اس
شخص سے جو تجھ سے پہلے مر گیا ہے ان آنسوؤں کو روکنے والی ہوں
(یعنی اب تیرے غم میں رونے سے ہی مجھکو فرصت نہیں ملتی)

# باب الادب

## اور معن ابن اوس نے کہا

۱۔ قسم ہے تیری جان کی کہ میں نہیں جانتا رہا وجودیکہ میں بہت ہی خائف
ہوں) کہ ہم دونوں میں سے پہلے کسکو موت آویگی (لہذا باہمی
نارضامندی نامناسب ہے)

۲۔ اور میں وفائے عہد کرنیوالا بھائی ہوں۔ اگر تجھکو دشمن تکلیف دے
یا تیرے کوئی جگہہ ناموافق آوے تو میں نے خیانت نہیں کی (یعنی
تجھکو نہیں چھوڑا)

۳۔ جس دشمن سے تو لڑے اس سے لڑتا ہوں اور میں تیرے نفع کیلئے

اپنا مال اور اونٹ روک رکھتا ہوں تاکہ اگر تجھکو تاوان دینا پڑے تو میں تیرا بدلہ ادا کردوں۔

۴۔ اور اگر تم میرے ساتھ برا برتاؤ کروگے تو میں معاف کردوں گا تاکہ آئندہ شاید اس برائی کے بدلہ دوسرا دن (حقوق شناسی کا) آجاوے (جو مجھکو تیری طرف متوجہ کردے)

۵۔ گویا کہ تیرے درد کو میری اور نار اضی شفا دیتی ہے درانحالیکہ میری ایذا رسانی میں وہ چیز نہیں ہے جسکی تو جلدی کرتا ہے۔

۶۔ اور میں بیشک ان چیزوں پر جو تیری طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا ہوں اور خوبی کا برتاؤ کرتا ہوں۔

۷۔ تم مجھسے قطع تعلق کروگے تو یقیناً اپنا داہنا ہاتھہ کاٹوگے پھر دیکھو کہ کونسی ہتیلی کو بدلکر لینا چاہتے ہو۔

۸۔ اور اگرچہ تیرے محبت کی رسیاں پوشیدہ ہوں تو لوگ (تمسے) ملنے والے بہت میں اور زمین پر عدم محبت سے بچنے کے بہت سے مواقع ہیں۔

۹۔ جب تم اپنے بھائی کیساتھہ انصاف نکروگے تو اسکو جدائی کے کنارے پر (یعنی جدائی کے لئے بالکل تیار پاؤگے) اگر وہ خوددار ہوگا۔

۱۰۔ اور وہ تلوار کی دھار پر چڑھنے کو آسان سمجھتا ہے بمقابلہ تمہاری اذیت

دینے کے اسوقت جبکہ سوائے تلوار کی دہار کے کوئی چارہ بھی نہ ہے

۱۲۰۱۱- اور میں ایسے مزاج کا آدمی تہا کہ جب میرا کوئی دوست مجہپر تہمت لگانیکا قصد کرے اور اس احسان کے بدلے جو میں اسپر کرتا تہا برائی کا بدلہ دے تو میں اس کی دوستی کے معاملہ لوٹ دیتا تہا اور اس قدیم دوستی پر قیام و ثبات نہیں کرتا تہا۔ مگر اسیقدر کہ میں اسپر لوٹ پڑوں یا اپنی حالت بدلوں (یعنی صرف تہوڑی دیر)

۱۳- جب میرا نفس کسی چیز سے نفرت کرتا ہے تو پہر کبہی کسی طرح اس کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ صفحہ ۷۵

## اور ربیع ابن مقروم نے کہا

۱- اور بہت سے لوگ مجھسے بہت سا پوشیدہ کینہ رکھتے ہیں مگر اون کی زبان میٹھی ہوتی ہے۔

۲- اور اگر میں چاہتا ہوں تو فتنہ و فساد کیساتھ بدلہ لیتا ہوں یا فساد برپا کرنیوالی زبان کے ذریعہ سے (بدلہ لیتا)

۳- لیکن میں دوستی کی رسی کو ملا دیا ہے۔ بوجہ البو بیان کی رسی کے رشتہ کے سبب کے۔

۴- اور حمزہ اور یقیناً بہت اچھے پڑوسی ہیں کہ میں ان سے مضبوط رسیوں

کے سبب سے بند ہا ہوں۔

۵۔ یہ دونوں سردار مانند صاف شدہ سونیکے ہیں جیساکہ برسات کی صبحکو سونے کے چننے والے چنتے ہیں (یعنی جس طرح صاف سونا بارش کے بعد آسانی سے ملجاتا ہے۔

## عباس ابن مرداس نے کہا

۱۔ تو ہر ضعیف الجثہ کو دیکھتا ہے اور اس کو بنظر ظاہر کم قدر سمجھتا ہے درانحالیکہ اسکے جامہ میں ایک ہوشیار ارادہ کا پکا شیر ہے (یعنی تجھکو ظاہر ضعیف سے ضعیف قلب کا یقین کرنا نہ چاہئے)

۲۔ اور تجھکو ایک موٹا تازہ جوان پسند آتا ہے اور جب تو اس کا امتحان کرتا ہے تو تیرے گمان کو وہ شخص جھوٹا کر دیتا ہے (یعنی خلاف ظاہر بزدل ثابت ہوتا ہے اسلئے ظاہر پر نہ جانا چاہئے)

۳۔ لہذا لوگوں کا طویل القامت ہونا انکے لئے کچھ بڑائی کی بات نہیں ہے بلکہ شرافت اصلی اور ذاتی شرف موجب فخر ہے۔

۴۔ کمزور پرواز (یعنی غیر شکاری) پرندوں کے بکثرت بچے ہوتے ہیں مگر باز کی ماں کم بچوں والی ہوتی ہے۔

۵۔ کمزور غیر شکاری پرندے دراز قد ہوتے ہیں لیکن باز اور شاہین

طویل نہیں ہوتے۔

۶۔ اونٹ بیشک بغیر عقل کے عظیم الجثہ ہو گیا لہذا اپنی طویل القامتی کی وجہ سے غنی اور خود مختار نہیں ہوتا بلکہ اوروں کے اختیار میں رہتا ہے۔

صفحہ ۱۲۷

۷۔ ایک (چھوٹا) بچہ جہاں اسکو جی چاہے پھیر دیتا ہے اور نکیل کی وجہ سے وہ ذلت پر مجبور رہتا ہے۔

۸۔ اور اسکو (ایک) لڑکی ڈنڈے سے مارتی ہے تو اسکے پاس کچھ قدرت اور انکار نہیں ہے (یعنی سب کو جھیلتا ہے)

۹۔ تو اگرچہ تمہارے شریر لوگوں میں میری کچھ گنتی نہیں مگر تمہارے اچھے لوگوں میں میرا شمار ضرور ہے۔

## اور المقنع الکندی نے کہا

۱۔ میری قوم میرے قرض لینے کی بابت مجھ سے خفا ہوتی ہے اور حال یہ ہے کہ میرے قرض ایسی چیزوں کی بابت ہیں جو انکے لئے باعث حصول تعریف ہیں۔

۲۔ میں اسکے ذریعے ان حقوق کی سرحدوں کو جو انہوں نے چھوڑ دیئے اور ضائع کر دیئے درست کرتا ہوں جنکے درست کرنیکی

انکو طاقت نہیں ہے۔

۳۔ (اور میرے قرض) ان بڑے پیالوں کی بابت ہیں (جنمیں مساکین اور مہمان کھاتے ہیں) اور انکے کھانے میں کسی کی روک نہیں ہوتی اور جنکے سروں پر گوشت کے ٹکڑے تاج کی مانند رکھے ہیں اور اسمیں بہت سی چوری ہوئی روٹیاں ڈالی جاتی ہیں۔

۴۔ اور مضبوط اور شریف النسل گھوڑے کو میں نے گھر کا دربان یا محافظ بنایا اور پھر اس کے لئے ایک غلام نوکر رکھا۔

۵۔ اور بیشک وہ معاملہ جو مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اور میرے چچازاد بھائیوں میں ہے بہت مختلف ہے۔

۶۔ تو اگر میرے بھائی میرا گوشت کھاویں (یعنی غیبت کریں) تو میں انکا گوشت بڑھاتا ہوں (یعنی میں ان کی غیبت نہیں کرتا) اور اگر وہ میری بزرگی کو ڈھاویں تو میں انکے لئے بزرگی کی بنیاد ڈالتا ہوں (یعنی اگر وہ میرا نقصان کریں تو میں نفع پہنچاتا ہوں)

۷۔ اور اگر وہ میرے راز کی پرواہ نہیں کرتے ہیں تو میں ان کے بھید کی پرواہ کرتا ہوں اور اگر وہ میری گمراہی پسند کرتے ہیں تو میں ان کی ہدایت پسند کرتا ہوں۔

۸۔ اور اگر وہ لوگ اس پرندے سے جو میرے پاس گذرے میرے

لئے بری فال لیں تو میں اس پرندے سے جو انکے پاس گذرے
انکے لئے نیک فال لیتا ہوں۔

۹۔ اور میں (باوجود انکے افعال کے) اپنے دلمیں کینہ اور بغض نہیں رکھتا
کیونکہ قوم کا سردار اپنے دلمیں بغض وحسد نہیں رکھتا ہے۔

۱۰۔ اگر مجھکو برابر تونگری حاصل ہو تو میرا کل مال انکے لئے اور اگر میرا مال
کم ہوجائے تو میں انکو بخشش اور عطیہ کی تکلیف نہیں دیتا۔

۱۱۔ اور میں بیشک مہمان کا غلام ہوں جب تک کہ وہ میرے مکان
پر رہے اور سوائے اسکے اور کوئی خصلت غلامانہ نہیں ہے

## اور یزید ابن الحکم الثقفی نے اپنے بیٹے بدر کو نصیحت کرتے ہوئے کہا

۱۔ اے بیٹے بدر اور حال یہ ہے کہ عقلمند آدمی ضرب المثلین عاقل کیلئے
بیان کرتا ہے۔

۲ جب تک تمہارا دوست دوستی پر قائم ہے تم بھی رہو چونکہ جو دوستی
ہمیشہ نہ رہے وہ اچھی نہیں۔

۳۔ اور اپنے پڑوسیوں کے حقوق کو پہچانوں کیونکہ شریف آدمی
ان حقوق کو پہچانتا ہے۔

۴- اور جان لو کہ بیشک مہمان کا یہی حق ہے کسی نہ کسی دن تمہاری تعریف کریگا یا برائی۔

۵- اور لوگ دو معماروں کیطرح ہیں ایک کی عمارت کی تعریف ہوتی اور دوسرے کی مذمت۔

۶- اے میرے بیٹے علم حاصل کر کیونکہ علیم کو علم سے فائدہ پہنچتا ہے۔

۷- یہ جانو! کہ چھوٹے چھوٹے امور سے بڑے بڑے کام برانگیختہ ہوتے ہیں

۸- بدلہ یا انتقام مانند قرض کے ہے جس کا تقاضا کیا جاتا ہے اور وہ ادا کیا جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دیر میں دیا جاتا ہے یا کبھی قرضدار ادائے قرض میں دیر کرتا ہے۔

۹- اور فساد اپنے اہل کو (یعنی مفسدوں کو) پچھاڑ دیتا ہے اور ظلم کی چراگاہ بدہضمی لاتی ہے۔

۱۰- اور کبھی تیرے لئے مسافر برادر ہوجاتا ہے اور تیرا قریب رشتہ دار تجھ سے قطع محبت کرتا ہے۔

۱۱- اور مرد بسبب تونگری کے تعظیم کیا جاتا ہے اور فقیر بوجہ فقر کے اہانت کیا جاتا ہے۔

۱۲- کبھی مدبر پرہیزگار مفلس ہوجاتا ہے اور احمق گنہگار کثیر المال ہوجاتا ہے۔

۱۳- اس گنہگار کو مہلت دیجاتی ہے تاکہ اس سے ایکبارہی دفعہ انعام لیا جاوے اور پرہیزگار مصائب سے امتحان کیا جاتا ہے تاکہ اسکو جزائے خیر دی جائے لہذا ان دونوں میں کون ذلیل و خوار ہے

۱۴- اور انسان حقوق واجب میں بخل کرتا ہے اور حال یہ کہ وہ اونٹ جنکو وہ چراتا ہے ایسے وارثوں کو پہنچ جاتے ہیں جو نسب میں اسکے شریک نہوں۔

۱۵- اس شخص کا کس قدر نکما بخل ہے جو زمانہ اور اس کے انقلاب کا ٹھیک نشانہ ہے۔

۱۶- اور حال یہ ہے کہ وہ ان قوموں کو جو بالکل جاتی رہیں اپنے آگے دیکھتا ہے کہ وہ ایسی مرگئیں جیسے خشک گھاس جو پسکر بھس ہو گئی ہو۔

۱۷- دنیا خراب و ویران ہو جاتی ہے نہ راحت ہی ہمیشہ رہی ہے اور نہ مصیبت۔

۱۸- ہر مرد عنقریب اسکی بیوی اُس کے مرنے سے رانڈ ہوجاوے گی یا وہ مرد بیوی کے مرنے سے رنڈوا ہوجاویگا یعنی موت ہر شخص کو آوے گی۔ صفحہ ۱۷۸

۱۹- بچے والوں کو علم نہیں کہ وہ آیا بچہ کے کھوجانیسے مصیبت میں پڑیگا یا بچہ یتیم ہوگا۔

۲۰- جنگ اور اسمیں کامیابی حاصل کرنیوالا وہ ہے جو صاف عزم اور پختہ کار ہے۔

۲۱- جو جنگ کے کاٹ نے سے رنجیدہ نہیں ہوتا ہے اور ملک کی حفاظت کیلئے پیٹھ نہیں پھیرتا۔

۲۲- اور اسباب کو سمجھ لو کہ لڑائی کی طاقت و توانائی چھوڑ سے بڑے صبر کم ہمّت کو نہیں ہوتی۔

۲۳- اور عمدہ وہ گھوڑا ہے جو تیز رو ہو اور حملہ کے وقت اور لگام کو چبا دے

## باب نسیب

الصمۃ ابن عبد اللہ ابن طفیل ابن الحرث ابن قرۃ ابن ھبیرۃ ابن عامر بن سلمۃ الخیر ابن القشیر ابن کعب نے کہا

۱- (اے صمۃ) تو ریا کیطرف مشتاق ہوگیا اور تیرے نفس فی وصال کو دور کر دیا ہے اگرچہ تیرے قبیلے جمع تھے۔

۲- تو یہ بات اچھی نہیں ہے کہ تو امر محبت کو برغبت تمام قبول کرے اور تو گھبرا جائے اس امر سے کہ طالب عشق تجھکو اپنی آواز سنا دے (یعنی جب تو نے اپنی معشوقہ کا فراق خود کیا ہے تو تجھکو گھبرانا نہ چاہئے)۔

۳۔ (اے میرے دوستو) ٹھیرو اور نجد کو اور ان لوگوں کو جو مکان حمی میں اترے ہیں رخصت کرو مگر یہ کم ہے کہ نجد رخصت کیا جاوے۔

۴۔ میری جان اس زمین پر قربان اس کے ٹیلے کیا عمدہ ہیں (اور اسکی قیام گاہ) موسم گرما اور موسم بہار میں کس قدر اچھی ہے۔

۵۔ اور حمی کی شام لوٹ کر تیرے پاس واپس نہ آوینگے مگر اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دو۔ صفحہ ۱۶۹

۶۔ اور جبکہ میں نے دیکھا کہ وہ بشر ہمارے آگے آڑ ہو گیا اور شوق کی بٹیاں (یعنی کرب و اضطراب) حرکت کرنے لگیں (یعنی بے چین و مضطرب ہوتیں) تو انہوں نے مشتاقات کا شوق کیا (یعنی حمی کا)

۷۔ میری بائیں آنکھ روئی اور جب میں اسکو حلم و بردباری کے بعد ڈانٹا براہ جہل و نادانی (باوجود اس علم کے کہ وہ رکنے نہ رکے گی) تو دونوں رونے لگیں۔

۸۔ (جب اپنی قوم سے جدا ہوا) تو میں نے قبیلہ کو مڑ مڑ کر دیکھا۔ یہانتک کہ میری گردن اور اس کی شہ رگ جھکنے اور مڑنے کی وجہ سے تھک گئی۔

۹۔ اور میں ان دنوں کو یاد کرتا ہوں کہ مقام حمی میں معشوقہ اور میں ایک جگہ تھے اور پھر اپنا جگر تھام لیتا ہوں اس خوف سے

کہ کہیں پھیٹ نہ جائے۔

## اور حسین بن مطیر نے کہا

۱- بیشک میں ایک مضبوط اور قوی شخص تھا پہلے کہ میرے جگر پر فراق آگ کی چنگاری جو دیہ میں بجھتی ہے (فراق روشن کردے لیکن اب کمزور ہوں) جلائے۔

۲- اور مجھکو امید تھی کہ میرا عشق جاریگا اور مرجاتا رہیگا جبکہ زیادہ دن اور زمانہ گذر جائیگا (یعنی جبکہ ملے ہوئے بہت دن ہوجاوینگے تو عہد و پیماں محو ہوجاوینگے۔

۳- پھر محبت کی بہار کا مہینہ میرے دل و سینہ پر برسنے لگا اور میرے دل کو بری خواہشات نے اور پرشوق بنا دیا۔

۴- شوق کی زیادتی اوس معشوقہ کیوجہ سے ہے جسکی پیشانی کے بال سیاہ ہیں اور ہتھیلیاں سرخ اور زرد پنلی اور رخسار سے سفید۔

۵- وہ پتلی کمر والی ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاروں کو اس سے زیادہ زینت دی ہے کہ جتنی ان کے ہاروں نے انکو دی۔

۶- وہ ہمکو امید دلاتی ہیں وصال کی یہانتک کہ ہمارے دل پھولے ہنیں سماتے جسطرح کہ وہ جنگلی خرامی جسکو ہلکا مینہ تر کرتا ہے۔

# ابو صخر الہذلی نے کہا

۱- جس ذات نے میرے دل کو پھر فریفتہ کر دیا ہے اسی کے اختیار میں اس غم کا کھولنا ہے جسکی وجہ سے میں دست و گریباں ہوں۔

۲- اور میری آنکھ کو جو آنسوؤں کو بہا کر خالی ہے وہ چیز ٹھنڈا کرے جس سے عقلمند آدمی کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی ہے۔ یعنی مجھکو ذرا سی چیز بھی خوش کن ہے۔

۳- میں دیکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ عورت بھی دیکھتی ہوگی دن کی روشنی اور اونچے اونچے تارے۔ یعنی میں صرف ان چیزوں کو دیکھکر خوش ہو جاتا ہوں جس پر میں سمجھتا ہوں کہ معشوقہ کی نظر بھی پڑی ہوگی۔

۴- اور اگر وصال کی راتوں میں سے ایک رات ہمارے لئے آتی ہے جسمیں نہ فحش ہے نہ گناہ۔

۵- تو وہ مجھے بہت تشفی دہ ہے اگرچہ میرے مقبوضات اور بنی سہم کی املاک (اس رات کے بدلے) چلی جائیں۔

۶ آخر موت کے سبب جدائی ہوتی ہے مگر تمنے موت سے پہلے ہی جدائی اختیار کی۔

۷۔ بخدا میں جب تک زندہ ہوں میرے پہلو میں فراق کی آگ موجود ہے اور میرے جسم کو کمزور کرتی ہے۔

۸۔ تو جان لے کہ میں تجھ سے بہت محبت کرتا ہوں پھر اس علم کے بعد جو چاہو کرو

صفحہ ۱۸۱

## برج بن مسہر الطائی

۱۔ اور بہت سے رفیقان محفل شراب میں جو بہ سبب اپنی خوش اخلاقی کے شاعر کا لطف زیادہ کر دیتی ہیں کہ میں نے انکو اسوقت شراب پلائی جبکہ ستارے مائل بہ غروب ہوئے۔

۲۔ میں نے اسکے سر کو اٹھایا (یعنی اس کو نیند سے جگایا) اور اس کو سم ملی ہوئی شراب پلاکر اس سے ملامت گر کی ملامت کو دور کیا

۳۔ تو وہ جب نشہ سے مست ہو گیا تو انہیں سے ایک مرد سخی پورے اعضاء کا کھڑا ہوا۔

۴۔ ایک موٹی اونٹنی کی طرف چلا لہذا وہ تین پاؤں پر چلی ایسے حال میں کہ اسکے ٹخنے اور ہڈیاں سست ہو گئے تھے

۵۔ وہ فربہ اور عمر رسیدہ اونٹنی ایسے شخص کی تھی جس کا اخلاق ایسا تھا کہ قرض خواہ اس سے ڈرتا تھا۔

۶- لہذا اس جوان نے ناقہ کے گوشت سے میخواروں کا شکم بھر دیا پھر ان دو پیالوں سے جو چھلکتے ہیں شراب کا دور چلا۔

۷- تم دیکھو گے کہ شراب برتن میں بہت تیز ہے اور ایسی سُرخ ہے جیسے کہ رنگا ہوا صاف چمڑا۔

۸- وہ شراب اپنے پی والے کو ایسا لٹاتی ہے کہ گویا ان کا خون انکے زخموں نے سب بہا دیا اور وہ بلا فوت رہ گئے۔

۹- لہذا ہم اٹھے ایسے حال میں کہ ہماری سواریاں سرکش نہ تھیں ایسی اونٹنیوں کی طرف جنکے کھنیاں انکے پہلوؤں سے دور تھے اور وہ بڑے بڑے کوہان والیاں تھیں۔

۱۰- گویا ہمارے کجاوے مقام خراق کے ریت ہیں ایسے نیل گاؤں پر رکھے ہوئے تھے جس کو صبح نے شکاریوں کے سپرد کر دیا تھا کہ ایسے وقت نیل گائے نہایت تیزی سے بھاگتی ہیں (یہاں شاعر اپنی سواریوں کی تیز رفتاری بیان کرتا ہے)

۱۱- لہذا ہمنے رات گذاری اس طرح اُس زمانہ تک جو مشک کی مانند ہے کاش کہ اچھی زندگی ہمیشہ باقی رہتی۔

۱۲- اور ہم میں شراب پینے کے وقت گانے والیاں تھیں اور نازنین جنکے لئے گرم پانی تیار کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ ہم گھومتے ہیں جہاں جہاں پھرتے ہیں پھر ہمارے امیر و غریب پناہ لیتے ہیں۔

۱۴۔ ایسے گڑھوں میں جنکا پیٹ خالی ہے (یعنی قبریں) اور جن کے اوپر بڑے بڑے پتھر ہوتے ہیں۔

## اور عبداللہ الدمینہ الخثعمی نے کہا

۱۔ اے نجد کی ہوا تو نجد سے کب چلی تھی بیشک تیرے چلنے نے میرے ذوق و حزن کو دوچند کر دیا۔

صفحہ ۷۸۲

۲۔ کیا اسلئے کہ قمری یا فاختہ چاشت کی روشنی میں درخت رند کی نرم نرم شاخ پر کوکو کرتی ہے۔

۳۔ تو میں بھی بچے کی طرح رونے لگتا ہوں اور بہادر اور مضبوط نہیں ہوتا اور تو نے وہ اضطراب ظاہر کیا جو کبھی پہلے ظاہر نہ کرتا تھا۔

۴۔ بیشک لوگوں نے خیال کیا ہے کہ جب عاشق معشوق کے پاس رہتا ہے تو اس کا دل بھر جاتا ہے کہ دور رہنے سے غم کو شفا ملتی ہے

۵۔ ہر ایک فراق و وصال سے ہم نے اپنا علاج کیا تو کسی نے ہمارے مرض کو شفا نہ دی ہاں محبوب کے گھر کا پاس ہونا دور رہنے سے بہتر ہے۔

۶۔ علاوہ ازیں محبوب کے گھر کا قریب ہونا نفع نہیں دیتا جبکہ تیرا محبوب

وعدہ کا پکا ہو۔

# وقال آخر

۱۔ اے محبوبہ سرو کی سرسبز درخت سے پوچھ جو اس ریتلی زمین میں ہے
جہاں بان کے درخت بھی ہیں کہ کیا میں نے تیرے گھر کے کھنڈروں سے
علیک سلیک کی اور دوستوں کا حق ادا کیا یا نہیں۔

۲۔ اور یہ بھی پوچھ کہ کیا میں ان گھروں کے کھنڈروں میں شام کے وقت
مغموم کا سا کھڑا ہوتا کھڑا ہوا اور میں نے اس کھڑے ہونے کو پسند کیا

۳۔ اور کیا میری آنکھیں اس گھر میں صبح کے وقت ایسے آنسوں سے
نہیں جو متواتر گرتے ہیں مثل موتی کی لڑی کے ہیں جس کا تاگا
ٹوٹ گیا ہو اور موتی لگاتار گرتے ہوں۔

۴۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بہار کی امید کرتے ہیں اور بہار جس کی
میں امید کرتا ہوں وہ میرے وصال کی بخشش ہے۔

صفحہ ۱۸۳

۵۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ قحط سے ڈرتے ہیں اور میں جس قحط سے
ڈرتا ہوں وہ مصائب تیرے کوچ اور جدائی کے ہیں۔

۶۔ بخدا اگر مجھکو اس امر نے غمگین کیا کہ تو نے مجھکو برائی پہنچائی تو بیشک
مجھکو اس بات نے خوش کیا کہ میں تیرے دل میں تو گذرا۔

۷۔ تجھکو میرا ہاتھ اپنے کلیجہ پر رہنا بسبب شدۃ خفقان اور خوف انشقاق صدر مبارک ہو اور میری انکھہ کا بہنا تیرے فراق کے خوف سے کیونکہ یہ تیری دونوں دلی مراد ہیں۔

# باب الہجاء

## اور فرعان ابن الاعرف نے اپنے بیٹے منازل کی بے اعتنائی کے بارہیں کہا

۱۔ وہ قرابت جو مجھ میں اور میرے بیٹے منازل میں ہے اس کو ایسی جزا دے جیسے قرض کا طالب اپنا قرض مدیون سے طلب کر کے لے لیتا ہے اور اسپر چھوڑتا نہیں ہے۔

۲۔ اور میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ منازل میرا دشمن ہے اور اس حاضر شخص سے جس سے میں ڈرتا ہوں قریب تر ہوگا (یعنی اس کا حامی اور مددگار ہوگا)

۳۔ میں نے اس کو اپنے سینہ پر اٹھایا اور اپنے صاحب یعنی منازل پر فدا ہوا جبکہ وہ چھوٹا تھا یہاں تک کہ اسکی مسیں بھیگنے لگیں یعنی

صفحہ ۱۷۴

مونچھیں نکلنے لگیں)

۴- خدا کی قسم میں نے اس کو پرورش کیا یہانتک کہ جب وہ لمبا جوان ہوگیا اور اس کا کندھا شتر نر کے کندھے کی برابر ہوجانیکے قریب ہوگیا تو اس نے میری حق تلفی کی۔

۵- تو جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں (بینائی کی خرابی سے) ایک شخص کو قریب سے بہت سے اشخاص دیکھنے لگا اور شخص بعید کو پاس بلانے لگا (کیونکہ وہ دور سے بخوبی معلوم نہوتا تھا)

۶- (تو ایسی حالت میں) اس نے میرا حق زبردستی چھپا لیا اور میرا ہاتھ مروڑ ڈالا تو اے خدا جو اسپر غالب ہی اس کا ہاتھ مروڑ دے (یعنی اسکو عذاب دے)

۷- اور جبکہ وہ بھوکا ہوتا یا روتا تو اسکے لئے میرے پاس توشہ کی قسم سے ہمارے توشہ کا عمدہ اور پاکیزہ حصہ لگا رہتا تھا۔

۸- اور میں نے اسکی پرورش کی یہانتک کہ جب میں نے اسکو ان کی قوم کا بہائی کہہ دیا (یعنی اتنا جوان ہوگیا کہ قوم میں شمار ہونے لگا) اور اس کی مونچھیں قطع و برید سے بے پرواہ ہوگئیں۔

۹- اور میں نے اس کے لئے ایسے مشکی گھوڑے تیز مضبوط جمع کردئے گویا کہ وہ خرمے کے چھوٹے چھوٹے درخت ہیں جن کی شاخیں

کاٹی نہیں گئیں۔

۱۰- تو مجھکو گھر سے نکالدیا گویا کہ میں یمن کی تلوار ہوں کہ اسکے کاٹ نے کے مقام اُس سے جدا ہوگئے اور وہ صرف لکڑی کی مانند رہ گئی ہے

۱۱- (کیا اسلئے) کہ تیرے باپ کے دونوں ہاتھ رعشہ میں مبتلا کئے گئے اور تیرے دونوں ہاتھ مثل شیر کے دونوں ہاتھوں کے قوت میں ہوگئے ہیں۔ تو اپنے باپ کو مارنے والا ہے۔

صفحہ ۱۸۵

# وقال آخر

۱- بنی امیہ نے اپنے دشمنوں کے خونوں سے ہمارے نیزے رنگ دیئے اور بنی امیہ نے اپنی دنیا (یعنی دولت و ثروت) ہم سے جدا لپیٹ رکھی ہے (یعنی ہمکو اس سے فائدہ نہیں ہوا)

۲ و ۳- اے بنی امیہ بہت سے لشکر تعداد نا معلوم بہادروں سے ٹکر کرنیوالے جنکو تمہیے دعوائے سلطنت تھا کہ ان کی نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی تمہاری حمایت کیلئے ہم متکفل ہوئے (یعنی ہم انسے خوب لڑے یہانتک کہ وہ ہار گئے)۔

۴- لہذا خدا اور مدارج عالیہ جنکے وسائل ہمنے بذریعہ اپنے نیزوں کے خوب مضبوط کر دئے ہیں ہمکو ہماری کوشش اور جانفشانی کا

عمدہ عوض دیں بنی اُمیہ کیا بدلہ دیں گے کیونکہ وہ ناقدرشناس ہیں

۵۔ تم سنگستان بعید سے آئے (یعنی مکّہ معظمہ سے) ورنہ انجا ایک ملک شام
اوس ملک کے ادھیڑ عمر والے اور جوان لوگ تمکو نہیں جانتے تھے

۶۔ (تم اسوقت کو یاد کرو) جب بنی قیس (بروز جنگ مرج راہط) ہمپر چڑھ آئے
گویا انکی آنکھیں اسوقت کتوں کی آنکھوں کی طرح تھیں اور انہوں نے
علامات جنگ ظاہر کیں (یعنی ہم تمہارے ایسے نازک وقت میں مددگار تھے)

---

# باب الاضیاف والمدیح

## اور مرۃ ابن محکان التمیمی نے کہا

۱۔ اے میرے گھروالی تو بحالت عزت وحرمت اٹھ اور پاس مہمان قوم
کے بچھادے اور نیام اپنے گھر میں رکھ لے (یعنی اب انکو ہتیار رکھنے
کی ضرورت نہیں ہے)

۲۔ (تو کھڑی ہو) جمادی الاوّل یا جمادی الثانی کی ایک رات میں
جسمیں علاوہ سردی کے ترشح ہو رہا ہے (اور وہ ایسی اندھیری تھی)
کہ اس کی تاریکی کی وجہ سے کتا جسم کی رسیاں نہیں دیکھ سکتا ۔۔

صفحہ ۱۸۴

۳۔ (بوجہ شدت سردی) کتا اس رات کو ایک دفعہ کے سوا نہیں بھونک سکتا ہے مگر اس وقت جب کہ اپنی ناک پر اپنی دم کو لپیٹ لے۔ (مطلب یہ ہے کہ رات کو اسقدر سردی پڑتی ہے کہ جب کتا ایک مرتبہ بھونکتا ہے اور ناک کے ذریعہ سے سرد ہوا اس کے گلے تک پہنچتی ہے تو دوسری دفعہ نہیں بھونک سکتا مگر ہاں اس صورت میں کہ اپنے نتھنے بند کر لے)

۴۔ تیری کیا رائے ہے کہ انکو اپنی نشست کا ہو نمیں گھر کے کنارے پاس لے آویں یا ان کے لئے علحدہ خیمے نصب کر دیں۔

۵۔ اُس شخص کیواسطے جس کا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے اور راور اپنی حاجتمندی کیوجہ سے۔ وہ شخص پریشان ہے جو لوگوں کی بُرائی یا مذہب کو برا سمجھتا ہے اور اپنی شرافت کی حفاظت کرتا ہے۔

۶۔ (میں نے یہ کہا) اور کھڑا ہو گیا اپنی تلوار چھپائے ہوئے تاکہ اسکے اونٹ بدکیں لہذا فربہ اونٹنیاں مثل محلوں کے کلاں میرے سامنے آئیں درانحالیکہ جماعت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی۔

۷۔ لہذا اُس (جماعت) میں سے میری تلوار ایک بچہ والی اور گٹھے ہوئے جسم والی اونٹنی کی پنڈلی میں لگی لہذا اس تلوار سے اس کی پنڈلی ہلاکی سے ملگئی۔

۸- ایسی بچہ دار اونٹنی جو اپنے آپ کو ہٹا کر چلنے والی تھی اور اس کا باپ بھی ایسا ہی تھا اور جسم کی فربہی میں شتر نر کے مشابہ تھی جبکہ ہمارے اونٹ چرانے والے کو اس کی خبر مرگ پہنچائی تو وہ چیخ چیخ کر رونے لگا

۹- میں نے (اپنے قصاب کو) اسکے کوہان کی اعلیٰ جانب پر سوار کر دیا اور وہ اسکے اوپر چوب پالان کی موافق ہو گیا (یعنی وہ اونٹنی اس قدر طویل القامت تھی کہ اس کا ذبح کرنیوالا اس لئے اس کو اس کے اوپر سوار کرا کر ذبح کرایا)

۱۰- وہ ذبح کرنیوالا اوس اونٹنی کا گوشت اوس سے جدا کرتا تھا ایسے وقت میں کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی جیسا کہ ہر دو دست شخص قاتل کے مقتول کا اسباب اس سے جدا کرتے ہیں۔

۱۱- تو میں نے صبح کو اپنی بی بی کو وصیت کی اور یہ کہا کہ تو ان مسافروں کو جو تیرے بیٹوں کی مانند ہیں صبح کو کھانا دے کہ اس کے بعد تو ان کو عرصہ دراز تک نہیں دیکھے گی۔

۱۲- میں (مہمانوں کا) باپ پکارا جاتا ہوں حالانکہ مجھپر اونکی ماؤں کیساتھ تہمت نہیں لگائی گئی اور بیشک میری عمر زیادہ ہوئی مگر میں ان کا نسب نہیں جانتا اور باینہمہ لڑکوں کی طرح انکی پرورش کرتا ہوں۔

۱۳- میں محلکان تمیمی کا بیٹا ہوں جو سخاوت میں نامور تھا اور میرے

ماموں بنی مطر ہیں جن کی طرف ماں کی جانب سے میں منسوب ہوں
اور یہ اعلیٰ شریف لوگ ہیں۔

## اور قبیلہ بنی خزرج میں سے ایک شخص
## عمرو بن الاطنابہ نے کہا

۱۔ میں درحقیقت اس عمدہ قوم میں سے ہوں جبکہ وہ لوگ برادری کی
محفل میں موجود ہوں تو اول حق واجب ادا کرتے ہیں پھر نفل۔

۲۔ (وہ لوگ) اپنی ہمسایہ (عورتوں کو) فحش سے منع کرنیوالے ہیں
اور آنے والے مہمان کے کھانا کھلانے پر سب متفق ہیں۔

۳۔ اور وہ اپنے فقیر کو اپنے امیر کیساتھ ملانیوالے ہیں اور سائل کیلئے
اپنی عطا خرچ کرنیوالے ہیں۔

۴۔ اور وہ بڑے سردار کو جسکا خود چمکتا ہے مارنے والے ہیں جیسا
کہ اونٹوں کو بعد پانی پینے کے ہٹانے والا اونٹ والے کے
حوض سے ہٹا دیتا ہے۔

۵۔ اور وہ اپنے ہمسروں کو لڑائی میں مارنے والے ہیں اور بھاگتے
نہیں کیونکہ موت بھاگنے والے کے پیچھے لگی رہتی ہے۔

۶۔ وہ لوگ قطعی حکم لگانے والے ہیں اور انکے کلام میں کوئی عیب نہیں

لگایا جاتا۔

٧۔ ان کی آنکھیں ان کے دشمنوں کی طرف ترچھی ہیں اور (میدان جنگ میں) ایسے چلتے ہیں جیسے بارش میں شیر چلتا ہے۔ (یعنی مرنے سے نہیں ڈرتے)

٨۔ وہ لوگ ضعیف اور کم سوار نہیں ہیں جبکہ آتش جنگ جلائی جائے تو تیز کر دیتے ہیں بذریعہ اپنی قوم کے ایک بہادر شخص کے۔

## وقال آخر

١۔ اور بہت سے کتے بھونکانے والے راستہ بھولے ہوئے ہیں کہ انکے سر ہر چیز کیطرف جو دور سے نظر آتی ہے گرتے ہیں اور میل کرتے ہیں سو وہ آواز کے سننے کی طرف مائل اور کان لگائے ہوئے ہیں کہ اسکی سمت جاویں۔

٢۔ (ایسا کتے بھونکانے والا) کہ انکی ٹھنڈی ہوا یا ایام سرما کی شب کی جھکڑ اسکے منہ پر تھپیڑے مارتے ہیں۔

٣۔ مرد سخی کے کتے کو اس مہمان کا بیٹھنا محبوب ہے اور اونٹنی کو ناگوار ہے اور وہ اس امر کو اس کا کتا خوب جانتا ہے۔

٤۔ میں نے اپنی آگ روشن کی لہٰذا اس نے دور سے اس کی روشنی

دیکھی اور اگر آگ کی روشنی نہ ہوتی تو وہ نہ دیکھ سکتا۔

۵۔ (لہذا اس آگ نے) اس کو بغیر نام لئے بلایا تو وہ ایسے حال میں چلا کہ لمبے لمبے ڈگوں سے زمین قطع کرتا تھا اور آگ برابر روشن تھی۔

صفحہ ۱۸۹ ۶۔ پھر جب آگ کی روشنی نے اس کے جسم کو صاف دکھایا (تو میں نے اُس سے کہا کہ) تشریف لائیے اور آگ سے تاپنے والوں سے کہا کہ خوشخبری ہو۔

۷۔ لہذا (وہ مہمان) آیا اور وہ شخص جس کی مہمان نوازی کی تعریف کیجاتی ہے۔ میں اس کو تاپنے کیلئے آگ کی طرف کھینچتا تھا اور رات میں پکارنے والا جیسا موذن اور مرغ صبحکو بلاتا تھا (یعنی آخر رات ہوگئی تھی)

۸۔ (میں نے اُس سے کہا) کہ تو نے (آنیمیں) تاخیر کی یہانتک کہ عمدہ ضیافت نہ پائے مگر تیرا حق ہم پر واجب تھا اور حق پیچھے نہیں رہتا (یعنی حقدار کو پہنچکر رہتا ہے)

۹۔ اور میں تلوار کا پھل یعنی برہنہ شمشیر لیکر اٹھا جبکہ بیٹھے ہوئے اونٹوں کے گلہ ناقہ ہائے کلاں سوتی تھیں اور موت میری تلوار کو بتامل دیکھتی تھی کہ اس کا استعمال کیوں کر کرتا ہے۔

۱۰۔ لہذا میں نے اس تلوار سے اُس اونٹنی کو ذبح کر دیا (کاٹ دیا)

جو بلحاظ کوہان سب سے لمبی تھی اور بلحاظ نعمت ہونیکے سب سے بہتر تھی اور عمدہ مال وہ ہے جو پسند کیا جاوے۔

۱۱- لہذا اور اونٹ اسکے پاس سے بھاگے اسوقت جبکہ اُس میں کچھہ رمق باقی تھی اور میری ننگی تلوار سُرخ تھی۔

۱۲- لہذا بڑی سیاہ دیگ نے تمام شب ایسے حال میں گذاری کہ اونٹنی کے قسم قسم کے گوشتوں سے جوش کہاتے تھے اور اس کا منہ بہ سبب گوشت اور شوربہ کے جو اُسمیں تھا بار بار اُبلتا تھا۔

# باب الصفات

## اور البعیث الحنفی نے کہا (اونٹنی کی تعریف میں)

۱- بہت سے ایسے گرم دوپہر جسکی گرم لُو اپنے نیل گاؤں کو بھون دے مجھپر گذرے ہیں کہ میں نے اس گرم دوپہر میں ایک اونٹنی مثل وحشی خر کے مضبوط اور چالاک ہنکائی (یعنی میں نے اوس پر ایسے وقت میں سفر کیا کہ وہ گرمی کیوجہ سے مانند بھنے ہوئے گوشت کے ہوگئی۔

۲- وہ ایسی اونٹنیاں ہیں) جنکی کہنیاں انکے دونوں پہلوں سے دور رہیں اور اسکے پہلو چوڑے ہیں اور وہ حضرت موت کے نسب سے ہے صفحہ۔

اور اسکے پشت مستحکم ہے اور میرے اونٹوں میں چیدہ ہے اس لئے
میں نے اوس کو منتخب کیا۔

۳۔ لہذا میں نے اسکو اڑایا۔ اور وہ ایسی شجاع دراز پشت اور فراغ پہلو
تھی کہ جب اونٹوں کی شرافت شمار کیجاوے تو اس کا خاندان سب سے
اوّل رہے۔

۴۔ میں نے اسکے باپ اور ماں کو اس کا درست کرنیوالا پایا۔ اور اسکے
مالک کو اس کی قیمت کا اختیار دیا یہانتک کہ اس کے کہنے کے
مطابق قیمت دیکر میں اس کا مالک ہوگیا۔

## اور طلحۃ الجرمی نے کہا (بادیوں کی تعریف میں)

۱۔ میں بیدار رہا اور مجھکو رات دراز معلوم ہونے لگی بہ سبب ابر برقدار
چمکنے والے کے جسوقت وہ افق پر چھایا تھا جو رات کو چلا ایسی چالیں
کہ ایک زمین سے گذر کر دوسری زمین میں جانیوالا تھا۔

۲۔ وہ بادیہائے ابر سیر اول شب میں مست معلوم ہوتے تھے اور وہ
برس کر قحط والی زمین میں وہ کرتا تھا (شادابی جو خود اپنے ذات میں
نہیں کرتا تھا۔ (یعنی خود شاداب اور بابرگ وبا نہیں تھا)

۳۔ جنگلوں میں اسکے کنارے ایسی گرجتے اور آواز کرتے ہیں جیسے بڑی بڑی

اونٹنیاں ایک دوسرکو دیکھ کر بولتی ہیں۔

۴۔ اس کے بلند اطراف گاڑھے ہے اور سفید ابر کے طول و عرض میں گویا کوہ لبنان کی بلند چوٹیاں ہیں۔

۵ اس ابر کا منہ اُن تند ہواؤں کا مقابلہ کرتا ہے جو خضر موت کی جانب سے آتی ہیں اپنے چلتے پھرتے بہت سے قطعات ابر صاف پانی برسانیوالے کی مدد سے۔

صفحہ ۱۹۱

۶۔ وہ صاف ابر اور خالص پانی جو خوب خالص ہے اپنے جانیکے پیچھے نالوں اور حوضوں میں چھوڑ جاتا ہے اگر خالص پانی ہے تو وہ پیچھے

۷۔ وہ ابر درخت عرنج اور نمکین اور تلخ گھاس کی جڑوں کے ریشوں کو جو خشکی اور پرانے پن کیوجہ سے سوکھ اور مر گئے ہوں خوب تر و تازہ اور سیراب کرتا ہے۔

۸۔ وہ غلیظ ابر سفید یا سیاہ تیار اور آمادہ ہو کر ایک طرف سے دوسری جانب آہستہ آہستہ جاتا رہا جیسا کہ لاغر اور ضعیف اونٹ جس کی پیر کی رسی تنگ ہو اور ایسی نرم زمین پر چلتا ہو جسمیں اُس کے پاؤں دھنستے ہوں۔

# باب السیر ولہ ناس
# وقال آخر

۱۔ اور بہت سے جوان ہین کہ مین نے ان کے لئے تلوارون اور کمانوں پر اپنی چادر تان لی (تاکہ وہ اوس کے سایہ مین آرام پاوین)

۲۔ لہذا وہ لوگ اس کے سایہ مین پناہ گزین ہوئے اور ان کی اونٹنیوں نے تکان کیوجہ سے اپنے جبڑانوں کو زمین پر ٹھیرالیا۔

۳و۴۔ لہذا جب آدھی رات ادہر ہوگئی اور آدھی اودہر جیسا عادل شخص برابر تقسیم کیا کرتا ہے تو مین نے ایک جوان کو پکارا تو اوس نے اوس جوان کو جواب دیا جس نے اسے پکارا تھا یعنی مجھکو کہ حاضر ہون اور وہ بلند ناک والا قدآور جوان تہا۔

۵۔ لہذا وہ کہڑا ہوا در انحالیکہ اپنی چادر اور تہمد سے کشتی لڑتا تھا اور نیند سے ڈہیلے ہاتہہ پاؤن تھا اور اپنی آنکھ کو مزید نیند کی خوراک دیتا تھا

۶۔ لہذا وہ لوگ ایسے حالمین کہڑے ہوئے کہ ایسی تہکی ہوئی اونٹنیوں پر کجاوے باندہتے تہے جنکی آنکھیں بہ سبب اس کنوین کی مانند تھیں جس کا تمام پانی نکالدیا ہے۔

## اور خاندان بنی بکر کے لوگوں میں سے ایک نے کہا

۱- بیشک میں نے قافلہ شتر سواروں کو ایسے وسیع میدان اور سراب والے میں جسمیں راہبر شخص اپنی پانچوں انگلیاں کاٹے راہ بتلا دی

صفحہ ۱۹۲

۲- میں نے ان کو ایسے حالیس راستہ بتایا کہ وہ لوگ بہ سبب شدت تشنگی کے ایسے کنوؤں کی طرف جن کے پانی متغیر اور خراب ہوگئے تھے۔ جلد جلد جاتے تھے اور انکو کل سے پانی نہیں ملتا تھا اور وہ بہکتے پھرتے تھے۔

۳- اور بعض اونگنے والا اشمال پر سوار ہوتا تھا گویا کہ اس کے دل کو جنوں کی طرح ایک مرض ہے

## باب الملح

۱- تو جسقدر چاہے میرے باپ کو گالیاں دے۔ تیری گالیاں اس کو کچھ نقصان نہیں کرتیں کیونکہ میرے پاس بہت سے اشعار ہیں جن سے مشک وعطر کی خوشبو آتی ہے اور جسمیں میرے باپ کے فضائل اور مدائح درج ہیں۔

اور ایک اور نے اسی وزن پر کہا ہے

۱- بیشک تیرا باپ کمینہ و بخیل ہے اور تیرے بیٹے بیکورہ اور شریر ہیں

اس کی بد آواز پر بکریاں ہنستی ہیں۔

# بابؒ مذمۃ النساء

۱۔ میرے پاس سے میری بی بی انیسہ میرے طلاق دینے کیوجہ سے چلی گئی اور میں قید غلامی سے آزاد ہوگیا۔

۲۔ وہ مجھسے جدا ہوگئی مگر اسپر میرے دل کو رنج نہیں ہوا اور نہ میرے گوشہ ہائے چشم روئے کیونکہ میں اس سے خوش نہ تھا۔

۳۔ اور اس چیز کا علاج جسکو دل نہ چاہے اس سے فوراً الفط کرنا ہے،

۴۔ اگر میں اس کی جدائی کے باعث چین نہ دیا جاتا تو میں اپنے جی کو اس سے بھاگ کر آرام دیتا۔

۵۔ اور اب میں نے اپنے آپ کو خصی بنا لیا اور قیامت تک بی بی کو نہ چاہوں گا۔
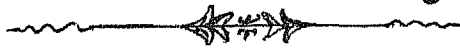
# دیوان ابی الطیب
# المعروف بالمتنبی

صفحہ ۱۹۱

۱۔ خدا آباد کرے اس گھر کو جسکی نازنین نے تمہاری عقل کو چھین لیا اور بعید چیزوں میں سب سے زیادہ بعید سمجھے ہیں (یعنی خدا اس مقام کو جسمیں محبوبہ تھی آباد کرے اور محبوبہ میرے نزدیک سب سے بعید ہے)

۲۔ تم نے اپنے جگر کو تھام لیا اور جسکا ہاتھ اس کی ہتھیلی پر لگ گیا ہے (یعنی تو نے بیچینی میں تمنے اپنا ہاتھ جگر پر رکھ لیا اگر جگر کسی آدمی کی صورت میں ہوتا تو یہ کہنا بجا تھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی پر ہاتھ رکھا اور وجہ سے پک گیا۔

۳۔ اے اسکے قافلہ کے حُدی خوانوں! میں اس کی جدائی سے پہلے اپنے آپ کو مردہ پا رہا ہوں۔

۴۔ تھوڑی دیر اس کی سواری کو میرے پاس ٹھیراؤ تا کہ اس کی نگاہ کا کم از کم ایکمرتبہ تو توشہ لے لوں۔

۵۔ کیونکہ عاشق کے دل میں عشق کی (ایسی) آگ ہے کہ دوزخ کی گرمی

آگ اس کے مقابلہ میں ٹھنڈی ہے

۶ اس کی پٹیوں کی مانگ میں جدائی کے سبب سفیدی آگئی اور
اس کی پیشانی کے بال مثل ریشم کے سفید ہو گئے۔

۷۔ ایسی نازنین کے ساتھ جدا ہو گئے جسکے سرین اسقدر بڑے ہیں کہ
اسکے اٹھنے کے وقت وہ اسکو بٹھا دیتے ہیں۔

۸۔ وہ موٹی عورت جسکے ہونٹ گندم گون ہیں اور فربہ ہے جس کے
ہاتھ پیر صاف شفاف ہیں۔

۹۔ اے عاشقوں کو ملامت کرنیوالے! ایسی ملامت کو چھوڑ دو جس کو
خدا نے گمراہ کیا ہے۔ تم اس کو کیسے ہدایت پر لاؤ گے۔

۱۰۔ ملامت ایسی ہمت پر اثر نہیں کرتی جسکا سب سے زیادہ نزدیک
تمہے سب سے زیادہ دور ہے (یعنی ملامت کا ایسی باتوں میں کیا
اثر ہوگا جس کو تم آسان سمجھتے ہو حالانکہ وہ محال ہے۔

صفحہ ۱۹۴

۱۱۔ وہ بہت بری راتیں تھیں جنمیں میں نے شب گذاری اس کے
جوشیلے شوق میں جو رات کو نیند میں گذارتا ہے۔

۱۲۔ میں بیدار رہا۔ آنسوؤں کو انکھ مدد دیتی تھی اور اندھیرا آنکھ کو
مدد دیتا تھا۔

۱۳۔ میری سواری کسی اور کو برداشت نہیں کرتی اور نہ میں

دوڑ میں اسکو کوڑا مارتا ہوں۔

۱۴- اس کا تسمہ اس کا بالان ہے اور اس کا ہونٹ اس کی نکیل ہے اور اس کی عناں اسکے تسمے ہیں (مراد ہے جوتی ہے)۔

۱۵- اس کی ہلکی چال میرے قدم کے نیچے بہت تیز رفتار ہوا سے سبقت لیجاتی ہے۔

۱۶- جو ڈھال کی پشت کی مانند اونچی ہے اور اسکے پیٹ کی مانند نیچی ہے۔

۱۷- مجھکو ابن عبداللہ کیطرف نشیب و فراز اور دور دراز جنگل پھینک رہے ہیں

۱۸- ایسے جوان کی طرف جو نیزے کو نکالتا ہے دیں داخل کرکے ایک مرتبہ سیراب کر چلتا ہے۔

۱۹- مجھپر پہلے زمانہ میں اسکی بہت نعمتیں تھیں اینں سے میں چند شمار کراتا ہوں سب نہیں شمار کر سکتا۔

۲۰- وہ دیتا ہے مگر تاٹنے سے وہ نعمت کم نہیں ہوتی اور نہ اس کا احسان جتانا اس کو منغص کرتا ہے۔

۲۱- وہ قریش میں بہترین نسب رکھتا ہے اور زیادہ بزرگ ہے بڑا احسن کرنیوالا ہے اور بڑا فیاض ہے۔

۲۲- سب سے زیادہ نیزہ باز ہے اور سب سے اچھا تلوار چلانیوالا ہے

اور سب سے بڑا سردار اور عظیم مرتبہ شخص ہے۔

۲۳۔ وہ سب سے عمدہ شہسوار ہے اور بہت سخی و کریم ہے اور بہت غارتگر ہے اور قبیلہ کا سردار ہے

۲۴۔ وہ لوئ ابن غالب کا تاج ہے اور اسی کے سبب اس قبیلہ کی اصل و فروع ایسی بلند ہوگئیں (یعنی ذی عزت ہوگیا)۔

۲۵۔ قریش کے دن کا سورج ان کی رات کا چاند ہے اور انکی بزرگیوں کا ہار ہے اور زبرجد ہے

۲۶۔ کاش کہ وہ چوٹ میرے لئے ہوتی جسکے لئے (ممدوح) مقرر کر دیا گیا ہے جس طرح کہ وہ (چوٹ) اس (ممدوح) کے لئے مقرر کردی گئی ہے۔

۲۷۔ اس شخص (یعنی ممدوح) نے اس ضرب کے لوہے پر اپنا اثر کیا ہے اور اس ممدوح کے چہرے پر اس ہندی (تلوار کے لوہے) نے اثر نہیں کیا۔

۲۸۔ لہذا اس چوٹ نے رشک کیا اس تزئین سے جو اسے حاصل ہوئی اور (دوسرے) زخم اس امر پر اس چوٹ سے تعریف کرنے لگے۔

۲۹۔ اور لوگوں کو یقین ہوا کہ جس شخص نے بغض و حسد سے یہ چوٹ

لگائی وہ یقیناً اس کا بدلہ پائیگا۔

۳۰۔ حاسدین اور انکے نفوس کو ممدوح کا رعب اوپر نیچے کرتا ہے یعنی سخت مضطرب کر رہا ہے۔

۳۱۔ نیام تلواروں پر روتی ہے جبکہ (ممدوح) اسے ڈراتا ہے کہ انہیں نیام سے نکالیگا۔

۳۲۔ (وہ اس لئے) کہ تلواریں جانتی ہیں اب خون (خون آلودہ) ہو جائینگی اور ان کی نیام دشمنوں کی گردن بنینگی۔

۳۳۔ انکو چھوڑ دیا (یعنی تلوار چلائی) اور دشمن خوف سے مذمت کرنے لگے اور دوستوں نے تعریف کی۔

۳۴۔ تلوار سے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں اور گردنوں کا پانی (یعنی خون) کا بہاؤ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۳۵ جب کسی بڑے بادشاہ کی جان گم ہو کر چلی جاتی ہے تو تلواروں کی نوک اسے تلاش کرتی ہے۔ (یعنی جب کوئی بادشاہ قتل ہو۔ اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ممدوح کی تلوار نے قتل کیا ہے ۔

۳۶۔ اے نبی کے بیٹے! لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ تم اکیلے یکتا ہو۔

۳۷۔ اور جب تم بے ریش تھے اسی وقت سے تم سردار معد اور زدی

حزم تھے۔

۳۸۔ اور کتنی کتنی عظیم و وافر نعمتیں ہیں جن کی تمنے پرورش کی اور جو تمسے پیدا ہوئیں۔

۳۹۔ اور کتنی کتنی حاجتیں ہیں جن کو تمنے پورا کیا اور آپ کا وعدہ ان کے پورا کرنیں نہیں میرے نفس کے زیادہ میرے نزدیک ہے (یعنی تم وعدہ کو فوراً ایفا کرتے ہو)

۴۰۔ اور احسانات جو میرے گھر تک چلکر آئیں جنہیں تم بار بار بھیجتے ہو

۴۱۔ مجھپر ان نعمتوں کا میرے بدن نے اقرار کیا اور میں مرتے دم تک اس سے انکار نہیں کرسکتا۔

۴۲۔ پھر اعادہ کرو خدا ہمیشہ تجھے اسنے محروم نہ رکھے کیونکہ سخی کی بہترین فیاضی وہ ہے جو بار بار لوٹ کر آئے۔

# وقال وقد وشی بہ قوم الی السلطان فحبسہ فکتب الیہ من الحبس

۱۔ حذار خساروں کی گلابی (رنگت کو) چاک کردے اور

دو ٹکڑے کر دے خوش قامت والوں کی قامت کے۔

۲۔ کیونکہ انہوں نے میری آنکھ کو خون بنا کر بہایا ہے اور میرے دلکو کثرت اعراض سے رنج پہنچایا ہے

صفحہ ۱۹۶

۳۔ اور عشق میں کتنے مریض گھلے ہوئے ہیں اور جدائی میں کتنے شہید ہوئے

۴۔ ہائے جدائی۔ کسقدر کڑوی ہے اور اس کی آگ جگروں میں کیسی لگ جاتی ہے۔

۵ رقت شوق عاشقوں کو کسقدر فریفتہ کرتی ہے اور عاشق صادق کو کیسا قتل کرتی ہے۔

۶۔ نازنینوں اور پستان والیوں کی محبت میرے دلمیں کس قدر لگی ہوئی ہے مگر بغیر فحش کے۔

۷۔ میرا نفس اور نازنین امیر پر فدا ہو نیوالے ہو گئے خدا کرے وہ ہمیشہ نعمت میں رہے۔

۸۔ وہ اپنی دھمکی سے پہلے تلوار پیش کرتا ہے اور وعدوں سے قبل عطیات پیش کرتا ہے۔

۹۔ اس کے بال کا ستارہ نحوست میں ہے اور سائلوں کا ستارہ بخت وسعادت میں ہے۔

۱۰۔ اگر میں صرف انکے دشمنوں کی وجہ سے نالاں ہوں تو میں انکو

خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ ہمیشہ خوش حال رہیگا

۱۱- حلب کو گہوڑوں کی پیشانی سے مارا (یعنی حلب پر حملہ کیا) اور نیزوں سے جو مٹی پر خون بہاتے ہیں۔

۱۲- سفید تلواریں (جو چل رہی ہیں) وہ نہ تو نیام ہی میں رہتی ہیں نہ دشمنوں کی گردنوں ہی میں۔

۱۳- ہر ایک کثیر التعداد لشکر کے خلاف یہ گہوڑے ہلاکت کو کھینچکر لے جاتے ہیں۔

۱۴- خرشنی معہ اپنے احباب کے منہ پھیر کر بہاگا بکری کی طرح جب وہ شیر کی آواز کو سن لیتی ہے۔

۱۵- خوف کیوجہ سے ہوا کی آواز کو گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور جھنڈوں کا لہرانا سمجھتے تھے۔

۱۶- لہذا کون شخص اسکے امیر نواسہ کی مانند یا اسکے آباؤ اجداد کی مانند ہو سکتا ہے

۱۷- انہوں نے بڑے بڑے کام کئے جبکہ وہ بچے تھے اور وہ سردار اور فیاض ہنڈولے ہی میں تھے۔

۱۸- اے میرے غلامی کے مالک! اور جسکی شان یہ ہے کہ سونا چاندی بخشنا اور غلاموں کا آزاد کرنا۔

۱۹- میں نے تجھے اپنی مایوسی کی حالت میں پکارا ہے جبکہ موت مجھے رگ گردن کی طرح نزدیک ہے۔

صفحہ ۱۹۷

۲۰- میں نے تجھے اسوقت پکارا جبکہ مصیبت نے میرے بدن کو لاغر کیا اور میرے پاؤں کو بیڑیوں کے بوجھ نے کمزور کر دیا۔

۲۱- پہلے یہ پاؤں جوتوں میں چلتے تھے مگر اب بیڑیوں میں ہیں۔

۲۲- پہلے میں لوگوں کی محفل میں رہتا تھا لیکن اب بندر وں کی مجلس میں ہوں

۲۳- آپ مجھ پر حد شرعی لگانا چاہتے ہیں درانحالیکہ میں ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا اور مجھ پر سجدہ بھی واجب نہیں ہے۔

۲۴- اور مجھ پر یہ تہمت لگائی گئی ہے کہ میں نے دنیا پر ظلم کیا ہے اور یہ تہمت اسوقت کے قبل سے ہے جب سے کہ میں بیٹھنے کے قابل ہوا

۲۵- لہذا آپ کیوں جھوٹے کلام کو قبول کرتے ہیں باوجودیکہ جیسے گواہ ویسی ہی ان کی گواہی۔

۲۶- دشمنوں کی فتنہ پردازی کو نہ سنئے اور یہودیوں کی مکاری پر اعتماد ہرگز نہ کیجئے۔

۲۷- اور ایسے امر میں اچھی طرح فرق و تمیز کیجئے کہ میں نے کیا کام کرنا چاہا اور کیا کام کیا۔ (یعنی ارادے اور فعل میں تمیز کیجئے۔)

۲۸- اور آپ کی ہتھیلی کی فیاضی میں میری جان بخشی بھی شامل ہے

اگرچہ میں قوم ثمود کا بدتر سے بھی بدتر شخص ہوں۔

# السیفیات

## وقال یمدح سیف الدولہ

۱۔ (اے دوستو!) تمہاری وفا کہ میری مدد کرو گے تسکین کی طرح ہے وہ آنسو جو بہے زیادہ شفا دہندہ ہے۔ جیسا کہ ویران منزل زیادہ رنج دہ ہے۔

۲۔ میں پکا عاشق ہوں اور ہر عاشق کے خالص دوستوں میں سب سے زیادہ ناملائم وہ ہے جو عشق پر ملامت کرے۔

۳۔ اور عشق کا نااہل بھی عشق کا جامہ پہن لیتا ہے اور انسان ناموافق لوگوں کو ساتھ کر لیتا ہے۔

۴۔ خدا مجھکو کھنڈر کی طرح نیست و نابود کرے اگر میں ان نشانیوں پر ایک بخیل کی طرح جس کی انگوٹھی ہاتھ سے نہیں گر جاتی نہ ٹھہروں۔

صفحہ ١٩

۵۔ (میں ٹھہروں) غم کی حالت میں کہ مجھے عشق پر ملامت کرنیوالے بچتے رہیں جس طرح لگام کسنے والا سرکش گھوڑے سے بچتا ہے

۶۔ (اے معشوقہ) ٹھہر کہ پہلی نگاہ جس نے میرے دل کو ہلاک کر دیا۔

اس کا تاوان دوسری نگاہ سے دو کیونکہ کسی چیز کے تلف کرنیوالیکو
تاوان دینا چاہئے۔

۷۔ خدا تجھکو سیراب کرے اور ہمیں تیرے ذریعہ سے برکت دے
(سلام بھیجے) بیشک اونٹ کے اوپر تم ایک کلی ہو اور یہ کجاوہ
کلی کا غلاف ہے۔

۸ اور تاریکی میں تیرے گرد کوچ کرنیوالے محبوبوں کو چاند کی ضرورت
نہیں چونکہ تیرا پانیوالا چاند کو نہیں کھوتا۔

۹۔ اگر آنکھیں تجھ سے ایک نظر سے کامیاب ہوگئیں تو اس سے تھکی ہوئی
اور بہت لاغر سواری کھڑی ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ یہ دوست (اسلئے حسین ہے) کہ حُسن نے اُس سے محبت کیکر
اسے دوسروں کے بدلے اختیار کیا (یعنی حسن نے ظلم کیا
ہے اس طرح کہ اس کو حسن دیا اور دوسروں کو محروم رکھا)

۱۱۔ شہر خط کے نیزے انکی گرفتاری میں حائل ہوتے ہیں (یعنی غلام نہیں
ہونے دیتے) اور ہر قبیلہ کے شرفا کو اسکے لئے گرفتار کیا جاتا ہے۔

۱۲۔ ان کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی گرد اسکے پردے سے بہت نزدیک
ہے اور سب سے آخر خوشبو ہے بمود کی جو انکی ملازمت میں ہے۔

۱۳۔ میری آنکھ نے جدائی کو (جو دیکھنے میں آئی) عجیب بات نہ سمجھا

اور اس نے مجھے وہ ہی سکھا جسکو دل پہلے سے جانتا تھا۔
(یعنی شدت والم فراق)

۱۴۔ لہذا مجھے عیب کرنے والے (کینہ جو) تہمت نہ لگائیں (فراق سے بیچین ہونگی) کیونکہ میں نے موت کو چرا ہے یہانتک کہ اس کی اندراین بھی میرے لئے میٹھی ہوگئی۔

۱۵۔ شباب پر رونیوالے کو جس نے شباب دیا تھا وہی اوس کو بوڑھا بنانے والا ہے لہذا کیسے بچینگے جبکہ اس عمارت کا قائم کرنیوالا ہی اُس کا ڈہانیوالا ہے۔

۱۶۔ اور کامل زندگی بچپن۔ جوانی اور بلوغ کی ہے اور رخ کے رنگ کا غائب ہونا اور آنیوالا رنگ (یہ سب مکمل زندگی میں داخل ہیں)۔

۱۷۔ اور لوگ سفید بالوں کو خضاب اس لئے نہیں لگاتے کہ سفیدی بُری چیز ہے بلکہ اس لئے کہ بال سب سے بہتر وہ ہے جو کالا ہو۔

۱۸۔ جوانی کے پانی (یعنی تروتازگی) سے بہتر اس بادل کا پانی ہے جس میں چمک ہے اور جس کو (میں) خیمہ میں اترتا ہوا دیکھتا ہوں

۱۹۔ اس خیمہ پر بہت سے گلزار ہیں جس کو بادل نے نہیں بنایا اور درختوں کی شاخیں جس پر کبوتریاں نہیں گائیں۔

۲۰۔ اور ادہر سے کپڑے کے حاشیہ پر پتیوں کی لڑیاں ہیں جنکو

پروے والے نے پرو دیا ہے۔

۲۱۔ جنگلی حیوانوں کو انہیں صلح رکھتے ہوئے دیکھو گے اور ایک دشمن (دوسرے) دشمن سے لڑتا ہے اور صلح بھی کر رہا ہے

صفحہ ۳۰۰

۲۲۔ جب ہوا اُسے چھیڑتی ہے تو وہ ہلنے لگتا ہے۔ گویا اسکے گھوڑے جولانی کر رہے ہیں اور اسکے شیر تاک لگائے بیٹھے ہیں۔

۲۳۔ اور تاجدار رومی کی تصویر میں ذلت (ظاہر ہوتی ہے) بمقابلہ اس کشادہ چمکدار پیشانی والے کے جسکے سر کا تاج اس کی پگڑی ہے۔ (تاج نہیں)

۲۴۔ بادشاہوں کے منہ اسکے فرش کو بوسہ دیتے ہیں اور اسکی آستین اور اسکے ہاتھ انکے لئے بہت بالا تر ہیں۔

۲۵۔ کھڑے ہو کر بوسہ دیتے ہیں اسکے لئے جسکا داغ غلامی ہر مرض سے شفا دیتا ہے اور ہر بہادر کے کانوں کے درمیان اسکی غلامی کا نشان ہے

۲۶۔ انکے قبضۂ تلوار اُن کی کہنیوں سے ہیں۔ ہیبت کیوجہ سے قبضے کہنیوں کے نیچے رکھتے ہیں اور انکے ارادے اُنسے زیادہ کارگر ہیں جو نیام میں ہیں (یعنی تلواروں سے)

۲۷۔ اسکے دو لشکر ہیں ایک سواروں کا اور دوسرا پرندوں کا اور جبکہ وہ کبھی لشکر پر حملہ کرتا ہے تو بجز کھوپڑی اور کچھ باقی نہیں رہتا۔

۲۸۔ ان گھوڑوں کی جھول ہر نافرمان کے کپڑے (چھینے ہوئے) ہیں۔ اور انکے پامال کرنیکی جگہہ ہر باغی کی باچھیں ہیں۔

۲۹۔ صبح کی روشنی اسکے حملوں اور غارتگری سے طول یعنی تھک گئی اور رانہیرا بھی اسکے پیکار سے عاجز آگیا۔

۳۰۔ اور نیزہ بھی سینوں کے توڑنے سے بیزار ہے اور ہندی تلوار بھی کھوپڑیوں پر چپت مارنے سے بیزار ہو گئی۔

صفحہ ۲۰۱

۳۱۔ ایک بادل عقابوں کا جسکے نیچے ایک دوسرا بادل (لشکر جرار) کا حملہ کرتا ہے جب وہ پہلا بادل پانی چاہتا ہے تو دوسرے کی تلواریں ٹپکتی ہیں۔

۳۲۔ میں حادثات زمانہ پر چلا۔ اُن تک پہنچا اور ایسے زبردست ارادہ کی پشت پر سوار ہو کر چلا جسکے ہاتھ پیر مضبوط ہیں۔

۳۳۔ ایسے دشوار گذار راستوں سے چلا جسمیں بھیڑیہ کا نفس بھی اوس کو ساتھ نہیں دیتا اور جسمیں کوے کے بازو اوس کو نہیں لیجاتے یعنی اس میں بھی طاقت پرواز نہیں رہتی۔

۳۴- لہذا میں نے ایک بے مثال بدر کو دیکھا (جسکی مثال کا بدر نہیں ہے)
اور ایسے سمندر سے گفتگو کی جسکے تیرنے والے کو عبور ہی نہیں۔ (یعنی اسکی
جود کے سمندر اسقدر وسیع ہے کہ اس کا کوئی کنارہ ہی نہیں اور کوئی
اسکا دروازہ نہیں کر سکتا)

۳۵- اس سبب سے مجھے غصہ آیا کہ اس کی صفات کا کوئی مدح گو نہیں ہے
اور جسمیں گنوار شعر بکتا ہے (یعنی ناقابل لوگ اشعار بکا کرتے ہیں)

۳۶- اور میں جب کسی مقام بعید کا ارادہ کرتا تھا تو رات کو چلتا تھا تو میں ایک
بھید بن گیا جسکو رات چھپاتی ہے۔

۳۷- بزرگی نے سیف الدولہ کو نیام سے علے الاعلان کھینچا لہذا نہ تو اسکو
بزرگی چھپاتی ہے اور نہ مارہی اس کو کند کر سکتی ہے۔

۳۸- بڑے شریف و نجیب بادشاہ کے کندھے پر یعنی سیف الدولہ پر
اسکا پرتلہ ہے اور اسکا قبضہ خدائے بزرگ و قہار کے ہاتھ میں ہے۔

۳۹- دشمن اس سے لڑتے ہیں باوجودیکہ اسکے غلام ہیں اور مال جمع
کرتے ہیں باوجودیکہ یہ تمام (مال) اسکے لئے مال غنیمت ہے۔

۴۰- دشمن زمانیکو بڑا سمجھتا ہے باوجودیکہ زمانہ اس سے کمتر ہے اور یہ صفحہ ۲۰۴

موت کو عظیم سمجھتا ہے مگر موت اسکے نوکروں میں سے ہے۔

۴۱۔ جس نے اس کا نام علی رکھا ہے وہ یقیناً منصف ہے اور جسنے سیف رکھا اُس نے ظلم کیا۔

۴۲۔ کیونکہ ہر تلوار کی دہار کھوپڑی نہیں کاٹ سکتی مگر ممدوح کی کشش سدائدز مانیکو کاٹ دیتی ہیں۔

## وقال یمدح سیف الدولۃ بمیّافارقین

۱۔ جب مدح کا (قصد) ہو تو سب سے پہلے تشبیب بیان کرنا ضروری ہے (یا اول تشبیب بیان کرنا چاہئیے) کیا ہر فصیح و بلیغ عاشق ہے؟ (جو تشبیب بیان کرتا ہے)

۲۔ (اگر ایسا ہے تو) ابن عبداللہ کی محبت زیادہ بہتر ہے چونکہ اسی سے ذکر جمیل شروع ہوتا ہے اور اسی پر ختم ہوتا ہے۔

۳۔ میں نے نازنینوں کی پیروی کی (یا اطاعت و تعبیدا ری کی) قبل اسکے کہ میری نگاہ کسی ایسے منظر پر پڑے جس کے مقابلہ میں یہ نازنین حقیر ہیں۔

۴۔ سیف الدولہ نے تمام زمانہ کا مقابلہ کیا اور بدن کے جوڑ میں ہڈی تک اور پورا زخم لگایا۔

۵۔ اس کا حکم آفتاب پر بھی جاری ہے اور ان کا نشان (حسن) بدر کامل پر بھی ظاہر ہو گیا۔

صفحہ ۲۰۳

۶۔ (اسکے) دشمن اپنی زمین (یعنی ملک) میں اسکے (یعنی سیف الدولہ) کے قائم مقام ہیں لہذا اگر وہ چاہے تو مالک رہتے ہیں ورنہ ملک چھوڑ دیتے ہیں۔

۷۔ سوائے مشرقی تلوار کے اور کوئی خط اور پیام انکے لئے نہیں ہے اور سوائے لشکر جرار کے کوئی قاصد اور پیامبر نہیں ہے۔

۸۔ ان کی مدد اور رہبری سے کوئی اور ہاتھ والا خالی نہیں (باقی نہیں بچا) اور نہ ان کے لشکر سے کوئی زبان والا خالی ہے۔

۹۔ اور نہ اسکے نام سے کوئی ممبر خالی ہے نہ کوئی درہم و دینار (یعنی ہر سکہ پر اسکا نام ہے اور ہر ممبر پر اسکے نام کا خطبہ پڑھا جاتا ہے۔

۱۰۔ وہ بہت عمدہ تلوار چلاتا ہے جبکہ دو تلواروں کے درمیان بہت کم جگہ ہوتی ہے۔ وہ بہت عقلمند ہے جبکہ دو بہادروں کے

درمیان گرد وغبار سے ہوش وحواس پراگندہ ہو جاتے ہیں۔

۱۱۔ اسکے ستارے (یعنی گھوڑے) جنہیں گلابی سُرخ اور کالے یا مشکی بھی ہیں ہر رات کو ٹوٹنے والے ستاروں سے سبقت لیجاتے ہیں

۱۲۔ یہ گھوڑے ان بہادروں کو پامال کرتے ہیں جو انپر سوار نہیں ہیں اور ٹوٹے ہوئے نیزوں میں سے جو سیدھے نہیں ہو سکتے۔

۱۳۔ لہذا وہ جنگل میں (یعنی میدان جنگ میں) بھیڑیوں کے ساتھ چلتے ہیں اور مچھلیوں کے ساتھ دریائے خون میں تیرتے ہیں۔

۱۴۔ اور ہرنوں کے ساتھ وادی میں چھپتے ہیں اور عقابوں کیساتھ پہاڑ کی چوٹی پر چکر لگاتے ہیں۔

صفحہ ۲۰۴

۱۵ جب لوگ نیزوں کو لاتے ہیں تو ان کی لکڑی انکے ذریعہ سے اور دشمنوں کے گھوڑوں کے سینوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں

۱۶۔ اس کی پیشانی سے ظاہر ہے جنگ وصلح میں۔ ہوشمندی اور عطیات کا دینا اور اور تعریف اور بزرگی۔

۱۷۔ (وہ لوگ) جو اسکے دوست نہیں ہیں ان کی بزرگی کا اقرار کرتے ہیں اور وہ (لوگ) جو علم نجوم نہیں جانتے اس کی سعادت کا

اعتراف کرتے ہیں۔

۱۸۔ اس نے زمانیکے خلاف پناہ دی یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ قبیلہ عاد وجرہم نے واپسی کی خواہش کی۔

۱۹۔ اس ہوا کو گمراہی ہو (جو ہمکو راستہ میں ستاتی ہے) وہ ہمسے کیا چاہتی ہے اور اس سیلاب کو (یعنی بارش کو) یہ کس طرف کا قصد رکھتا ہے۔

۲۰۔ کیا اس بارش نے (جس نے ہمیں راستہ میں روکنا چاہا) تیرے متعلق نہیں پوچھا تاکہ یہ کند لوہے (یعنی نیزے اور تلواریں) اسکو خبر دیدیتے۔

۲۱۔ جب بارش کے پانی نے تمسے ملاقات کی تو وہ ایسے شخص سے ملا جو ازروئے شرف و بزرگی اس سے (یعنی پانی سے) اشرف و افضل ہے

۲۲۔ تب یہ پانی ایسے چہرے سے ملا جو ہمیشہ نیزوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور اسنے ایسے کپڑوں کو تر کیا (یا بھگو دیا) جنکو (دشمنوں کا) خون بھگو دیتا ہے۔

۲۳۔ یہ تیرا پیچھا کرتے ہیں اور بعض بادل دوسروں کا پیچھا کرتے ہیں ملک شام کی طرف سے جس طرح کہ ایک شاگرد ایک عالم کے پیچھے چلتا ہے

(یعنی تم سے فیاضی سیکھنے آتے ہیں)

۲۴۔ عربی نے اس قبر کی زیارت کی جس کی تمہارے گھوڑوں نے زیارت کرائی اور اسکو اسی شوق نے تکلیف دی جسنے تمکو تکلیف دی۔

۲۵۔ جب تمنے لشکر کی پیشی کا حکم دیا تو اس کی رونق اور اس کا حکم اس شہسوار سے تھا جو اپنی زلفوں کو لٹکائے ہوئے تھا یعنی سیف الدولہ پر۔

۲۶۔ اسکے گرد جھولوں کا ایک سمندر موجزن ہے اور اسکو گھوڑوں کا ایک بلند پہاڑ لیجا رہا ہے۔

۲۷۔ جہات زمین اس کی بدولت برابر ہوگئے۔ یہانتک کہ گویا وہ متفرق پہاڑوں کو جمع کرکے ایک لڑی میں پروتا ہے۔

۲۸ اور لڑائی کیلیے ہر جوان کی پیشانی پر تلوار کی مار سے ایک سطر ہے جسپر نیزے سے نقطہ لگایا گیا ہے۔

۲۹۔ وہ (جوان) اپنی زرہ بکتر میں ہاتھ بڑھاتا ہے شیر کی مانند اور خود میں اس کی آنکھیں سانپ کی آنکھ کے مانند ہیں۔

۳۰۔ اسکے (گھوڑوں) کی جنبش کیطرح جھنڈیوں اور نکلیا ہداری (یعنی وپاچ ورڈ
وہ لفظ جو جنگ کے مواقع پر خاص طور پر شور کر لئے جاتے ہیں اور اسکا
لباس اور زہر آلودہ ہتھیار ہیں۔

۳۱۔ اور کثرت قتال نے انکو تعلیم دی ہے اس کی آنکھ (فوجی آدمی
کی آنکھ) اسے دور سے اشارہ کرتی ہے اور وہ گھوڑا سمجھ جاتا ہے۔

۳۲۔ اور اپنے کام سے (یعنی حرکت کرکے) وہ اشارہ کا جواب دیتا ہے
باوجودیکہ کلام نہیں سنا وہ آنکھ کے اشارہ سے سنتا ہے۔ اور
گفتگو نہیں کرتا۔ (بلکہ اشارہ سے گھوڑے کو مطلب سمجھا دیتا ہے)۔

۳۳۔ منیّا فارقین (نام مقام) سے دائیں جانب مڑ جاتے ہیں گویا۔ صفحہ ۲۰۶
کہ وہ منیّا فارقین سے شفقت اور رحم رکھتے ہیں۔

۳۴۔ اگر کندھوں سے گھوڑوں اور فصیل کی مڈبھیڑ ہوئی تو فارقین
جانتی ہے کہ ان دونوں دیواروں میں سے کونسی ضعیف و منہدم
(ہونیوالی) ہوتی ہے۔

۳۵۔ ہر سوکھے پہلو والے شخص کے نیچے سوکھے پہلو والا گھوڑا ہے گویا
کہ وہ خون پیتے ہیں اور گوشت کھاتے ہیں (یعنی خونخوار ہیں)

۳۶۔ اس کے لئے جنگ میں سواروں کا لباس ہے اسکے اوپر لہذا ہر ایک گھوڑا زرہ پہنے ہوئے ہے اور ڈہاٹا بندہے۔

۳۷ اور یہ بات نفس کے نیزے سے (بچانے کی) ڈر سے نہیں ہے بلکہ شر کا مقابلہ شر سے بہترین دانائی ہے۔

۳۸۔ اگر ہندی تلوار گمان کرتی ہے کہ اس کی اور تیزی اصل ایک ہے اور وہ تجھ سے ہے تو وہ بہت برا وہم کرتی ہے

۳۹۔ جب ہمنے تیرا نام رکھا تو ہمنے خیال کیا کہ ہماری تلواریں غرور کی وجہ سے اپنے نیام میں مسکراتی ہیں۔

۴۰۔ ہمنے کبھی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جو اپنے سے کمتر کے نام کیساتھ پکارا جائے اور اس پر پکارا جائے اور اسپر خوش ہو مگر لوگ اسبات سے ناواقف ہیں اور تم بربادی کرتے ہو۔

۴۱ تمنے دشمنوں کی زندگی کا ہر ایک راستہ بند کر دیا ہے تم جس کو دیتے ہو اور جسکو چاہو (زندگی سے) محروم کرتے ہو۔

۴۲۔ کوئی موت جس سے دشمن خوف کرے یا اپنے آپ کو بچائے سوائے تمہارے نیزے سے موت کے اور نہیں ہے۔ اور کوئی رزق

(جو تقسیم ہو) ایسا نہیں ہے جو تمہارے داہنے ہاتھ سے نہ تقسیم کیا جائے۔

# قال یعاتب سیف الدولہ

۱۔ اے دل کی تپش جو اس کی طرف سے (لاحق) ہے جس کا دل ٹھنڈا ہے اور جس کے نزدیک میرا جسم اور میری حالت بیمار ہے

۲۔ میں اس محبت کو کیوں چھپاتا ہوں جس نے میرے جسم کو لاغر کر دیا۔ درآنحالیکہ قومیں سیف الدولہ کی محبت کا دعوی کرتی ہیں

۳۔ اگر محبت کرنیوالوں کو اسکے چہرہ کی محبت مجتمع کرے تو کاش کہ ہم اپنی محبت کے مطابق اس میں سے حصہ پا دیں۔

۴۔ میں نے اس کی زیارت کی جبکہ ہندی تلواریں نیام میں تھیں پھر میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ خون ہو گئیں تھیں۔

۵۔ وہ تمام مخلوق خداوندی میں سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور اس بہتر شخص کی بہتر چیز اس کے اخلاق ہیں۔

۶۔ اس دشمن کا (جسکا تمنے قصد کیا) بھاگنا بھی (ایک) کامیابی ہے۔

اُس کے لئے تمہاری تلوار کے لئے افسوس ہے (کہ وہ نہ چلی) اور غنیمتیں ہیں (یعنی بغیر خون ریزی کامیابی ہو گئی۔

۷۔ (دشمن پر) تیرے شدید خوف نے تیری قائم مقامی کی اور تیری نیت نے وہ کام کیا جو ایک لشکر جرار (بھی) نہیں کر سکتا۔

۸۔ تم نے اپنے اوپر وہ چیز لازم کی ہے جو لازم نہ تھی یعنی یہ کہ ان کو پہاڑ یا زمین نہ چھپا سکے۔

۹۔ جب کبھی تم کسی لشکر کا ارادہ کرتے ہو تو وہ بھاگ جاتا ہے اور تمہاری ہمت تم کو اسکے تعاقب پر مجبور کرتی ہے۔

۱۰۔ تم کو تو یہ لازم ہے کہ ہر میدان میں بھگا دو مگر اس بھاگنے سے تم پر کوئی عیب لاحق نہیں ہوتا۔

۱۱ کیا تم کسی کامیابی کو میٹھا نہیں سمجھتے سوائے اسکے جسمیں گردن اور تلوار کا معانقہ ہو۔

۱۲۔ اے لوگوں میں سب سے زیادہ عدل کرنیوالے سوائے میرے معاملہ کے تیرے ہی متعلق جھگڑا ہے۔ تم ہی حریف ہو اور تم ہی فیصلہ کرنے والے ہو۔

۱۳- دعا ہے کہ خدا بچائے ان نیچی نگاہوں کو جو تجھ سے صادر ہوں اسبات سے کہ اس موٹے پن (جس کا پھولنا دراصل ورم ہے) خرابی سمجھے

۱۴- اور دنیا والے کو کوئی فائدہ نہیں نگاہ سے جس کی نگاہ میں نور ظلمات (یعنی تاریکی) برابر ہو۔

۱۵- میں وہ شخص ہوں جسکے ادب (کمال قابلیت) کو اندھے نے بھی دیکھ لیا اور جسکے کلام کو بہرے نے بھی سن لیا۔ (یعنی میری قابلیت مشتہر ہے

۱۶- میں نایاب کلمات سے آنکھ بند کرکے سوتا ہوں در آنحالیکہ خلقت اسکے لئے جھگڑتی ہے اور کھینچ کھانچ میں کوشش کرتی ہے۔

۱۷- اور بہت سے جاہل ہیں جن کی جہالت کو میرے ہنسنے نے اور زیادہ کیا یہانتک کہ ان کے پاس ایک چیرنے والا ہاتھ اور منہ آیا۔ (یعنی میں نے ان کا دماغ درست کر دیا۔

۱۸- جب تم شیر کے دانت باہر نکلے دیکھو تو یہ مت سمجھو کہ شیر ہنستا ہے۔

۱۹- اور بہت سے جان والوں کی جان (جنکے قصد میں میری جان

لیتا ہے) کے پیچھے ایک گھوڑے کی پیٹھ پر دوڑا جس کی پیٹھ تبرک ہے

۲۰- اس کے پاؤں چلنے میں ایک پاؤں معلوم ہوتے ہیں اور ہاتھ
اس کے ایک ہاتھ اور ران کا فعل وہ ہے جسکو ہتیلی (یعنی لگام)
اور پاؤں (یعنی مہمیز) چاہتی ہے۔

۲۱- میں اس تلوار کو لیکر دو لشکروں کے درمیان چلا یہانتک کہ میں نے
وار کیا درآنحالیکہ موت کی موج تھپیڑے مارتی تھی۔

۲۲- اور گھوڑے اور رات اور جنگل اور تلوار۔ نیزہ - کاغذ اور قلم
مجھے جانتے ہیں۔

۲۳- میں جنگلوں میں جوش کیساتھ اکیلا رہا یہانتک کہ پہاڑیاں اور ٹیلے
مجھپر حیرت کرنے لگے۔

۲۴- اے وہ (شخص) جسکا فراق ہم پر بہت شاق ہے تمہارے (فراق)
کے بعد ہمارا ہر چیز کو پانا کالعدم ہے (یعنی اس چیز کا گم کرنا ہے)

۲۵- ہم کس قدر انعام و اکرام پانیکے مستحق تھے اگر تمہاری حالت (محبت)
ہماری حالت سے ملتی جلتی ہوتی۔

۲۶- اگر تمکو اس بات نے جو ہمارے حاسدوں نے کہی مسرور کیا تو

اس زخم میں جس نے تمہیں خوش کیا درد نہیں ہے۔

۲۷- اور ہمارے تمہارے درمیان شناسائی ہے اگر تم اسکی پرواہ کرو کیونکہ عقلمندوں کے نزدیک شناسائی ایک ذمہ داری ہے۔

۲۸- تم ہمارے لئے جسقدر عیب تلاش کرو گے تو وہ تمہیں عاجز کردینگے (یعنی تم کوئی عیب نہ پاؤ گے) اور خدا ان باتوں کو جو تم لاتے (یعنی عیب جوئی کو) پسند نہیں کرتا۔ اور نہ کرم پسند کرتا۔

۲۹- عیب اور افعال ناقصہ میری بزرگی سے بہت دور ہیں میں ثریا کی مانند ہوں اور یہ دونوں (عیوب و افعال قبیحہ) مانند بڑھاپے اور سفید بالوں کے ہیں (جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں ثریا کو نہیں ہوتے)

۳۰- کاش وہ بادل جس کی گرج (یعنی غصہ و خفگی میرے پاس ہے اسے (یعنی غصہ کو) انکی طرف زائل کردے ان کی بارش (کرم و رحم) ہے۔

۳۱- میں دیکھتا ہوں کہ جدائی مجھسے ہر ایک منزل کے طے کرنیکی خواہش کرتی ہے جو منزل تیز اونٹنی کے نشان قدم برداشت نہیں کرتی۔ (یعنی جسے تیز رفتار اونٹنی بھی طے نہیں کر سکتی)

۳۳۲- اگر میں نے ضمیر پہاڑ کو داہنے ہاتھ کیطرف چھوڑا (یعنی ملک شام چھوڑ کر مصر کا رخ کیا) تو ان لوگوں کو نہیں میں نے چھوڑا ندامت لاحق ہوتی ہے۔

۳۳۳- اگر تم کسی قوم کے پاس سے گذرے اور وہ اسپر قادر تھے کہ تم سے جدا نہ ہوں (تو یقین رکھو) کہ جانیوالے وہی قوم والے ہیں (یعنی انہوں نے بھی مفارقت کی)

۳۳۴- شہروں میں بدترین وہ ہے جس میں کوئی دوست نہو اور بدترین کمائی انسان کی وہ ہے جس سے عیب لاحق ہو۔

۳۳۵- اور بدترین شکار جو میرے ہاتھ نے پکڑا وہ ہے جسمیں باز اور چھوٹے پرند برابر ہیں۔

۳۳۶- کمینہ لوگ کن الفاظ سے شعر کہتے ہیں اور وہ تمکو پسند آتے (تمہارے یہاں جائز نہیں) درآنحالیکہ وہ نہ عربی ہے نہ عجمی ہے۔

۳۳۷- یہ شکایت بجز محبت کسی دوسرے سبب سے نہیں ہے اسکو بجز کلام کے موتیوں کے اور کسی چیز سے نہیں بھرا گیا۔ (یعنی پرویا گیا)۔

# وَقَالَ يُوَدِّعُ عَضُدَ الدَّوْلَة

# وَهُوَ آخِرُ مَا قَالَهُ
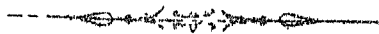
(اور متنبی نے) عضد الدولہ سے رخصت ہوتے وقت

یہ کہا اور یہ آخری قصیدہ ہے۔

۱۔ ہر وہ شخص قربان ہو جائے جو تیری انتہا کو نہ پہونچا ہو۔ لہذا کوئی بادشاہ تجھ پر قربان ہونے سے باقی نہیں بچتا۔

۲۔ اور اگر ہم یہ کہتے (دعا کرتے) کہ جو تیرے برابر ہے (وہ قربان ہے) تو ہم تیرے حاسدوں کی بقا کی دعا کرتے۔ (کیونکہ اس دعا کے مطابق تیرا ہمسر بھی کوئی ہے)

۳۔ اور ہم امن دیتے ہر نفس کو تجھ پر فدا ہونے سے اگرچہ وہ کسی مملکت کا رکن رکین ہو۔

اور جو شخص گمان کرتا ہے کہ دانے بکھیرنا فیاضی ہے اور نہ جیسے اس دانہ پر (شکاری کی طرح) جال بچھاتا ہے۔

۵۔ اور اس شخص کو جس کی نیند نے اسے زمین میں بٹھایا (جو ذلیل ہے)
گو اس کا ظاہر حال اوس کو آسمان تک لیگیا۔

۶۔ اگر ان کے دل درست ہوں تو کیا مگر ان کی عادتیں ضرور
تیری دشمن ہیں۔

۷۔ کیونکہ تم اس شخص سے بغض رکھتے ہو جس کا حسب نسب کمزور ہے
جبکہ اس کی دنیا تو بہت باثروت دیکھا ہے۔

۸۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے میرے دل پر اپنی محبت کی مہر لگائی
ہے کہ اسمیں آپ کے سوا اور کوئی نہ جانے۔

۹۔ آپ نے مجھ پر شکر کا ایسا بھاری بوجھ ڈالدیا ہے کہ میں حرکت
کی طاقت نہیں رکھتا۔

۱۰۔ اور ڈرتا ہوں کہ شاق ہوگا (یہ بوجھ) سواریوں پر اور بھگو لیکر
نہیں چل سکتیں مگر آہستہ آہستہ۔

۱۱۔ شاید خدا اس کو ایسا سفر کرنیوالا بنائے جو تیری بارگاہ پر
ٹھیرنے میں مدد دے۔

۱۲۔ اگر مجھے ممکن ہو کہ اپنی آنکھ بند کردوں اور کچھ نہ دیکھوں جبتک

کہ آپ کو نہ دیکھ لوں۔

۱۳۔ اور میں تجھ سے کیسے صبر کروں حالانکہ مجھے تیری عام بخشش کافی ہوگئی مگر تجھے کافی نہیں ہوئی۔

۱۴۔ تو میں جدا ہوتا ہوں اور حالانکہ آفتاب میرا جو نہ (میرا پایہ بلند ہے) میرے چلنے سے اوس کا تسمہ ٹوٹ جاتا ہے (یعنی وہ عزت باقی نہیں رہیگی)۔

۱۵۔ میں اپنے افسوس کو دیکھ رہا ہوں اگرچہ بہت دور نہیں گیا۔ لہذا کیا حالت ہوگئی جب میں تیز رفتاری سے چلوں گا۔

۱۶۔ یہ شوق اور جذبہ جدائی سے قبل تلوار کی مانند ہے اگرچہ ابھی اس تلوار نے کوئی ضرب نہیں لگائی۔ مگر مجھپر اُسنے (یعنی جدائی نے) کیسا اثر کیا)

۱۷۔ جب رخصت کا وقت آیا تو میرا دل کہتا ہے کہ اب تو چپ رہ یعنی رخصتی کا نام مت لے یعنی منہ رخصت کا لفظ بولتا ہے مگر رخصت نہ ہو)

۱۸۔ اگر میرے دل کی زیادہ آرزوئیں تیری طرف لوٹ آئیگی نہیں

تو میں (اپنے دل سے) کہتا کہ تیرا کہنا پورا نہ ہوا۔

۱۹۔ اگر تم نے ایک بیماری کا دوسری بیماری سے علاج کیا (شفادی) تو اس بیمار سے جس نے تمہیں بیمار کیا) زیادہ سخت اور مہلک ہے وہ بیماری جس سے تو نے اس کا علاج کیا (یعنی عضدالدولہ کی جدائی وطن کی جدائی سے بھی زیادہ شاق ہے)

۲۰۔ میں اپنے دل سے سرگوشیوں کو تم سے چھپاتا ہوں اور اپنے غموں کو (جو مجھ سے بہت جھگڑا کر رہے ہیں) بھی تم سے مخفی رکھتا ہوں۔

۲۱۔ اگر میں اُن غموں کی نافرمانی کروں تو یہ بہت شدید ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی اطاعت کر دوں تو وہ ہلکی ہو جاتی ہیں (یعنی جب کوچ کی نیت کرتا ہوں)

۲۲۔ نوبندہ کے نواح میں بہت سے لوگ میری جدائی سے مغموم اور رنجیدہ ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ خوشی (یعنی میرے آنےکی خوشی) اس جدائی کے رنج کے مقابلہ میں ہے۔

۲۳۔ اور جو اپنے شیریں دہن سے ترک اونٹنی کے پالان اور گدے کو بوسہ دینگے جس وقت ہم اونٹنی بٹھا دینگے۔

۲۴- میری جدائی کے بعد اس شخص نے عطر لگانا حرام کیا ہے (مگر وہ اسقدر پاک اور طاہر ہے) کہ عبیر اس کے جسم سے لپٹ گیا ہے۔

۲۵- اور اپنے منہ کو ہر عاشق زار سے روکتا ہے اور اسے مسواک کو دیتا ہے

۲۶- اس کی آنکھ کے ڈھیلے کو نیند میری بابتہ (قصہ) سناتی ہے تو کاش کہ وہ نیند تیری فیاضیوں کی بابتہ بھی ذکر کرے (تا کہ میرے وطن نہ جانیکا سبب بھی اس کو معلوم ہو جائے)

۲۷- خراسانی اونٹنیاں (جو مضبوط اور موٹی ہیں راستہ میں) بغیر نحیف اور دبلے ہوئے عراق نہیں پہنچیں (یعنی مسافت بہت طویل ہے)

۲۸- میں اس کی آنکھ کیلئے ایسا خواب نہیں پسند کرتا کہ جب وہ جاگے تو شک میں آجائے یعنی جھوٹ سمجھے۔

۲۹- اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی میرے سوا (تیری فیاضیوں کو) سنائے اور بیان کرے۔ تو کاش کہ یہ انکو تیرا گرویدہ نہ بنائے۔ صفحہ ۲۱

۳۰- اور (توبہ کے) بہت سے خوشی سننے والے (میرے قصائد) سنتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ آیا وہ میری تعریف کرنیکے سبب پسند کرتے ہیں یا تمہاری بزرگی کے خیال سے (پسند کرتے ہیں)

۳۱- یہ خوشبو تیری آبرو اور عزت ہے جو مشک کی مانند ہے اور میرے
اشعار سیل بٹہ کی مانند ہیں (جس پر یہ خوشبو پیسی جائیگی)

۳۲- ان دونوں کی تعریف نکرو بلکہ اس عالی ہمت کی تعریف کرو کہ
کہ جس کا نام لئے بغیر کسی کی تعریف کیجائے تو مراد تم سے ہے۔

۳۳- (وہ) سفید پیشانی والا ہے جن کے اخلاق ان کے باپ کے
اخلاق کی مانند ہیں اور کل تمہارے بچے انہیں اخلاق کی
بدولت تمہارے باپ کی مشابہ ہو جائیں گے۔

۳۴- دوستوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو بوجہ عشق محبت خاص خصوصیت
رکھتے ہیں (یعنی جنکو محبت کیوجہ سے حزن و ملال ہوتا ہے)
اور وہ بھی ہیں جو اس محبت میں شرکت غم کا دعوی کرتے ہیں۔

۳۵- جبکہ آنسو رخساروں پر ایک دوسرے سے مشابہ ہوں تو بھی
رونیوالے اور بناوٹی رونیوالے کا پتہ چل جاتا ہے۔

۳۶- ابو شجاع کی سخاوتوں نے میری آنکھ کی ذمہ داری لی ہے
اس جدائی سے ان شخصوں پر یقینی ہیں ان لوگوں کی طرح
بناوٹی نہ رونگا۔

۳۷۔ اے جدائی میری سواری کے پاؤں کے آگے سے ہٹ جا جو نیزے کی نوک کی طرح تمہارے پیٹ میں گھس جاتی ہے

۳۸۔ اے راستہ تو جو تیرا دل چاہے وہ بنجا۔ خواہ مصیبت ہو یا نجات ہو یا ہلاکت ہو (ہم ضرور راستے طے کریں گے۔

۳۹۔ اگر ہم تشرین کی پانچویں کو روانہ ہوئے تو (اہل کوفہ) مجمع سماک (ستارہ) کو دیکھنے سے پہلے دیکھ لیں گے۔

۴۰۔ فنا خسرو (یعنی عضد الدولہ) کی برکت مجھے دشمنوں کے نیزوں اور پے درپے ضربوں کو رفع کرتی ہے۔

۴۱۔ اور اس کی اضا ور غبت سے میں پہنتا ہوں جو بُرا ہے اور بہادروں کو ڈراتا ہے۔

۴۲۔ جب ہم تم سے جدا ہوں تو تمہارے بدلے کس کو لوں۔ تمام لوگ سوائے تمہارے جھوٹے ہیں (یعنی بے حقیقت اور ہیچ ہیں)۔

۴۳۔ اور میں (اپنے جانے میں) اس تیر کے سوا اور کچھ نہیں بھول جو ہوا میں پھینکا جاتا ہے اور جبکہ اس میں ہوا میں)۔

ٹھہراؤ نہیں ہوتا تو واپس آجاتا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ جس طرح تیر واپس آجاتا ہے میں بھی واپس آؤں گا)

۴۴۔ میں خدا سے اسباب پر شرمندہ ہوں کہ اس نے مجھکو (اسوقت) دیکھا ہے جبکہ میں تجھسے جدا ہو رہا ہوں درآنحالیکہ اس نے (یعنی خدا نے) تمہیں اپنے بندوں میں سے پسند کیا ہے۔

مطبع علی گڑھ پرنٹنگ ورکس علی گڑھ میں چھپی

# الجزء الثالث

## حلّ اللُّغات

# فتوح السند — البلاذري

| English. | Urdu. | Arabic. | Page. |
| --- | --- | --- | --- |
| He Sent | اُسنے بہیجا | وجه | 1 |
| Led an army or dispatched | لشکرکشی کی | أقطع جيشا | |
| Sent a small force against a horde | ہاتہی کو چیونٹی سے لڑا دیا | حملت دودا علی عود | |
| Marsh, Valley | دلدل' وادی | خور | |
| Frontiers | سرحد | ثغز | |
| Deputed to | وفد بناکربہیجا | أو فد | |
| Studied, Explored | تحقیق کي | تبحرت | 2 |
| Shallow | تہوڑا' اُتہلا ان | وشل | |
| Sour, bitter | تلخ' کڑوا | دقل | |
| Thief | چور | لص جمع لصوص | |
| They perish | تباہ ہوتے ہیں | ضاعوا | |
| Rhyming | تک بندی کرنیوالا | ساجع | |
| Voluntarily | بخوشی خاطر | متطوعا | |
| Obtained booty | غنیمت حاصل کي | اصاب مغنما | |
| Prisoners | قیدی' اسیر | سبیا | |
| Docked tails | دم کٹے ہوئے | محذوفة | |
| Alertness | مستعدي | تشمر | |
| Himself, personally | اپني جانب سے | من قبله | 3 |
| Hunger | بہوک | سغب' جوع | |
| A woman who has given a birth | زچہ | نفساء | |
| Preparing for her | اُسکیلئے بنارہے ہیں | یعمل لها | |
| Porridge, Gravy | حریرہ | خبیص | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Votarist | موحد، خدا پرست | متألها | |
| Forcibly | جبریہ | عنوة | |
| Consolidated the country | مستحکم کیا | ضبط البلاد | |
| Paid | ادا کیا جاتا | تسوق | |
| Is far away & difficults | دور ھے، مشکل ھے | شحط | 4 |
| Centre of trade | تجارت گاہ | متجر | |
| Heard with a chuckle | نفرت سے سنتا تھا | أوجر | |
| Destitute, Poor | فلاکتزدہ، مفلس | معور | |
| Made them fly off | بھگایا اُنکو | فل هم | |
| Copied them | أسکي نقل کي | عمل عليها | |
| Coat of mail | زرہ بکتر | سرابيل | |
| Is estimated | تخمینہ کیا جاتا ھے | يرجم | |
| Scattered the hosts | گروہ کو منتشر کیا | بث السرايا | |
| Got down, Stayed | اُترا، ٹھہرا | حل | 5 |
| Hid it | چھپالیا | اجنت | |
| Rose against | باغي ھوگئے | خرج على | |
| Intercepted | حارج ھوئے | عرض ل | 6 |
| Sent an army | فوج بھیجي | اغزى | |
| Galloped off | بھاگا | نفر | |
| Appointed him | اُسے مقرر کیا | عقد له على | |
| Gave him | اُسے عطا کیا | ضم اليه | |
| Spun | دھنکي ھوئی | محلوج | 7 |
| Were wetted | ترکي گئیں | نقع | |
| Strong in taste | تیز | حاذق | |
| Was dried | خشکي ھوگئي | جفف | |
| Ammunitions | ھتھیار سامان حرب | اداة | |
| Were pitched | نصب کئے گئے | ركزت | |
| Dome, tower | برج منارہ | دقل | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| By way of moreship | عبادت کے طور پر | من طریق العبادة | 8 |
| Omen | شگون فال | طیرة | |
| Ladders | سیڑھیاں | سلالیهم | |
| Kept | قائم کیا | مکث | |
| Founded | بناء ڈالی | اختط | |
| Repairs | مرمت | مرمة | 9 |
| Debris | ملبہ مسمار شدہ سامان | نقض | |
| Was deposed | معزول ہوا | عزل | |
| Commissariate | سامان رسد | علوفة | |
| On behalf of | منجانب | عن | |
| Levied on them | لگایا اُن پر | وظف على | |
| Intervened, furthers | بیچ میں پڑا | سفر بین | |
| Indemnities, pledges | معاهدہ بدلہ | رهنا | |
| Figned, Pretended | حیلہ کیا بہانہ کیا | احتال | |
| Was unconcions of him | بے خبر تھا اُس سے | مستخف به | 10 |
| Disparaged him | حقیر سمجھتا تھا | لا عنه | |
| A check, impediment | رکاوٹ | معرد | |
| Lying flat | لیٹا ہوا | مجدلا | |
| Dust stainsd | خاک آلودہ | تعفر | |
| Pillow | تکیہ | موسد | |
| Opposed them | مقابلہ کیا | انا هضهم | |
| Dust | غبار | عجاج | |
| Old, Ancient | پرانا قدیم | عتیق | |
| In ruins | منہدم مسمار | فیصة | 11 |
| Imposed on them | اُنپر عائد کیا | اشترط علیهم | |
| Commissariat | کمسریٹ | ولا لکهم | |
| Temple | مندر، ٹھرتھہ | کنالس | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Fought bravely | دلیری سے لڑا | ابلوا | |
| Were exhausted | ختم ہوگئے | نفدت | |
| Demanding peace | امان چاہتے ہوئے | مستامن | |
| Spring | چشمہ آب | مدخل الماء | |
| Pond | حوض | برکة | 12 |
| Covered it over | پاٹ دیا ڈھانکا | عورة | |
| Cavity | سوراخ | کوة | |
| Presented | نذر کئے جاتے تھے | تہدی الیہ | |
| Spent on | خرچ کیا | انفق علی | |
| Our anger was cooled | ہمارا غصہ جاتا رہا | شفینا غائظنا | |
| Got our recompense | ہمارا بدلہ مل گیا | ادرکنا ثارنا | |
| Contonment | چھاونی | مغزی | |
| Pirates | بحری لٹیرے | یقطعون البحر | 13 |
| Came and went | آتے جاتے تھے | تردی | |
| Before him; as an example | مثالا اسکے آگے | تمثلا | |
| Protection | حفاظت | سیداد | |
| Chained | آہن زدہ | مکبلا | |
| Tied ; bound | طوقوں میں بندھا ہوا | مغلولا | |
| Those equal in age | ہمسن ہمعصر | قرن و ترب | |
| Trempled | روندی جاتیں | وطئت | |
| Battle | جنگ | وغی | |
| Stumbling block | ٹھوکر لگانے والا | عثور | |
| Borders | کنارہ | شاطی | 14 |
| Oppresed him | ظلم کیا | تجنی علیہ | 15 |
| Sandy plain | ریتیلا میدان | بطحتة | |
| Upset | پلٹ گئی | جنحت | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Those who dash | ٹکر لگانیوالے | نطاحة | 16 |
| Made an opening | شگاف کیا | ثلم | |
| Struggle | جھانگ' پیکار | جزع | |
| Stable | اصطبل | ربضها | |
| Broad fore head | کشادہ پیشاني والے | صلت الوجه | |
| Very generous | بہت سخی | جمأ مواهبه | |
| Came, accompanied | نکل ایا | شخص | |
| Swore by | قسم کہائی | عاذت | 17 |
| Black ; sooty | کالی سیاہ | سافي | |
| Suitable | گوارا | یسوغ | |
| Be hard for you | بھاري گذرے | یجفي | |
| Gets her object with delay | مقصد دیر میں ملتا ھے | یطی طلابها | |
| Left their abodes | اپنا مرکزچھوڑا | رفضوا مراكزهم | |
| Place of shelter | جائے پناہ | ملجأً | |
| Built a city | شہر بنایا | مصرها | |
| Entrushed to him | سپرد ھوتا | يفوض اليه | |
| Important matters | اهم امور | جسيم أمور | 18 |
| Wrested; snatched | چھین لیا | تخلص | |
| Was shunned | نفرت کیا گیا | رفض | |
| The best things | عمدہ عمدہ' بہترین | إستطف | |
| Broke their word | عہد وپیمان توڑدیا | نکث | |
| Got possession of | قبضہ کیا | أخذ | |
| Improved on it | ترمیم کي | رم | |
| Were difficult | دشوار تھین | أستغلق | 19 |
| Barges | کشتیان | بوارج | |
| Slaves | غلام | رقيقاً | |
| Extirpated | جلاوطن کیا | جلى عن | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Flourished | سر سبز هوئے | اخصبت | |
| Conquered | قبضه کیا | درج | |
| Rebelled against | بغاوت کي | التوى على | |
| Built sukker | شهر بنایا | سكر | 20 |
| Garrisoned | چهاوني ڈالي | عسكر | |
| Come to him | اس کے پاس آئين | اعترض عليه | |
| Dug | کهودا | حفر | |
| Became saltish | نمکین هوگیا | ملح | |
| Depredated on | حملے کئے | شن الغارات | |
| Quarrel | جهگڑا، مخاصمت | عصبية | |
| Careless | غافل | غار | |
| Blessed him | دعا کي | دعاله | |
| A tree | ساگون | ساجاً | 21 |
| Attacked him | اسپر حمله کیا | مالوا عليه | |
| Covered it with ray | نمده چڑهایا | لبدوه | |
| Convent | خانقاه تیرتهه | بيت | |
| Cure him | صحت دلادے | يبرى | |
| Lived | زنده رها | يلبث | |
| Offered him | پیش کیا اسکو | عرض عليه | |

## سيرة محمد صلعم – لعبد الملك

---

| | | | |
|---|---|---|---|
| Coming | آتے هوئے | مقبلاً | 22 |
| Collected round | جمع کیا | ندب | |
| May give yon booty | نفع دئے تمکو | ينفلكم | 23 |
| Hastened | هلکا هوا جلدي کي | خف | |
| Delayed | بهاري هوا (دير کی) | ثقل | |
| Collected | جمع کیا | استنفر | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Hired, Employed | أجرت پر ليا | استاجر | |
| Set against | مقابلہ کيا | عرض ل | |
| Frightened me | مجھے ڈرايا | افزعتني | |
| Battle field | قتل گاہ | مصارع | 24 |
| Stood still | ٹھہر گيا | مثل به | |
| Broke into pieces | پاش پاش ہوگيا | ارفضت | |
| Pieces Fragment | ٹکڑا، ريزہ | قلقة | |
| Rose in the morn | صبح کو أٹھا | غدوت | |
| Group, gathering | گروہ مجمع | رهط | |
| Are you not satisfied | کيا تم خوش نہين ہو | امارضيتم | 25 |
| We'll wait and see | ديکھينگے | نتربص | |
| I denied | ميں نے انکار کيا | جحدت | |
| Creates mischief | جھگڑے ڈلوائے | يقع في | |
| Am Sufficiently strong for him | کافي ہوں أس کے ليئے | الفيذلذه | |
| To quarrel with him | أس سے لڑوں | اقع به | |
| Red hot with Anger | سخت غضبناک | حديد | |
| Had cut into pices | کاٹديا تھا | جدع | 26 |
| Had upset | لوٹ ديا تھا | حول | |
| Made me careless of him | مجھے أس سے بے پرواہ کرو | شغلني عنه | |
| Else besides | علاوہ اسکے | فهو ذالك | |
| All went out | سب نکلے | اومبت | |
| Insisted on him | اصرار کرتا أس پر | لاطه | |
| Take revenge from him | بدلہ ليگا أس سے | يجزئي عنه | |
| Warm yourself | تاپ لے | استجمر | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| What has't thou done | تو نے کیا کیا | ماجنت به | |
| Secession | پلٹ جانا | تحاجزهم | 27 |
| Lost camel | گمراه اونٹنی | ضالة | |
| Fore locks of hair | زلف گیسو | ذوائبه | |
| Handsome and chaste | خوشرو پاک دامن | وضيأ نظيفاً | |
| Brought me to | مجھے لیگیا | احدبي ب | |
| Pay to us | ہمیں دیدو | ادوا علينا | 28 |
| Take in full | پورا پورا لو | تجافوله | |
| Became unconsious of him | بے خبر ہوگئے اس سے | لهوا عنه | |
| With (sword) hanging by | لٹکائے ہوئے | متوشح ب | |
| Put to sword | تلوار ماری | علي ب | |
| Tore open | چاک کیا | خاض | |
| Attacked him | حمله کیا اس پر | عدا عليه | |
| Fought with him | لڑے اس سے | تشاغلوا به | |
| Limbs | اعضاء | اشلاء | |
| Torn to pieces | پاره پاره | ملتحب | |
| Praise on him | بلند کروں اس کو | اجله | |
| Sword | تلوار | قراقر | |
| Shall perish | ہلاک ہوجائیگا | يعطب | |
| The passions | جوش دل | جاشي | |
| Breast | سینه | كلكلي | |
| Fully armoured | ہتھیار بند | شاكي السلاح | |
| A loon | کمینه کا بچه | عصارة هجن | |
| Revenge | بدله، قصاص | وترتي | |
| Hatred | کینه | ذحله | |
| Scatter him | منتشر کردئے | بذتهم | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Sat one after the other | یکے بعد دیگرے بیٹھے تھے | اعتقبوها | |
| Appointed him | مقرر کیا | جعل علی | |
| Rear; Reserves; | | ساقة کمین | |
| Right, left; Centre | | میمنة میسرة قلب | |
| Is he among you | کیا تم میں ہے | او فیکم | |
| Consorted with her co-habit | جماع کیا اُس سے | نزرت علیها | 31 |
| A babe | بچہ | سخلة | |
| Crossed | طے کیا | جزع | |
| Passed thence | وہاں سے گذرے | انصب به | |
| Took omen | فال نکالی | تفاءل به | 32 |
| From our responsibility | ہمارے ذمہ سے | ذمتنا | 33 |
| I am seeing now | میں دیکھتا ہوں | لکانی الان انظر | |
| Turned from | باگ موڑی | انحط من | 34 |
| Is that you | اچھا یوں سہی | اوذاک بذاک | |
| Water carriers | سقے | راویة سقاة | 35 |
| Made them benumbed | سست کردیا انکو | اذلقواهما | |
| Preparations | تیاریاں؛ سامان | عدد | |
| Pieces | ٹکڑے | افلاذ | 36 |
| A mound (of dust) | تودہ ریگ | تل | |
| Water flask | مشکیزہ | شنا | |
| Broke | توڑا | وثة | |
| Rubbish | مینگنیاں | ابعار | |
| Turned from | ہٹ کر چلا | ضرب عن | 37 |
| went along the coast | کنارے کنارے چلا | ساحل به | |
| Breast | سینہ | لبتة | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Sprout; Drop | چھوٹتا | نضج | |
| Festwal | تیوہار | موسما | 38 |
| The damsels should sing to us | گانیوالیان گائیں | ثعزف | |
| The chieftain | ذمہ دار حاکم | بجاها | |
| Feud | جھگڑا، تنازع | مشاورة | |
| Group; cavalry | گروہ، رسالہ | عصبة، مقانب | 39 |
| Bereft of clothes | کپڑے چھینا ہوا | مسلوب | |
| Made hard | جما دیا | لبد | |
| Hastening | تیزي سے | یبادرهم | |
| Soft dust | نرم زمین | دها | 40 |
| Hesitate | پس و پیش کرین | نتقدمه و نتاخرعنه | |
| Tact | جانبازي | مكيدة | |
| Spoil; cover | خراب کرین | نغور | |
| Threw | پھینکے | قذف فيه | |
| Prepare conveyance | تیارکرین سوازي | لغد ركائبك | |
| Give us victory | فتح دے | اظهرنا على | |
| Gliding down | اترتے ھوئے | تصوب | 41 |
| Quarreling, | مخاصمت، جھگڑنا | تحادك | |
| Destroy them | تباہ کردے | احذهم | |
| Count, tell | گن، شمار کر | احزر | 42 |
| Leave me awhile | مجھے مہلت دو | امهلوني | |
| Chieftain | سردار | مطاع في | 43 |
| Witness thou | | انت على بذاك گواہ رہنا | |
| Indemnity | خون بہا | عقلة | |
| Leave alone | چھوڑ دو | خلوا بين | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Took out | نکالا | نشل | 44 |
| Sharpening it | تیز کر رہا تھا | یحددها | |
| Preparing | تیار کرتا تھا | یهیئها | |
| Belly | پیٹ ' شکم | سترة | |
| Brave | بہادر | اکلة جزرو | |
| Revenge | خون بہا | حضرت | |
| Furthrd | ترقی دی | استوسقوعلاول | |
| Became hard | سخت ہوگیا | حقب | |
| Spleen | تلی | الرئة | |
| Helmet | خود | بیضته | |
| Tied round | باندھ لیا | اعتجر | 45 |
| Ugly looking | کریہ المنظر | شرسا | |
| Cut | کاٹ دیا | اطن | |
| Flowed freely | بہتا تھا | تشخب | |
| Neared | نزدیک ہوا | حبا | |
| Jumped upon it | اسپر چہڑا | اقتحم فیه | |
| Fulfil his oath | قسم پوری کرے | یبر یمینه | |
| Went away from | دور ہوا | فصل | 46 |
| Exchanged blows | ہاتھ ہوئے دو ہاتھ اختلف بینهما ضربتین | | |
| Recognised | پہچان لیا | اثبت | |
| Attacked him | حملہ کیا | ذفف علی | |
| Carried him, sent him to | ملا دیا ' پہنچایا | حاز الی | |
| Moved forward | بڑھے | تزاحف | |
| Surround you | تمکو گھیر لیں | الکنفکم | |
| Pour on, remove | ہٹادو پر سالو | انضحوا ب | |
| Set right, arrayed. | درست کیا | ادال | 47 |
| Forward | آگے بڑھا ہوا | مستقتل | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| In advance | نکلا هوا | مستلصل | |
| Pain | درد تکلیف | وجع | |
| Give me satisfactian | بدله دومجهے | آقدنی | |
| Hugged, embraced | گلے لپٹ گیا | اعتنقه | |
| Who made you do it | تمسے یہه کسلے کرایا | ماحملک علی هذا | |
| Blessed him | دعادي | قال له | |
| Reminded | قسم دیتے تهے | ینا شد | |
| Stop, lessen | کم کیجئے | بعض | 48 |
| Dozed off | اونگهه گئے | خفق | |
| Awoke | جاگے | انتبه | |
| Incited them | بهڑ کا یا | حرضهم | |
| For God's sake | خدا کي خوشي کے لیئے | محتسباً | |
| Oho, Haha | اها واه وا | بخ بخ | |
| Dipping | گهسنا جانا | غمسه فی | |
| Bare headed, took off | برهنه سر أتار دیا | حاسراً نزع | |
| Invoking help | مدد چاهتا تها | مستغتم | 49 |
| A hand ful | مٹهي بهر | حفنة | |
| Hurled it | پهینکا | نفح ب | |
| Commenced capturring | قید کرنا شروع کیا | وضع ایدیهم یاسرون | |
| Appression | زیادتي | اثخان | 50 |
| Involuntarily | بدمزگي سے | مستکرهاً | |
| Shall mince him | تکڑے تکڑے کرونگا | الحسنه | |
| Bridle him, | لگام دونگا | الجمنه | |
| Called me | کدهت دي | کنانی | |
| Prevented from | روکتا تها | الف عن | 51 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Attacked him | اُس پر حملہ کیا | نازلہ | |
| Sees his way | بچت دیکھتا ھے | یری سبلہ | |
| Shrintks, bend | جھکتا ھے | ینحنی | 52 |
| Bends down | جھکجاتا ھے | تدنی | |
| Behead, kill | سر اڑاتا ھوں | اعبط | |
| Mushrafi swords | مشرفي تلوار | عضب مشرقی | |
| Ilike | پسند کرتا ھوں | اُرزم | |
| Flees or tells lies | جھونت بولتا یا بھاگتاھے | یفری فری | |
| Is milked | دودھ دھواتی ھے | یستنزل | |
| Forsook, shunned | منحرف ھوا' مُنھہ موڑا | رغب عن | 53 |
| Lance, spear | نیزہ' برچھا | صعدۃ' قتبلہ | |
| Thy sires | تیرے اجداد | ابواک | |
| led by hand | ھاتھہ پکڑے | أخذاً بیدہ | |
| I had put it off. | میں نے اُتار لیا تھا | استلبتھا | |
| Yes! to be Sure | ذاً ھاں' سچ ھے | ھا واللہ | |
| I give raswson | میں فدیہ دوں | افتدیت ب | |
| Drgged them both | کھنچتاتھا اُن دونونکو | اقودھما | 54 |
| Sandy plain | ریتیلي زمین | ومضاء | |
| Laid him on his back | پیٹھہ کے بل لٹاتا تھا | یضجع | |
| A ring, a circle | حلقہ ' گھیرا | مسکہ | |
| Warding off | انسے ھٹاتا تھا | اذب عنہ | |
| Cut them to pieces | ریزہ ریزہ کردیا | ھبروھما | |
| Overlooking | دکھائي دیتا تھا | لیشرف نبا | 55 |
| Shall loot | لوتھینگے | ننتھب | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Neigling Sound | گہوڑونکي هنهنانيت | حمحمة | |
| | | ابخيل | |
| I controlled myself | ضبط كيا ميني | تماسكت | |
| I do not doubt | شبه كرتا | انماري | |
| Padge. | نشان | سيماء | 56 |
| Hung; loosened | دهيلا كيا لٹكايا | ارسلواعلول | |
| | | ارخوعلى | |
| For poup & Nos. | ظاهري شان اور تعداد | عدداوعددا | |
| Shall take revenge | بدله ليگي | تنقم | |
| Calf | بچهڑا | بزل | |
| Watchword | لفظ راهداري | شعار | |
| Bushes | جهاري | حرجة | 57 |
| Twiggen; twisted | لبجهي هوئي | ملتفة | |
| Went to him | اُسكے پاس گيا | صمدت نحده | |
| Flies | اڑتي هے | نطيح | |
| Hung down | لٹک گئي | تعلقت | |
| Checked me | مجهے روكتي تهي | اجهضني | |
| Dragged behined | پيچهے كهينچتا تها | استحب خلف | |
| Pulled at it | كهينچا اسے | تمطيت | |
| Wounded | مجروح | عقير | |
| Knee | گهٹنا | ركبه | 58 |
| Table Cloth | دستر خوان | ماديه | |
| A little weaker | كمزور تهوڑا سا | اشف بقليل | |
| I bruissed him | ميں نے اسے زخمي كيا | خنجشته | |
| Caught me | مجهے پكڑا | ضربت بي | |
| Thou climbed | تو چڑهگيا | ارتقيت | |
| Beheaded him | سر كاٹديا | احتززت | |
| Was pawing the ground | كهودتا تها | يبحث | 59 |
| Inhis death pangs | نزع ميں | روقه | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Turned away from | اُس سے دور ہوا | نحدت عن | |
| A piece of wood | لکڑي کا ٹکڑا | جذلا | |
| Flourished it | اُسے هلايا | هزه | |
| Strong in Waist | مضبوط کمر | شديدالسکن | |
| A group | گروه | اذواد | 60 |
| Without revenge | بغير بدله دئے | فرغاب | |
| Sword | تلوار | حسامة | |
| Brave; Chivalorous | شجاع، بہادر | کماة | |
| Safe; in sheath | محفوظ | مصونة | |
| Left him at | چہوڑا | غادرت ثاديا مقيم | |
| Cooled down | ٹہنڈي پڑگئي | بروت | |
| Arrow | تير | شکة | |
| Horse; Stallion | گہوڑا | يعبوب | 61 |
| Was outsripped | جدا هوگيا | تزايل | |
| *Kept him* | اُسے رکہا | اقوه | |
| At the dead of Night | نصف شبکو | جوف الليل | 62 |
| Dead androtten | سڑ گئے | جيفوا | |
| Sheltered me | پناه دي | آواني | |
| Clear; legible | صاف | وحي | |
| New | نيا | قشيب | |
| Brings it | بار بار لاتي هے | تداول | |
| Rain; cloud | ابر، بادل | جون | |
| White cloud | بادل سفيد | وسمي | |
| Pouring | بہنے والا | منهمر | |
| Heavy downpour | موسلا دهار | سکوب | |
| Old and ruined | پرانے | خلقا | |
| devastated | ويران | يبابا | |
| Aggrieved | مغموم رنجيده | كئيبة | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Towards | جانب سمت | جلم | 63 |
| Before | سامنے | حذا | |
| Oldmen | بڈھے | مرد | |
| Helped him | مدد کي اُن کي | وازره | |
| Thickest of Battle | جنگ کا زور | لفح الحرب | |
| Stout limbed | گٹھا ہوا جسم | حاظي الكعوب | |
| Fallen; Slain | چت پڑا ہوا مقتول | صريعا | |
| Hard ground | سخت زمين | جبوب | |
| Head downward | سر کے بل | كباكب | |
| Affects in | اثر کرتا هے | ياخذب | |
| Condition | حالت | شان | |
| Lot; fate | قسمت | نصيب | |
| True; correce | صحيح سچ | مصيب | |
| Died ; Expired | گذرا، مرگيا | مات عليه | 64 |

---

# اطواق الذهب للزمخشري

| English | Urdu | Arabic |
|---|---|---|
| Lowers; demolishes | گرانيِ گسمار کرتي | يخفض |
| Penury; Poverty | تنگي مسرت | مدمه |
| Profligacy | بدكاري | فجوره |
| Wound; bruise | رخم، فساد | ثاثي |
| Mender; Heeler | مصلح؛ شفي | اراب |
| Embrcaer | گلے لگانيوالا | آضم |
| Spurs; skirts | رکاب؛ دامن | فرز |
| Clay | مٹی | صلصال |
| Pebble | مٹی ٹھیکری | فخار |
| Pride | غرور | زهه |
| Exertions | کوشش | جهد |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Make wry face | منه بگاڑے | تصعر | |
| Excesses | زیادتي' کثرت | غلو | |
| Fancies; Pride | تکبر ' تخیل | خیلائک | |
| Storm | آندهي | اعصار | |
| Weak | کمزور | فائل | 66 |
| Sides; Flank | پہلو' جوانب | اکباد جمع کبد | |
| Shelter; Hollow | پناه' نشیب | کنف وطی | |
| Pride | غرور | خنزوانه | |
| Side | پہلو | عطف | |
| Flexible | لچکنے والا | میال | |
| Long skirted | لمبے دامن کي | ذیال | |
| Sin | گناه | وزر ' حوب | |
| Dunce; Proud | مغرور | أرعن | |
| Shall wrap | لپٹیے گي | تلحف | |
| Burdon | بوجهه | عب | |
| Fall; ruin | ذلت' رسوائي | توضیع | |
| Namelessness; | گمنامي | تنکیر ' خمول | |
| Fame; Renown | وجاهه شهرت | نباهه | |
| Trouble; misery | مصیبت ؛ تکلیف | احن اضسار محن | |
| Away from | دور ' علیحده | اناي | |
| Are uneasy | مضطرب هوتی هیں | تقلقل | |
| Unsafe Honour | غیر محفوظ آبرو | عرض المبذول | 6 |
| Torn to bits | پاره پاره | مزق | |
| Fur cloak | لباده | فروته | |
| Is full | بهرا هوا | شبعت | |
| Family | اهل وعیال | حزانه | |

Be sprinkled چھڑکاو کیا ہوا مسطور
Open کھول دے انجح
Bend the scale جھکا دے ارجح
Excited; Angered جوش میں ہو غصہ ہو طاش جاش
Have patiences صبر کر تیری تعریف مكانك
thou will be praisd کي جائیگي تحمدي
Wait, thou shall be appeased وائيك
تحمل کر تجھے تسکین ہوگی تصمدي
Blame; rebukes ملامت تانيب لوم
Rubs رگڑتا ہے ' ملتا ہے يعرك
Vein رگ نهاط
Spot of ink سیاہي کا دھبہ زلبل الحبر
Oily paper چکنا کاغذ رق الدهين
Chivalry انسانیت مروة
Quality; natual habit صفت خصلت خليقة
Worthy of لائق ' قابل جديرة
Baseness; notoriety کمینگي بدنامي دناءة
Splintered چوري جائيگي يجبر 68
Broken شکستہ مهيض
Remove; ward off پلٹانا : بچانا يريح يزيح
Go away چلي جائیں عزبت
Become excessive شدید ہوں حزبت
Difficulties مصائب والا نقم
Fears ; Is afraid of ڈرتا ہے استوحش
Freshness ; gloss تازگی سر سبزي نضرة
Coaches سواري ويكدة
Got safe from بچ گیا اشماز
Exciting جوشیلي ازيز

| | | | |
|---|---|---|---|
| | ماثل قائم | کھڑا ھوا | Standing |
| | حرالسنابت | پاک نسل | Pure blooded |
| | وثاب | کودنےوالاایڑلگا ہوا | Jumping ; Spurring |
| 69 | عطیق | ازاد رھا | Free ; Liberated |
| | تکاتب علاو | پختہ عہدکرے | Determines |
| | ملزق | ناپائدار | Undurable |
| | تروید | سیراب کرتی ھے | Quenches |
| | قناطیر | ڈھیر | Piles upon piles |
| | قنطرہ | پل | Bridge |
| | بھجۃ | خوشي فرحت | Pleasure |
| | تالد | موروثي | Hereditary |
| | طریفا | نیا | New ; Fresh |
| | لبید | روکنا بچانا | Prevent ; cheek |
| | کب | گرانا | To fell down |
| 70 | مساخر | بیہودگیان | Fellies |
| | قصب السبق | سبقت کي میخ | Peg of glory |
| | یلفتنک | بیتوجہہ کرے تجھے | Should'nt make you unmindful |
| | تناضل | مقابلہ موازنہ | Contrast |
| | متنسکا | پرھیزگاري کرنے والا | Pious |
| | اھداب | شاخ کنارے | Fringes |
| | متفادیا | بچانے والا | Keeping safe |
| | مبجل | عظیم | Great |
| | اقتحم | حقارت کي | Slighted |
| | یصدون | منحرف ھوتے | Dany ; refuse |
| | فج نہج | رستہ گذر گاہ | Path ; a foot path |
| | ثنیات }<br>مضائق } | رکاوٹیں عسرتیں<br>تنگیاں | Cheeks ; Difficulties |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Piercing ; keen | کاٹنھوالی ' تیز | بواتر | 71 |
| Mountains | پہاڑ | رواسي | |
| Reeds | کوڑا کرکٹ | فثاء | |
| Floats over | تیرتا ھے | لیطفو اعلی | |
| Carriers of burden | بوجھہ اٹھانھوالے | زوامل | |
| Loosened ; Slighted | ڈھیل دي | رخص | |
| Wrote footnotes | حاشئے لکہے | علقوا | |
| Bargained | سودا کیا | صفقوا | |
| Gamble | قمار بازي' اور جوا | يقمروا | |
| Get rich | مال حاصل کریں | يوسروا | |
| Thrust ; Pitch | گاڑہ دیں | انشبوا | |
| Deception ; cheat | دھوکہ بازي | ختل | |
| Vermins | کیڑے | ذراريح | |
| Snakes; Adder | سانپ | اصلال | |
| Biting | ڈسنے والا | لاسعة | |
| Perishes | ھلاک ھوتا ھے | يتوي | |
| Sepoys | فوج سپاھی | شرط | |
| Treachery | جعلسازي دغا | شطط | |
| Spread | پہیلاتے | مبذروا | 72 |
| Suppose | فرض کر | هب | |
| Told in Quran | قرآن میں آئے | نصت | |
| Related in tales | بیان کئے گئے | قصت | |
| Small sins | گناہ صغیرہ | هناة | |
| Careless | غافل | ذاهل | |
| Grave sins | گناہ کبیرہ | هفوات | |
| Committance of crimes | گناہ کاارتکاب | اقتراف | |
| Whelps | بچہ شیر | شبل | |
| Distined | مقرر ' معین | موكول | |

| | | |
|---|---|---|
| Protection | حفاظت | محاماة |
| Brave | جري؛ بهادر | حمس |
| Army | لشکر | خمس |
| Lion | شير | ريبال |
| Den | بهٹ؛ کهوه | مربض |
| Dress | لباس | لطيفه |
| Defence | حفاظت | زياده |
| Turning on | بدلتا هے | يتململ |
| Less or more | كمي و زيادتي | فرط؛ فرط |
| Heart and liver | دل و جگر | مهجة |
| Become deaf | گونگا بنانا | يخرس 7 |
| Bed | بستر؛ آرام گاه | مضجع |
| Place of slaughter | قتل گاه | مذبح |
| Bore trouble | تكليف أتهائي | كلف |
| Witty; clever | هوشيار | كيس |
| Intrepid | بهادر | متجلده |
| Idle | بيٹهنے والا | متقاعده |
| Lagging behind | پيچهے رهنے والا | متقاعس |
| Dull | سو رهنے والا | متناعس |
| Try hard | كوشش كر | كس |
| Ask; require | طلب كر | تبغ |
| With thee | تجهه مهں | فمعك |
| God; Deity | خدا | ديان |
| Greatest; hardest | سخت شديد | الد |
| Sin; fault | عيب | وصما |

# مقامات ابي الفضل بديع الزمان همذاني

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Dragged me | کھینچا مجھے | حدبي | 74 |
| Need; Necessity | حاجت | اوب | |
| Rode; Mounted | سوار هوا | اقتعدت | |
| Intention | نیت | طیة | |
| Mounted | سوار هوا | امطیت | |
| Gates | دروازه | در و بها | |
| Was drawn | نکلا ، برامد هوا | انتضول | |
| Rose; came out | " " | بوز | |
| Central part of a city | وسط شهر | نقطة البلد | |
| Grated my eyes | کانمیں پڑي | خرق سمعي | |
| I intended | میں نے قصد کیا | انتحیت | |
| Choking for breath | حلق سے آواز نکلتي هے | مختنق | |
| Back of the neck | گدي | قذال | |
| First Fruit | پهلا پهول | باکوره | |
| Much talked of | زمانه کا افسانه | احدوثه | |
| Enigma | پهیلی | ادعیه | |
| Puzzle | گورکهه دهندا | احجیه | |
| Harem Purdahnashins | پرده والیاں | وبات الحجال | |
| Heights | اونچائي | حزون | |
| Explored | تحقیق کي | نهج | |
| Penetrated | گهسا | ولج | |
| Precious stone | جواهرات | اعلاق | 75 |
| Important matter | اهم امور | خطوب | |
| Obscurities | پوشیده باتیں | مغالق | |
| Hoards | خزانه ، گنج | مختزن | |
| Eyes | آنکهه | حدق احداق | |

| | | |
|---|---|---|
| Embraced | گلے لگایا | ھصرت |
| Supple creature | نرم و نازک جسم | غصون النّاعسات |
| Rosy; Vermil | گلابي | موردات |
| I recoiled from | پرھیز کیامین نے | نھرت |
| Came on me | غالب ھوئي مجھہ پر | علتني |
| Dignity | بزرگي عظمت | ابہہ |
| Speaking at random | تکبندي کرنےوالا | ناثر ھوس |
| I saw | مین نے دیکھا | عاینت |
| I observed | مین نے غور کیا | عانیت |
| I estimated | مین نے اندازہ کیا | قالیست |
| I endured | مین نے برداشت کیا | قاسیت |
| Dear | مہنگا | غالیا |
| Cheap | سستا | رخیصا |
| Pageants | جلوس: تماشے | مواکب |
| Shoulders | کندھے | مناکب |
| Vowed | منت مانی | نذرت |
| Withhold from | روکون | ادخرعن |
| Shift | گلو خلاسي کرون | اخلع |
| Cord; string | ستلي | ربقة |
| Shrinks | پیچھے ھتا ھے | یتقزز |
| Shuns | نفرت کرتا ھے | 7 یانف |
| Of pure blood | نجیب الطرفین | سقي بالماء الطاھر عود |
| Dispersal | چھتر | اجفال |
| Accosted | مخاتب ھوا | تعرضت |
| Will open | کھلوائوگي | یحدل |
| Rode | سوار ھوا | اشد |
| Blind folly | خطا عصیان | عمایة |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| urser | گهوڑا | طرفي | |
| rror | غلطي ، گناه | غوايه | |
| aught | گهونٹ | سائغه | |
| obes | کپڑے | سابغة | |
| hone forth | چمکا روشن هوا | انصاح | |
| purred our hourses | جولاني کي | تجالينا | |
| ecame sombre | سياه هوگيا | بقل | |
| rooped | بند هوئي | اغتمض | |
| Vanderer | خاک بسر | مدقاب | 77 |
| Oppressed | شکسته | فل | |
| Prey | شکار | طريدة | |
| His speed | أسکي رفتار | وطوه | |
| Bread | روٹي | رغيف | |
| Barked | بهونکے | نبح | |
| Pebbles | ٹهيکرياں | حصيات | |
| Swept ; brooned | جهاڑو ملي | کنست | |
| Yardes | صحن | عرصات | |
| His camel | أسکا أونٹ | نضوه | |
| Weak, lean | کمزور ضعيف | طليح | |
| Grief | مصيبت | تبريح | |
| His progeny | بچه | فرخيه | |
| Extensive ground | وسيع ميدان | مهامهة فيح | |
| Fragrance | خشبو | عرف | |
| Should help | مدد کرے | يواس | |
| Hopes | أميد | امل | |
| Poverty; Pennery | تنگدستي | خصاصة | |
| Condition: Dress | حالت ، لباس | زي | |
| Should deceive | دهوکه ميں ڈالے | يغرن | 78 |

| | | |
|---|---|---|
| Listened to him | اُسے سنتے تھے | يصغي اليه |
| Fled to him | اُسکي طرف دوڑتے تھے | ينتفض له |
| Influenced | اثر ڈالتا تھا | يمتزج ب |
| In pathos | باريکي؛ لطافت | رقة |
| Hid from | پوشيده هوا | يغمض عن |
| Goods ; effects | سامان؛ | الثة |
| Hastened | جلدي کي | شذذت |
| Rug ; strapping | عرق گير | احلاس |
| Crossing | طے کرنا | انتهاب |
| injuries ; bruises | زخم | شاقت |
| Cutting | کاٹے هوئے | نفري |
| Humps | کوهان | اسنمه |
| Elevated plains | اُنچي زمين | نجاد |
| Horses | گھوڑے | جياد |
| Appeard to us | همين نظر آيا | تاح ل |
| Locks and curls | زلفين | ضفائر |
| Hairs | بال گيسو | غدائر |
| Seeking depths | گہرائين ڈھونڈھين | نغور |
| We sleep | سوئين هم | نغور |
| We tied | باندھا همنے | ربطنا |
| Stout cord | مضبوط رسي | مرس |
| Dozing | غنودگي | لنعاس |
| Neighing | هنهناهٹ | صهيل |
| Pricked his ears | کان کھڑے کئے | ارهف |
| Gazed at | گھورتا تھا | طمح |
| Bit | کاٹتا تھا | ينجذ |
| The twine of the cord | رسي کے بل | قوي الحبل |
| Lips | هونٹھ | مشافره |

| | | |
|---|---|---|
| Dug | کهودتا تها | ينقد |
| Hoofs | کهر، پاون | حوافر |
| Swollen | پهولا هوا | منتبضا |
| Piercer | کهودنے والا | كاشرا 79 |
| Pride | تکبر، غرور | صلفا |
| Full of | بهري هوئی | جشي |
| Bore | برداشت کرتا تها | يبرحه |
| Irresistible, hard | اڈل، سخت | صلم، |
| Ran, hastened | دوڑا، بهاگا | تبادر |
| A piece of wood attached to ladle | ڈول کي لکڑي | كرب |
| Dragged him | کهينچا | ساقه |
| Dulled | کند کیا | كله |
| Death | موت | حين |
| Deterred | روکا | عقل |
| Tore to pieces | پهاڑ ڈالا | افترس |
| Strangled ; choked | گلا کهونٹنا | خنقت |
| Tore up | شگافته گیا | وجا |
| Got | پایا | الف |
| Heap dust | مٹي ڈالي | حثونا |
| Plain, Jungle | ميدان، جنگل | فلاة |
| Came down | أترے | هبطنا |
| Were lightened | هلکے هوے] | ضمرت |
| Thirst | پیاس | ظماء |
| Appeared | ظاهر هوا | عن ل |
| Back | پیٹه | حر 80 |
| Shining | چمکدار | متهلل |
| Fell on | پڑتي تهي | ترق |

| | | |
|---|---|---|
| Slipped down | پھسلتي تھي | تسهل |
| Body | شاخ' مراد جسم | قضيب |
| Descent (rea) | اصل' قوم | نجار |
| I fled | میں بھاگا | هست |
| Excellent | عمده | رحب |
| Gratulated | مبارک باد دي | هنات |
| Reins | لگام | اعنته |
| Burnt | جلاتي تھي | صهرت |
| Locust | ٹڈی | جندب |
| They take rest after meal | قیلوله کرتے هیں | تقيلون |
| Belt | پیٹی | منطقه |
| Separated | الگ کیا | نحي |
| Told its secret | چغلخوري کرتاتھا | تنم |
| A gossamer dress | باریک کپڑا | غلالة |
| Took off | آتارا | حط |
| Fed them on grass | گھاس دي | حش |
| Sprinkled | چھڑکاو کیا | رشها |
| My agility | میري پھرتي | خفتي |
| Love | محبت | شغف |
| Coward | پاجي' بزدل | للع |
| Shall stifle you | دم بند کردونگا | لاغصنه برلقة |
| Was tearing | پھاڑتا تھا | يبرشق |
| Rope | رسي | قد |
| Skin | جلد' کھال | اهاب |
| Slapped | چانٹے مارتا | يصفع' يلطم |
| Hoses | موزے | خفان |
| Wet | گیلا' تر | رطباً |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Thrust home | اثبته وانبته گهسادیا | | |
| Opened | کهولا | فرة | |
| Portioned | تقسیم کیا | توزع | |
| Gave up the ghost | مرگیا، دم دے دیا | جاد بنفسه | |
| Grave | قبر | رمس | |
| A corner | گوشه | فرضة | |
| Pities; feels pity for | رحم کرے | رثا | |
| Neared | قریب هوا | دلفت | |
| Order | حکم دو | احتکم | |
| Notoriety | رسوائي | خذلان | 83 |
| Ill-fatedness | مایوسي | حرمان | |

## مقامات ابى ألقاسم بن على خرمري

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Neared; Approached | قریب هوا | ناهز | 84 |
| Snatched | اسے اچک لیا | ابتزه | |
| Came to himself | درست هوا | استجاش | |
| Using Antimony | سرمه لگانا | اکتحال | |
| Stick for Antimony | سلائي سرمه | مرود | |
| Band; Group | لشکر، هجوم | کتیبة | |
| Reminding | یاددهاني | اذکار | |
| Progeny of Isis | اولاد شیث | انباط | |
| Progeny of Gacob | اولاد یعقوب | اسباط | |
| Think of; Remember | غورکر، فکرکر | اتقه | |
| You intend amlighen-ment | روشنی چاهوگا | استضبحت | |
| Shall flourish | سرسبز هوگا | احرع | |
| My Injunctions | میري نصیحت | سورتي | |
| Thy oven | تیرا چولها | اثافک | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| I tried | میں نے آزمایا | بلوت | |
| Ebbs and tides | گردش | تصریف | |
| Wealth | دولت | نشب | |
| Asked; questioned | تفتیش؛ سوال | فحص | |
| I Practised | میں نے مشاقی کی | مارست | 85 |
| I saw an opening | کشادگی دیکھی | استرفدت | |
| Chances | اتفاقات | فرص | |
| Loot; Plunder | لوٹ | خلس | |
| Nightmare | خواب پریشان | اضغاث الاحلام | |
| Shade | سایہ | فيء | |
| Transitory | بدلنے والا | منتسخ | |
| Trouble | تکلیف | غصة | |
| Weaning | دودھ چھڑانا | فطام | |
| Incussion | حملہ، غارتگری | غارات | |
| Weakness | کمزوری | منة | |
| Checkmate | روکنے والی | عائقة | |
| Daily food etc. | نفقہ | نافقة | |
| Is associated with | بندھا ہوا، متعلق | معصوب ب | |
| Easy to get | سہل الحصول | بارد المغنم | |
| Lighted; Burnt | جلائی، سلگائی | اضرم | |
| A Rustic | دہقان | بني غبراء | |
| Standard bearer | علم بردار | معلما | |
| Is washed | ضائع ہوتی ہے | يبور | |
| A spring | چشمہ | منهل | |
| Is dried | سوکھتا ہے | يغور | |
| A band | گروہ | جهل، | |
| Befall | لاحق ہوتا | يرهق | |

| | | |
|---|---|---|
| Pains; troubles | قلق دیتا | یقلق |
| Poison | زهر | حسه |
| Distant | بعید | شاسع |
| Angered | غصه هوا | قام وقعد 86 |
| Sanctimonious | پاک | ملزهقة |
| Excellent | عمده | مرفهة |
| Obtained soon | جلد ملتے | معجلة |
| Pass pleasantly | خوشي سے گذرتے هوں | غير معجلة |
| Chose; picted up | چن لیا | لقط |
| Scraped; carved | تراشا؛ چهیلا | انخرط |
| Hungry | بهوکے | خماص |
| Satiated | پهوکے بهرے | بطان |
| Spoke tersely | مجمل کها تونے | رتقط |
| Say plainly | مفصل کها تونے | قذقت |
| To eat | کهانا | اقتطف |
| Dress | لباس | جلباب |
| Agility; alertness | چستي؛ پهرتي | نشاط |
| Pertness | شوخ چشمي | قحة |
| Leopard-like | چیتے کي مانند | متنمز |
| Light; Burn | روشن کر | اقدح |
| Flint stone | چقماق | زند |
| Pass by; cross | قطع کر؛ طے کر | جب |
| Whirlpool | بهنور | لج |
| Ask for | طلب کر | انتجع |
| Be dilatory | سستي کر | تسام |
| Trials; efforts | کوششیں | داب |
| Dragged | حاصل کیا | جلب |

| | | |
|---|---|---|
| Poverty | عسرت | بأس |
| Wretchedness | فلاكت | مقربة |
| Penury | مفلسي | متعبة |
| Habit | خصلت | شيمة |
| ,, | عادت | شنشنة |
| Poverless struggle | عاجز اور متوكل | وكلة الكلة |
| Obtain; secure | توڑا؛ حاصل کیا | اشتار |
| Palm of hand | هتيلي | راحة |
| Extended | پهيلايا | استو طا |
| Lion | شير نيستان | ضرغام |
| Eminence | بلندي، مرتبة | حظوة |
| Indulgenee | تن آساني | خور |
| Twine brother | جوڑدان بهائي | صنو |
| Cowardice | نامردي | فشل |
| Is delaying | دير هے | مبطاة |
| Failure | ناكامي | مخيبة |
| Dared; tried | كوشش كي | جيسر |
| Got; obtained | پايا | اليسر |
| Failed | ناكام هوا | خاب |
| Get out | نكل چل | ابرز |
| Snatch | چهين لے | اخلب |
| Flattery | چرب زباني | صوغ اللسان |
| Get ready | تيار هو | ارتد |
| Rub | مل لے | امتر |
| Udders; Dugs | پستان | ضرع |
| Soften | نرم كر | دمث |
| Sharpen | تيز كر | اشحذ |

| | | |
|---|---|---|
| To take omens | فال لینا | عیافہ |
| Physiognomy | قیافہ دانی | قیافہ |
| Thought | خیالات | توسمہ |
| Missed | خطا کی | اخطات |
| His prey | شکار اسکا | فریستہ |
| Blandishments | ناز و نخرہ | دل |
| Satiety | سیرابی | هل |
| Dew | اوس | طل |
| Nut of palm . | چھارے کی گٹھلی | نقیر |
| Oozing out; Dripping | ترشح؛ ٹپکنا | رشح |
| Cash | نقد | منقودہ |
| Changes | تبدیلیان | بدوات |
| Obstacles | رکاوٹین | معقبات |
| Success | کامیابی | نجز |
| Leniency | نرمی | رفق |
| Cruelty | سختی | خرق |
| Pious | نیک | سبط |
| Mix | ملا، شامل کر | سب |
| Tied up | جکڑا ہوا | مغلولہ |
| Opposes | مخالفت کرے | نباب |
| Pains | تکلیف دے | ناب |
| Grief | رنج | کمد |
| Cuts asunder | کاٹ دے | بت |
| Promissory Notes | پرامیسری نوٹ | سفتجہ |
| Blamed | عیب لگایا | زرواعلی |
| On ordean | تکلیف | کریہ |
| Feint; Pretence | بہانہ، | تعلہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Useless thing | کهوتي چيز | حشف | |
| Intended | اراده کيا | ازمعت | |
| Travelling | غربت | اغترب | |
| Sets out | روانه هوا | تصعد | |
| Essence | خالص، عمده | زبد | |
| Purified | خالص، نچوز | محض | |
| Writty; Sage | عقلمند | لبيب | 89 |
| Well said | خوب کها | استقصيت | |
| Acted on | عمل کيا | اقتديت | |
| Bravo | شاباش هے | واهال | |
| Trespassed | سستي کريگا | اعتديت | |
| Alack; woe to thee | افسوس هے | آهامن | |
| True | سچ | سدداً | |
| Gave | عطا کيا | نحلت | |
| Loss | گمشدگي | فقد | |
| Last night | گذشته شب | بارحه | |
| Brilliant | عمده، خوبصورت | حسان | |
| The 1st Suret of the Holly Quran | سوره فاتحه | أم القرآن | |
| Teach; instract | تلقين کرتے هيں | لقن | |
| Pure gold | کهرا سونا | عقيان | |
| Shone forth | چمکا، تيز هوا | برح | |
| The spark | شعله | استعار | |
| Movements | آمد و رفت | غشيان | |
| Putting out | بجهانا | اطفاء | 90 |
| Populous | آباده | ماهول | |
| Resort | جاے ورود | مشفوه | |

| | | |
|---|---|---|
| Buds | کلیان | ازاهير |
| Plain | میدان | ارجاء |
| I went to | میں گیا | انطلقت الى |
| Tardiness | سستی | وان |
| Inclining to | رغبت کرتے ہوئے | لاوعلى |
| Clothes | کپڑے | اطمار |
| Old and ragged | پرانے | بالية |
| Congregated | جمع ہوئے | عصبت |
| Entered | داخل ہوا | تردت ولجت |
| Spurner | لات مارنیوالا | لاكز |
| Jostler | کہنی مارنیوالا | واكز |
| Before | سامنے، روبرو | تجاه |
| Scattered | منتشر ہوا | ارفضت |
| Save (you) | بچائے | رعى، وقا |
| Wafted | منتشر | اضوع |
| Peculiarities | صفات | مزايه |
| Wider | وسیع | افسح |
| Desecrated | ناپاک ہوا | تدنس |
| Ground | زمین | اديم 91 |
| Flooding | بڑھنے اولا | فائض |
| Receding | گھٹنے والا | غائض |
| Authority | سند | حجة |
| Chose | چنا | استنط |
| Glory | شہرت | صيت |
| Is praised | تعریف کیجاتی ہے | أُقتدي |
| Sleeps | سوتا ہے | هجع، نام |
| Shone | روشن ہوا | بزغ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Noise | شور، غل | زدي | |
| Was extracted | نکلي | صدع | |
| Jungle | جنگل | قفار | 92 |
| Decayed; tottered | مٹ گیا | عفا | |
| A partion | کنارہ | شفا | |
| Curbed; stopped | لگام دي | خطم | |
| Thrown at; glanced | پھنکا کیا | حدج ب | |
| Blamed for | عیب لگایا گیا | قرف ب | |
| Slaughter House | قتلگاہ | قود | |
| Claws | پنجے | براثن، اظفار | |
| Travelled by night | رات کو سفر کیا | ادلج | |
| Saddle | زین ، کاٹھي | سروج | |
| Softened | نرم کیا | الذت | |
| Untried Horse | اڑیل گھوڑا | شوامس، سهد | |
| Rubbed | رگڑا | ارغم | |
| Melted | پگھلایا | اذب | |
| Dissolved | گھلایا | امع | |
| Hard stones | سخت پتھر | جلامد | |
| Story-tellers | قصہ گو، داستانگو | سمر | |
| Tore apart | پھاڑ ڈالے | هتکت | |
| Snatched deceit fully | دھوکہ دیکر چھینا | اختلس | |
| Broke down | پھٹ گیا | انصدع | 93 |
| Sweet water | آب شیرین | زلال | |
| Black sooty | سیاہ | غربیب | |
| New, fresh | نئي | قشیب | |
| Became worn | پرانا ھوا | اسمشن | |

| | | |
|---|---|---|
| Bent down | تیرھا هوا ' ختم هوا | تاود |
| Extremely dark | تاریک | بهیم |
| To graft | پیوندو لگانا | ترقیع |
| Ask; sue | سوال کرتا هون | استنزل |
| Repentence | توبه | متاب |
| Test; trial | امتحان و پرسش | مصاب |
| Tresspassed moderation | اعتدال سے برھا | اعتدیت |
| Travelled in the evening | شام کو سفر کیا | رحت |
| Deceit; Arrogance and lying | دھوکه' تکبر اور جھوت | ختل' فتل' افتري |
| Advancement | پیشقدمي | 94 تخطي |
| Discomfiture | اضطراب | اجفانه |
| Opened | کھل گئے | إنجابت |
| Doubts | شک ' شبه | استرابه |
| Gave | دیا' عطا کیا | رضخ |
| Expatiated | مبالغه کرتا تھا | یهرف في |
| Came down | أترا | انحدر |
| Attentive | پلتنے والا | منصب |
| Bearing anguish | تکلیف أتھاتا | 95، أعاني |
| Intending | اراده کرتا | یوم |
| To see to | دیکھنے کو | اتشوف |
| Test | آزمایش | خبره |
| I sought news of | خبر چاهي | استنشیت |
| Long time | دیر ' مدت | متراخي |
| Pain; anguish | رنج | کمد |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Stayed | اُترے | الصوا | |
| Excited; instigated | آمادہ کیا | حفز | |
| Incitement | شوق | نزاع | |
| Worn and ragged | پراتي | موصوله | |
| Wondering at | متعجب | اعجب | |
| Envying | غبطہ کرتے ہوے | اغبط | |
| Meekness | عاجزي | قنوت | 96 |
| Deep mortification | خضوع الحاح و زاري | خشوع | |
| Humility | تواضع | اخبات | |
| Burned toward | مائل ہوا | انكفاء | |
| Bewails | افسوس کر نوحہ کر | اندب | |
| The women, thy love | ہودج نشین | ظامن | |
| Thou advanced | قدم اُٹھایا تو نے | خششت | |
| Shame; notoriety | رسوائي | خزيه | |
| Pasture | چرا گاہ | مرتع | |
| Feared, cared for | ڈرا | تراقب | |
| Thanked amiss | نا شکري کي | غمطت | |
| Shoe | جوتي | حذا | |
| Uttered | کہا تو نے | فخهت | 97 |
| Tolerated | رعایت کي | تراع | |
| Pour | برسا، بہا | اسكب | |
| Take refuge | پناہ لے | لذ | |
| Sinful | گناہ گار | مقترف | |
| Appears | ظاہر ہوتا ہے | يلمع | |
| One who breaths his words | وعدہ خلاف | مقلع | |
| Be indolent | سستي کریگا | تلي | |
| Store keeper | ذخیرہ جمع کرنے والا | مقتني | |

| | | |
|---|---|---|
| Shall be told of the death | خبر مرگ دیجائیگي | لغي |
| One to farsake them | باز رهدے والا | مرتداع |
| Obtainment | حصول | أزتياد |
| A mixture of black and while | سفيدي سياهي | شمط |
| Sudden death | مرگ مفاجات | مفاجاة القضا |
| Coming of misery | هلاکت کا آنا | وشک الردي |
| The place of return | واپسي کي جگه | مذوا؛ مرجع |
| Jungle | جنگل | قفو |
| Wise | عقلمند ، حاذق | داهيته |
| Shameless | بے شرم | بذي |
| Loneliness · | تنهائي | بلقع |
| Scholar | ماهر، منتهي | متندي 98 |
| Bliss, joy | خوشي مسرت | مفاز |
| Gain, profit | فائده | ربح؛ نفع |
| Killing | مهلک | موبق |
| Transgressed | زيادتي کي | طغول |
| Battle | جنگ | وغول |
| Danger | خطره | وجل |
| Got, secured | حاصل کيا | اجترح |
| Sins | خطائين | زلل |
| Sinful | | مجترم؛ خاطي خطا کار |
| One who weeps | روئے والا | منسجم |
| Behind | پيچهے پيچهے | ردف |
| Here and there | ادهر ادهر | شغر بغر |
| Muttering | آواز لگاتا | يمهنم |

| No. | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| 99 | يسبك | ڈھالتا | Shaping |
| | يرن | نالہ کرتا | Sobbing |
| | رقوب | وہ ماں جس کے بچے زندہ رہتے ہوں | One bereft of her children |
| | استيقنت | میں نے جان لیا | I understood |
| | اسجلت | صداقت کي | I testified to |
| | عبرات | آنسو اشک | Tears |
| | ينحدرن | بہتے تھے | Flowed down |
| | مآقي | گوشہ چشم | Corners of eyes |
| | تراقي | سینہ | Breast |

## كتاب الشعر و الشعراء لابن قتيبة

| No. | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| 100 | الفت | تالیف کیا | Compiled |
| | اخبر في | اُس میں ذکر کیا | Discussed in |
| | اقدار | رتبہ، قدر | Rank, estimation |
| | احوال | طرز و طریقہ | Method, style |
| | يعرف ب | جانا جاتا ھے | Is known by |
| | يستجاد | پسند کیا جاتا ھے | Is liked |
| | اخذ علي | تنقید کي ھے | Criticised |
| | معاني | خیالات | Thoughts |
| | طبقات | درج، طبقے | Classes |
| | احتجاج | حجت، دلیل | Argument |
| | جل | اکثر، زیادہ تر | Most of ......... |
| 101 | كسد | چرچا کم ہوا | Was less talked |
| | تقدر | فرض کرے | Understands |
| | يقف | واقف ہو، جانے | Knows, learns |
| | وراء | علاوہ | Besides |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Is spent | گذرے | انفد | |
| Search, Quest | تلاش، جستجو | تفتیر | |
| Gets rid of | فارغ هو | استفرغ | |
| Collected | جمع کیا هو | استغرق | |
| Leaves | چهوڑتا هے | فات، یفوت | |
| Why did you come? | تم کیونکر آئے ؟ | ما جاء بکم ؟ | |
| To catch him at words | غلطي پکڑین | اخذ علی سقطه | 102 |
| It is possible | ممکن هے | ما قرب | |
| Persons named | نام آور، نام زده | مسمین | |
| Dust | غبار، گرد | قاتم | |
| Hidden | پوشیده | خاوي | |
| Paths | گذر گاهیں | مخترق | |
| Very little | بهت تهوڑا | شذ الیسیر | |
| Attachment | لگاوٹ، تعلق | مسکه | 103 |
| Right, share | حصه، حق | حظ | |
| Gave in full | پورا کیا | وفرت | |
| Worse | ذلیل رکیک | سخیف | |
| Beautiful | عمده، بهترین | رصین | |
| Restricts | منحصر کرتا | یقصر | |
| I thought | میں نے قصد کیا | هممت | |
| The like | مثل ؛ مانند | اشباه | |
| Lowers with | ذلیل کرتا هے | یضع عند | |
| Work, need | کام، ضرورت | خطر | |
| Knowledge | علوم، حکمت | حکم | 104 |
| Like | مشابه | مضارع | |
| Pouring rain | بارش لانے والے | الروا | |
| Gusts, blasts | تیز و تند | جائلا | |
| Treacherous | دهوکه باز | خلبا | |

| | | |
|---|---|---|
| Waterless clouds | بے پانی کا بادل | جہاما |
| With which to excite anyone | جس سے ابھارا جائے | یبعث من |
| Coward, chicken hearted | نامرد، بزدل | جبان |
| Weak, slender | کمزور، ضعیف | دنی |
| Cane, Stick | بیت، چھڑی | خیزران |
| Aromatic | عمدہ، خوشبو | عبق |
| Clever, awe inspiring | بارعب شخص ہوشمند | اروح |
| Exaltation | بلندی، وجاہت | شمم |
| Be patient | صبر کر، ضبط کر | 105 اجعلي جلدها |
| The best | بہترین | ابدع |
| Leave me | چھوڑ مجھے | کلینی |
| Distressing | تکلیف دہ | ناصب |
| Fulfilled | پورا کیا، ادا کیا | قضینا |
| She camels | مہری اونٹنی | مہاری |
| Sandy plains | ریتیلا میدان | بطحا |
| Kissed | بوسہ دیا | 106 استلم |
| Tired, fagged | تھکے ہوئے | انضا |
| Love | محبوب | لب |
| Left | چھوڑ دیا | غادر |
| Dried | خشک کر دیا | فیضن |
| Love | عشق | ہوئی |
| One who rebukes | ملامت کنندہ | عذل |
| Parted | جدا ہوئے | بان |
| Pieces | ٹکڑے | اقران |

| Limbs | اعضا | ارکان |
|---|---|---|
| Reproaches | الزام لگایا | عاتب |
| Delicacy | لطافت | سبک |
| Sparkle | چمک، رونق | رونق |
| Hooks | انکڑے | 107 خطاطیف |
| Crooked,bent | خمیدہ تیڑھے | حجن، عقف |
| Stout and strong | مضبوط | متینه |
| Those who drag | کھینچنے والے | نوازع |
| Is rising up | اٹھتا ہے | ینهض |
| Was slighted | پست ہوا | تاخر |
| A flower | گل بابونہ | اقاحی |
| Pouring | برسنے والا | هطل |
| Liquour,wine | شراب | راح |
| Liked | پسند کیا | استاثر |
| A sheet of cloth | چادر | اردیه |
| Dry | خشک | نغل |
| Stolen | چرایا ہوا | منحول |
| Parted | جدا ہوا | 108 تصدع |
| Be patient | صبر کر | قع |
| Black-eyed | سیاہ چشم | حورالمدامع |
| When you like | جب تو چاہے | اذا بدا لک |
| Construction | بناوٹ | صنعه |
| Obviously laboured | بظاہر دشوار | بین التکلف |
| Spontainety | آمد بلا تکلف | اسماح |
| Patience | صبر ضبط | عزا |
| Gives relish | مزیدار ہوتی | ینقع |
| Sat upright | سیدھا بیٹھتا تھا | یتحفز |
| Slipped | پھسلتا تھا | یزحف |

| | | |
|---|---|---|
| Walked slowly | اهسته اهسته چلا | هينمت |
| Became inattentive | بے توجه هوا | فكر |
| Spoils, taints | عيب لگاتی | 109 يقدح |
| Meanness | قباهت، برائی | فظاعه |
| A wine shop | شراب خانه | حانوت |
| Cook | باورچی | شاو |
| Active, nimble | پهرتيلا، طرار | مشل |
| Of skinless | ڈهچر، بن هڈی، پتلا | شلول |
| Alert and lively | شوخ مزاج | شلشل |
| Brisk, agile | تيز، پهرتيلا | شول |
| Deviates from | پهير دے | تثدی |
| Rain | مطر بارش | 110 جود وبل |
| White cloud | سفيد بادل | ماء السزن |
| They met | ملے | وافوا |
| You permitted | تو نے اجازت دی | اذنت |
| Shall bestow kindness | مجهپر احسان کريگي | تبرني |
| Both eyes | انکهين | ناظري |
| Lying in wait for | گهات، تاک | رصد |
| Denies | انکار کرتا هے | ياب |
| Prudence | عقل، خرد | اقورين |
| Envy, be jealpous | حسد کر | تغبط |
| Rhythm | قافيه | روی |
| Clustering locks | بال، زلفيں | نشر |
| Dily flower | گل لاله، سرخ پهول | عنم |
| I took medicine | دوا کی | 111 تداويت |
| Excitement | اکسانا، ابهارنا | اغزا |
| Took pains in | تکلف کيا | سلخ |

| | | |
|---|---|---|
| Nicety, Excekeas | باریکی، لطافت | خبی |
| Leave me to it | پهر مهن هون اور شعر | دعلی وایاه |
| Beginning | حالت، شروع | شسلت |
| Dozing | غنودگی | وسن |
| Stopped | تهر گیا، رکا | رکد، سکن |
| Rusticity | درشتي، کرختگی | عنجهیه |
| Indecence | هذل، بیهودگی | تعجرف |
| Stupid, indecent | بیهوده شخص | شذو |
| Polite, nice | مهذب، نفیس | مدنی |
| Decent, fine | لطیف، عمده | رقیق |
| Exciting | أبهارتا هوا | یستفز |
| Wake | جاگو | إلاهبوا |
| A lover | عاشق | مشوق |
| Good blend | رنگین | عقیق |
| Advice | نصیحت | عظه 112 |
| Is to be found | ملي جاے | تفترع |
| Screen | پرده | حذر، ستة |
| One who says something in praise | قصیده گو | مقصد |
| Ruins | کهنڈر | دمن |
| Tents | خیمه | عمد |
| Family | گهروالے لوگ | مدر |
| Grass, | گهاس | کلاء |
| Rain, cloud | بارش، بادل | غیث |
| Love pangs | سوز عشق | وجد |
| Yearning | شوق بے چینی | صبابته |
| Divert attention to | مائل کرے | یسهل |
| Attached to | چسپان، متعلق | لائط، ب |

| | | |
|---|---|---|
| Nature | فطرت | تركيب |
| Strengthened | پخته کیا | استوثق |
| Brought | لایا | عقب |
| Worrys fatigue | رنج ' تهکن | نصب |
| Vigils | بیداري ' جاگنا | سهر |
| Proved | ثابت کیا | قرر |
| Ills, adversities | مکروهات | مکاره |
| To recompense | بدله دینے کو | مکافات |
| Slighted | حقیر کیا | صغر |
| Big, Grand | بڑی چیز | جزیل |
| Expert | بڑا ' کامل | مجید |
| Shall cause pain to | ملول کریگا | یمل |
| Diverted from | غافل کیا | شغل عن |
| Modify, moderete | اعتدال کر | اقتصد |
| Be deck, Decorates | آراسته کر | حبر |
| Renowned | مشهور | سائر |
| Populous | آباد | 114 عامر |
| Strong, Plastered | مضبوط | مشید |
| Ruined, decayed | منهدم ' شکسته | داثر |
| Muddy water | مٹیالا گدلا پاني | اواجن |
| Stagnant Pools | رکا هوا | طوامی |
| Myrtle | مهندي | آس |
| Kinds of trees | درختون کي اقسام | شیح حنوه |
| Let grow | اگایا | انبت |
| Ever green flowers | سدا بهار پهول | قیصوم |
| A kind of gruint | ایک پهل | جذجات |
| Damson | آلو بخارا | اجاص |

| | | |
|---|---|---|
| Should apply | تطابق کرے | يطلق |
| Dwindled | پست هوگئي | تقاعس |
| Born | پیدا ئشي | مطبوع |
| Corrected | سیدها کیا | قوم |
| An instrument to rectify arrows | تیرسیدها کرنے کا آله | ثقاف |
| Trimmed | چهلا هوا | مسکک |
| Flock of deer | گلهٔ هرنوں کا | سوبا |
| I watch | حفاظت کرتا هوں | اکال |
| I repose and rest | آرام کرتا هوں | اعرس |
| I sleep | سوتا هوں | اهجع |
| Pained | تکلیف دی | جشم |
| Composing | بناتے' تیار کرتے | اجمع بهن |
| Fault, errors | کجي' خامي | میل |
| A bamboo stuck to prevent falling off | ازوار' رکاوٹ | سناد |
| Knot, Error | گره' کجي | کعوب |
| Arrow, Lance | تیر' نیزه | قناة |
| Bent, trend | کجي' میلان | مناد |
| Causes, reason | کشش | دواع |
| Excite, incite | متحرک کرنا | تحث |
| Distance | فاصله فرق | بون 116 |
| Present | موجوده حالیه | عاجل |
| Future, to come | آنیوالي' آینده | اجل |
| Verdant | سر سبز | معشبه |
| The most difficult | مشکل تر | امن |
| Truant | بهگوڑا | شارد |
| Height | | نشز |

| | | |
|---|---|---|
| High | اُونچي | يافع |
| Charms | دل لبھاتا ھے | تشعف |
| Made him say | چلا یا | مرت |
| Extracted | نکالا کھینچا | استدرت |
| Be Hidden | پردہ کرے تو | 117 خامر |
| Battle field | میدان جنگ | ملتقی |
| There | وھاں | ثم |
| Always | سمیر اللیالی ھمیشہ | |
| Wrapped up | گرفتار ، محروس | مبسلا |
| Sins | گناہ | جرائر |
| Chances | موقع ، اتفاقات | قارات |
| Easy | آسان ، سہل | ریض |
| Is difficult | مشکل ھوتا ھے | یتعذر |
| Nature, mind | طبیعت | عزیزہ |
| Tooth | ڈاڑہ ، دانت | سنرس |
| Rill ; rivulet | نالہ ، چھوٹا دریا | اتی |
| Is easy | آسان ھوتا ھے | یسمح |
| Difficult | بخیل ، دشوار | ابی |
| Ordinary covering | معمولي چادر | خمار |
| Cheap | کم قیمت | واب |
| Printed covering | نقشین چادر | مطرف |
| Thought on | غور کیا | نظوب |
| Wild expressions | | کلام الوحشی |
| Thou distinguished | تو فرق کرتا | 118 تفصیل |
| Associated with | تعلق رکھتے | یلتحق |
| Jack, Ass | گدھا | جحش |
| A mound | ٹیلا | ثقبہ |

| | | |
|---|---|---|
| Chose , followed | اختیار کیا | اخذب |
| Swift steed | تیز رفتار گھوڑا | سبح 119 |
| Mischievons horse | شریر گھوڑا | عمرد |
| Meaning | مراد لیتے ھوے | یذھب الی |
| Misreaders | غلط پڑھنے والے | مصحفون |
| Wise, Intelligent | عقلمند، ذکی | سبد، داھیہ |
| Open teeth | سفید کشادہ دانت | رتلات |
| Thighs | کولھے | فخذین |
| Open, wide | کھلے ھوے | مفلج |
| Excellence | عمدگی، نفاست | جردہ |
| Befitting | مناسبت، موزونیت | اصابہ |
| Went with | چلا ساتھہ ساتھہ | بدان ب |
| Cleansed off | دور کیا | جلت عن |
| Rust | زنگ | قیون |
| She camel | اونٹنی | عیس |
| Lean, thin | لاغر، نحیف | ضئیل |
| Sueezer | چھینکنے والا | عاطسا |
| Before | سامنے | فی عین |
| Grinds | چباتا ھے | یلوک 120 |
| Sometimes, ofter | کبھی کبھی | طوراوطورا |
| Anguish | چمک، درد | ضربان |
| Leave me | چھوڑدے | ذری |
| Yarning | کاتنا | غزل |
| Notch of the arrow | کمان، قوس | فقاف |
| Sand grouse | ایک جانور | قطاف |
| Khaki , sandy | مٹیالا، خاکستی | طحل |
| Loosen | ڈھیلا کرتاھون | أرخی |

| | | |
|---|---|---|
| Strings of Shoes | تسمہ جوتی کا | شرکیہا |
| Flown like a bird | چھوڑا جانا | مجھوتا |
| Before being put in cage | قفس میں ڈالا جانا | یدرج |
| Rare, excellent | نادر، نایاب | عزیز |
| Cut, trinrmed | کاٹ دیں | قص |
| Trace, Memory | یادگار، نشان | 121 اثار |
| Nature ; habit | خلق، خصلت | مشاش |
| Deep | عمیق | خضم |
| Dream | خواب | رقاد |
| Thought ill of | اساءت بہ ظن برا ہوا | |
| Whispered with | سرگوشی | ناجیت |
| Profited by | فائدہ اٹھایا | متعت بہ |
| Against | بر خلاف | 122 علی |
| Brother | بھائی | شقیق |
| A Bashful man | شرمیلا | مدمن الاقضا |
| Borrower | قرضخور | مدین |
| Creditor | قرضدار | غریم |
| Is frustrated | ٹالدیا جاتا ہے | مسطول |
| Falls; commits a folly | گرتا ہے | وهی |
| Wealt-minded | معتوب ہے | مدخول |
| Have pity | رحم کر، جھک | عراج |
| Distress | تکلیف، مشکل | عنا |
| Fraudulent | چالاک دست | 123 احذید القمیص |
| Hardness | سختی | عض |
| Illegals, perishable | حرام | مسحتا |
| Hidden | باقی، محفوظ | متجلف |
| Pained sorely | تھکا دیا | اتعب |

| | | |
|---|---|---|
| Mere pretence | ملمع سازي | تمويه |
| Objected to | اعتراض کیا | انکر علی |
| Motes, Particle | ریزے ' ذرے | حاصب |
| Sterwn | بکھرے ہوے | منذور |
| Tired Camels | لاغر اونٹنیاں | زواحف |
| Were driven | کھینچتے تھے | تزجی |
| Marrow | گودا ' مغز | مخ |
| Had melted | پگھل گیا تھا | رير |
| Tired, fatigued | تھک گئے تھے | محاسير |
| Seam, bit | درز ' سوں | لفق |
| Splendour | زینت | وشی |
| Should dilay | دیر کرے | یتلعثم |
| Should intertwine | پیچپیدگی کرے | یتزحر |
| Teats | سرپستان | أطباوه |
| Flowed | بہنے لگے | أفاضت |
| Bosom | گوشت سینہ | 125 ضرت |
| Ladle | ڈول ' جرس | سجله |
| White cloud | سفید بادل | رباب |
| Lowering cloud | نیچا بادل | هیدب |
| Lightning | بجلي ' رعد | وفیف |
| Raining | برسنے والا | تبعق |
| Overhanging cloud | ابر محیط | وطفا |
| Trees | درخت | عرفج 'الا |
| Spit | تھوک | ریق |
| Clear water | صاف پاني | ودق |
| Muddy | گدلا | کدراء |
| Scum, Dross | کوڑا کرکٹ | اقذا |
| Vessel | برتن ' تھیلا | کنف |

| | | |
|---|---|---|
| Place of rest | مستقر، قیام گاہ | وعا |
| Gust of wind | جوبائي هوا | نکباو |
| Kidneys | گردے | کلاہ |
| Lions | شکم و کمر | صمب |
| Fleeing from pains | درد سے بھاگا | فرق |
| Were torn asunder | پھٹ گئیں | تبعجت |
| Lot of water | بہت سا پاني | بخدق |
| Conceived | بچے دیتا تھا | ینتج |
| Abdomen | بچہ دان | ابلاء |
| White | سفید، چمکدار | محجلة |
| Blackish | سیاهي مائل | دوالح |
| Vergin | باکرہ | عذراء |
| Get Black | کالا | سحم |
| Were angered | غصہ میں آئیں | کظمن |
| Dark | سیاہ | واحم |
| White | سفید | وضاء |
| Whirlpool | بھنور | لجج |
| A sheet | چادر | ریطة |
| Light | هلکي | هفهاف |
| Two Pieces | دو ٹکڑے | 162 شعبتا |
| A tree | درخت | میس |
| Has cured | درست کیا | براء |
| Anxiety | اضطراب | ایجاف |
| Moving here and there | هلانے والا | مرتجه |
| Buttocks | سرین | بوص |
| Left | چھوڑ دیا | قطع ب |
| Shows | ظاهر کرتي هے | تبدي |
| Beautiful faces | خوش نما چھرے | اصلیتات |

| | | |
|---|---|---|
| Delicate limbed | نازک بدن | هلم خوده |
| Thin-Vested | پتلی کمر والی | ضمريات |
| Chosen | منتخب | صفي |
| Delicate branches | نرم شاخیں | اشارات |
| Like a cane | چھڑی کی مثال | برديات |
| Bushes | جھاڑی | سدر |
| A kind of tree | بیریاں | ضبريات |
| Springs | چشمے، کوئیں | ركيات |
| Couches | گدے | انماط |
| She-Camels | اونٹنیاں | بختيات |
| Revellers | عیش پسند | بدوالنشريات |
| Shall finish | ختم کروں گا | افتج |
| | قطع کروں گا | انكف |
| Shall tire | تھکوں گا | انكش |
| Wit, Intelligent | عقل | حلم 127 |
| Horse-flies; Leeches | چچڑی | قراد |
| Grains | دانے | نقط |
| Lovers | فریفتہ، عاشق | زير |
| Shunned | نفرت کرتا | عزهة عن |
| Excellence | عمدگی | صلابه |
| Made | محتاج کیا | احوجه |
| Learnedman | عامل کامل | فحول |

## حصۂ نظم

## قصیدہ مالک ابن الریب

| | | | |
|---|---|---|---|
| 128 | ازجي | ھانکوں گا | I will drive |
| | القلاص | جوان اونٹنی | Young she camel |
| | نواجی | تیزرو | Swift running |
| | الرکب | راکب، سوار | Riders |
| | هللني | مجھے مشغول رکھ | Dwert me, Engage me |
| | قري | گاؤں یا قصبات | Villages or Towns |
| | | تھوڑی دیر | A bittle after wards |
| 129 | بعیدما | اسکے بعد | ——an on |
| | قاصی | دور | Distant |
| | تقنعت | میں نے اوڑہ لیا | I covered |
| | فالت | چکرا دیتی | Flaunt |
| | فللہ دري | مجھے تعجب ھے | How generous I was |
| | زفکک | اصرار | Insistence |
| 130 | السالنحات | گذرتے تھے | Crossing to the right |
| | الرمح | ایک عورت نیزہ | A sign of bad onien |
| | الرديلي | بنانیوالی | |
| | اشقر | بھورا | Red |
| | خنذیذ | مضبوط گھوڑا | Strong charger |
| | بیاع بوکس | قیمت قلیل پر فروخت کیا گیا | Sold at a loss |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| An old woman gray haired | ادھیڑ عورت | شمطاء | |
| Decreed | مقدر کیا گیا | حم | 131 |
| I halted there | میں وہاں اترا | خل بها جسمي | |
| It cools my eyes | میری آنکھوں میں ٹھنڈک ہوتي | يقر بعيني | |
| Canopus | ایک چمدار ستارہ | سهيل | |
| A mound, ascent | اونچائی | رابية | |
| Taken out | کھینچي جائے | اسحل | |
| Leaves of lote tree | بیري کا درخت | السدر | |
| Assailing repeatedly Hospitability | بار بار پلٹ کر آنیوالا | عطاف | 132 |
| Antoganist | حریف | القرن | |
| Sharp of tongue | تیغ بران | مفنا | |
| A good horse or camel | عمدہ گھوڑا یا اونٹ | العتاق | |
| Dirt. | پراگندہ، غبار | سوافي | |
| Relations | قرابت مند | الوالون | 133 |
| Woe to me | میرے حال پر افسوس ہے | يالهف نفسي | |
| New and old | نیا اور پرانا | طريف تالد | |
| Black eyed | سیاہ چشم | حم العيون | |
| They were smelling | سونگھتي تھیں | يسفن | |
| Flower | گل | الخزامي | |
| Brown coloured she camel | بھورے رنگ کی اونٹني | العيس | |
| Swift runner | تیز رفتار | مراقيل | |

| | | |
|---|---|---|
| Hard land | سخت زمین | القیاقي |
| Crowd, band | گروہ، جماعت | عصب |
| Turned a side | لوٹا یا پھرا | ماحوا |
| Make your habit | عادت ڈال | اعتادي |
| Rain in the morning | بارش صبح | الغوادي |
| Grave | قبر | حدث |
| Chestnut colour | ایک مقام کا نام ھے | انقسطلاني |
| Decaying | اڑنے والا، پریشان | هالي |
| Combined | مل گئیں | تفسلت |
| Clothings | رنگ، لباس | مبرز |
| Let go | جانے دو | عطل |
| Enemy | دشمن | قالي |

---

## قصیدہ کعب ابن زھیر

| | | |
|---|---|---|
| Torn into pieces | پارہ پارہ | مبتول |
| Degraded in love | محبت میں ذلیل | متیم |
| Prisoner | قیدی | مکول |
| The morning of separative | صبح فراق | غداة البین |
| Singing voice | گنگناتی ہوئی آوازوالی | اغن |
| One who sees ward down | نیچی نظر والی | غضیض الطرف |
| Of thin back | باریک میان | هيفاء |
| Shines | چمکتے ہیں | تجلوا |
| Combined | ملایا گیا | شجت |
| Cold | سرد | ذي شبم |
| Turn of the village | موڑ، نکڑ | محنية |
| Exposed to the north wind | باد شمالی زدہ | مشمول |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Removes | دور کرتی ہے | تنفي | |
| Refuse | خس و خاشاک | القذى | |
| Filled it | بھر دیا اسکو | أفرطه | |
| The night rain | بارش شب | صوب سارية | |
| White | سفید | بيض | |
| Fitted with water | پانی میں خوب تر | يعاليل | |
| Friendship | دوستی | خلة | |
| Combined | مل گیا ہے | سيط | |
| To give pain | درد دینا، ستانا | فجع | |
| To speak falsehood | کذب | ولع | |
| Demon of the wild | بھوت پریت | الغول | 137 |
| Name of a lier | ایک جھوٹے شخص کا نام ہے جو جھوٹ بولنے میں ضرب المثل تھا | عرقوب | |
| Gift | بخشش | تنويل | |
| Good she camels | قوی و سریع اونٹنیاں | النجيبات | |
| Smooth gait | تیزرو | مراسيل | |
| Inspite if | باوجود | على | |
| Wearysome | تکان، سستی | الأين | |
| Fast speed | سرعت، تیز رفتاری | إرقال | |
| A kind of speedy walk | چال کی ایک قسم | تبغيل | |
| Perspiration | بہت سا پسینا | نضاخة | |
| Back part of ear | پس گوش | ذفري | |
| Invisible signes | ھندلے نشان | طامس الاعلام | |
| Ways | راستے | عرضة | |
| Lonely | تنہا | مفرد | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| White cow | نیل گاؤ | لهق | |
| Hard ground | سخت زمین | الحزاز | |
| Desert | تودہ ریگ | میل | |
| Neck | گردن | مقلد | 138 |
| Plump | موتي | عبل | |
| Hand and feet | هاتهه پاؤں | مقید | |
| She cameles | اونٹنیاں | مذات الفحل | |
| Of fat neck | موتي گردن والي | غلباء | |
| Of broad face | چوڑے رخسار والي | وجناء | |
| Strong | سخت، مضبوط | عللوم | |
| Side | پهلو | دف | |
| Breadth | وسعت | سعة | |
| Its neck is high like minarat | گردن مثل منارہ کے بلند هے | قدامها میل | |
| Tortoise | کچهوہ | اطوم | |
| Does not effect | اثر نهین کرتي | لایوبسه | |
| Leech | چیچڑي، جونک | طلح | |
| Side | پهلو | ضاحیه | |
| Both sides of the back | کمر کے هر دو جانب | المتنین | |
| Thin on account of hunger | بهوک سے لاغر | مهزول | |
| A noble camel | نجیب الطرفین اونٹ | مهجنه | |
| A long necked camel | لمبي گردن والا اونٹ | قوداء | |
| One who walks with great speed | تیز رفتار | شملیل | |
| Chest | سینه | لبان | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Hip | کولھا کوکھہ | اقراب | |
| Smooth | چکنا | ذھالیل | |
| Zebra | گور خر | عیزاتہ | |
| Was covered with | پھینکا گیا | قرقت | |
| Flash | گوشت | النحص | |
| Daughbers of crookedness i. e. ribes | سیدہ کی نلیاں یعنی پسلیاں | بنات الزور | 138 |
| Women away from | دور گئے | مفتول | |
| Nose | ناک | خطم | |
| Iron instrument | ھتوڑا | برطیل | |
| Branch of date tree | شاخ خرما | سیب النخل | |
| Full of hairs | گچھے دار بہت سے بالوں والي | ذاخصل | |
| Cows udder | پستان تھن | قارز | |
| Milking | دوھنا | احالیل | |
| Did not loose | کسي نهیں کي | تخون | |
| Crooked nose | تیڑھی ناک والي | قنواء | |
| Ear | کان | حرة | |
| Walkes swiftly | جلدي چلتی ھے | تخدي | 139 |
| Thin | پتلے | حقه | |
| Dry | خشک | ذوابل | |

سمرالعجایات گندم گون اصحاب پا

| English | Urdu | Arabic |
|---|---|---|
| On all sides | متفرق پراگندہ | زیما |
| Mounds | تیلے | الالم |
| To be shod | نعل بندي کرنا | تنعیل |
| Return swiftly | تیزرفتار | اوبا |
| Covers | ڈھکتا ھے | تلفع |
| Hills | پہاڑیاں | قور |

| | | |
|---|---|---|
| Mirage | سراب | مساقيل |
| Chameleon | گهرگٹ | حرباء |
| Burning | جلتا هوا | مصطحذاً |
| Burnt | بهوبل مين بهنا هوا | مملول |
| Brightness | چمک | ضاحسي |
| Locusts of brown colour | خاکستري رنگ کي ٹڈيان | ورق الجدارو |
| A woman of great high | زن طويل القامت | مهطل |
| A woman who is in her middle ages | ادهيڑ عمر | انصف |
| The women who looses their children | وہ عورتين جنکے بچے نہ رهتے هون | نکد |
| Women deprived of children | وہ عورتين جن کے بچے ضائع هوگئے هون | مثاكيل |
| Women whose hands are loose | ڈهيلي کلائي والي عورتين | رخوةالضبعين |
| The first child | پهلون بچہ | مکر |
| Beats | پيٹتي هے | تفري |
| Torn into pieces | ٹکڑے ٹکڑے | وغابيل |
| The back biters | نمام ، چغلخور | وشاہ 140 |
| I do not check you | مين تجهکو نهين روکتا | الهيسک |
| Hearse | نعش اٹهانيکا الہ يعني جنازہ | الدحديا |
| One who takes revenge | بدلہ ليني والا | ذي نقمات 141 |
| Most dreadful | پر هيبت | اهيد |
| Firce | پهاڑنے والا ، خونخوار | خادر |
| Tihicket | نيستان | غيل |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Pieces | ٹکرے | خرواديل | |
| Dirty | خاک آلودہ | معفور | |
| Attackes | حملہ کرتا ھے | يساور | |
| Fallen | مغلوب | المجدول | |
| Thin and lean | لاغر، دبلا | ضامرہ | |
| Those who walk on foot | پیادہ پا | اراجيل | |
| Very brave | برادر شجاع، بہت بہادر | اخوثقد | |
| Fallen armours | ہتھیار گرا ہوا | مطرح البز | |
| Old clothes | پرانے کپڑے | درسان | |
| Walk on | نکل چلو | زولوا | 142 |
| Weak | کمزور | انکاس | |
| Without shield | بے سپر | کشف | |
| Rider without sword | کم سوار | میل | |
| Without armours | بلا ھتھیار | معازيل | |
| Interwoven | پیوستہ | الشک | |
| A creeper | ایک قسم کا درخت | قفعا | |
| Strong | مستحکم | المجدول | |
| White camels | سفید رنگ کے اونٹ | الجمال الزھر | |
| Shifts away | اعراض کرتے ھیں | عرد | |
| Short stature | کوتاہ قامت | التنابيل | |
| Shrink from | اعراض کرنا | تہلول | |

## كتاب الحماسة

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| We paid them in the same coin | ہمنے آپ کو ویسا ھی بدلہ دیا | دناهم | 143 |
| To disgrade | مطیع کرنا، ذلیل کرنا | القران | |
| Leather bag for water | مشک | الزق | |

| | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| | طعن | زخم | Wound |
| | فدا | بهنے لگا ، بهتا تها | Flowed |
| | ازعان | اقرار | Submission |
| 144 | لايسلون | پهزار نهيں هوتے هيں | Do not care |
| | صلوا | وه جلتے هوں | They are being scorched |
| | حمول | چراگاه | Meadow, Pasture |
| | نكب | دور كيا | Repulsed |
| | درء | حملہ | On-slaught |
| | الهويدي | خاموش جگه | Quiet place |
| | الارض الهدون | زمين صلح | Land of peace |
| | احلوت | جمع هوئے | Crowded |
| | الهفول | افسوس هے | Woe |
| | ولايا | مرادهے عورتوں اور بچوں سے | Women and children |
| | السباسل | دلير ، شجاع | Gallant |
| | ثنتان | دو | Two (alter nations) |
| | أشرعت | اٹهائے گئے | Directed, or up lifted |
| 145 | لو | قيام ، كهڑے هونے كي طاقت | Power of rising |
| | متخاذل | رسوا كرنے والا | Forsaken |
| | جفنا | هٹ گئے يا هم بهاگے | We ran away |
| | خيفه | بهاگنا ، واپس چلا جانا | Retreat |
| | ازلانا | هم حمله كرتے هيں | We rushed on |
| | مازق | ميدان جنگ كا تنگ هونا هے | Thick of battle |
| | الغماء | چها جانے والي مصيبت ، امرشديد | Important work |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Great agonies of death | موت کے مصائب | غمرات الموت | |
| Following behind | پیچھے پیچھے جانے والا | حزیب | |
| Body | جسم | جثمان | |
| I have became incapable | مجبور اور عاجز ہوگیا | تخشعت | 146 |
| I dread | ڈرتا ہوں | فرق | |
| Terrify her | اسکو ھیبت دلاتي ھے | یزدھیھا | |
| Incapable | مجبور، معذور | اخرق | |
| I am involved in | مجھکو لاحق ہوئي | إتلي | |
| In heritage | مال موروثي | تلاد | |
| The difficult of affair | مشکل امور | مفظع الامر | 147 |
| Is not checked | روکا نہیں جاتا | کم تردع | |
| Fearful | خائف | هائب | |
| Reserve | تربیت دو | رشحو | |
| Elite of the world | منتخب روزگار | قراع الدھر | 148 |
| Prudent | حیلہ گر | حول | |
| Leather bag for water | مشکیزہ | وطاب | |
| Was devoid of | خالي ھوا | صیفرت | |
| Of narrow hole | تنگ سوراخ کا | ضیق الجحر | |
| Exposed to danger | خطرناک | معور | |
| Two lines of action | طرز عمل | خطتان | |
| Worthy | لائق | احدر | |
| Breast | سینہ | جؤجو | |
| Strong | قوي | عبل | |
| Slender | باریک | مخصر | |
| Cliff | چٹان | الصفا | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Scratch | خراش | کدحہ | |
| Shrieked loudly | افسوس کے ساتھہ سیٹی بجاتے تھے | تصفر | |
| Name of a femily | قبیلہ کا نام ھے | البفہم | |
| Tickle | میں گد گداؤں گا ، ھلاؤں گا مراد ھے ھدساؤں گا | اھزبہ | 149 |
| Camels of good breeding | عمدہ نسل کے اونٹ | الهجان | |
| Forest | جنگل | موماة | |
| With percieverence | مستقل مزاج | حجیشا | |
| He mounts on the neckes back | ننگي پیٹھہ پر سوار ھوتا ھے | یعروري | |
| The front of the wind | ھواکا اگلاحصہ | فدالریح | |
| Determines | قصد کرتا ھے | منتحي | |
| Fast runner | تیز رفتار | منخرق | |
| Running | دوڑ | شد | |
| Incessant | پےدرپے | المتدارک | |
| Over come | گھیرنا ملانا | حاص | |
| Drowiness | اونگھہ | کری | |
| Guard | محافظ | کالی | |
| Cautious | عقلمند | شمحان | |
| Rash, head strong | بہادر | فاتک | |
| Sentinal | محافظ ، نگران ، نگہبان | وربئہ | |
| Smooth | چکنی | اخلق | |
| Cutting | مضبوط ، قاطع | صائک | |
| Laughs at | ھنستي ھے | تھلل | |
| Galaxy | کہکشاں | ام النجوم | |

| No. | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| | شوائک | جال | Net |
| 150 | شعاعاً | متفرق پراگندہ | Perplexed |
| | لن تراعي | توخوف مت کر | Donot be afraid |
| | خزي الخدع | صاحب ذلت | Disgraceful |
| | | ڈرپوک بزدل، ع الرعداد | Timid, coward |
| | يسام | تنگ وبیزار هوجانا | Togetwearied |
| | سقط المتاع | ناکارہ اسباب | Useless property |
| 151 | جلي | اهم کام | Important work |
| | سراة | سردار | Leader |
| | المصلي | دوسرے نمبر کا عمدہ | The second best |
| | افتلونا | هم نے دودہ چهوڑدیا | We weaned |
| | لونبسام | اگر هم قیمت کوتے هوں | Ifwe be asked the price of |
| | تغلي | جوش میں آنا اُبلنا | Swell |
| | مراجل | دیگ | Couldoom |
| | نأسوا | علاج کرتے هیں | Healed |
| | الكماة | بہادر | Warriors |
| 152 | الكرة | بلیات مکروهات مراد هے جنگ سے | War |
| | احیانا | کبهي کبهي | At times |
| | يفرجه | هٹاتي هے | Removes |
| | تواتينا | هماري مدد کرتي هیں | They aid us |
| | ضيم | ظلم وستم | Injury |
| | مداتيا | قریب | Near |
| | التقاضي | بدلہ عوض | Revenge |
| 153 | زوراً | جهکتے هوئے | Bowing low |
| | اسبطرت | پهیل گئیں | Spread |
| | ذر | چمکا | Shone |
| | هارشت | ایک دوسرے پر جهپٹے | Spring on one another |

| | | |
|---|---|---|
| Became ready for war | لڑنے پر آمادہ ہوا | ازبارت |
| Dispersed | منتشر ہوگئی | ابزعرت |
| Target | آماجگاہ، نشانہ | زربۃ |
| Cut the tongue | زبان کاٹ لی | اجزت |
| Destoys | ہلاک کرتا ہے | یرزی |
| Of mixed breed | دوغلا | المقرف |
| Punishment | عذاب | نکال 154 |
| Swarn | جماعت | جرشف |
| Are destined | مقدر کئے گئے ہیں | قداح |
| The she camel who has many young once | وہ اونٹنی جس کے بچے زیادہ ہوں | نارق |
| We are attached | ہم نے انبسات کرلیا | انبسنا |
| Persistent | اصرار سے دریافت کرنے والا | حفی |
| Got satiated | سیراب ہوگئی | تضلعت |
| One, who drinks at the first times | ایک مرتبہ پینے والا | نہال |
| Rope | رسی | حبال |
| Of middle size | درمیانی درجہ کی یا متوسط القامت | مربوعات |
| vicissitude | حدثان الدهر گردش زمانہ | 155 |
| Armour | زرہ | سابغہ |
| Fast runner horse | تیز رفتار یعنی گھوڑا | هذاہ |
| Vigorous | قوی الجثہ | هیکلی |
| Strong | مضبوط | نہدی |
| Of fine stature | عمدہ بناوٹ والی | شطب |

| | | | |
|---|---|---|---|
| By way of armour | از روے زرہ | حلقا | |
| Cuts | کاٹتي ھے | یقد | |
| The day of war | روز جنگ | یوم الهیاج | |
| Hard land | میدان سخت | المعزاء | |
| I gave him the place in the (grave) | میں نے جگہ دی سپرد خاک کیا | بواته | |
| Grieved | رنجیدہ ھوا | هلعت | |
| Not the least | تھوڑا سا ، کچھ بھي | زند | |
| The pouring out of the blood | خون بہنا | الهماع | 156 |
| Bridened | چوڑا کردیا | اتهرت | |
| Wound | شگاف زخم | فتق | |
| Thick of war | سخت لڑائي گھمسان کي لڑائي | الحرب | |
| I drank the morning drink | میں نے صبح کي شراب پي | اصطبحت | |
| The rope of bucket | ڈول کي رسي | رشاء | |
| Avenged | بدلہ لیا | ثارت | 157 |
| Unprofitable | غیر نافع | غیر طائل | |
| Pit | گڑھا | کفیته | |
| Hunter | شکاري ، صیاد | حابل | |
| Deeds | کار گزاري | مسعاة | |
| Shrank from | گھبراتا ھے | اضطني | |
| Band of riders | سواروں کي جماعت | القنابل | |
| Name of a place | ایک مقام کا نام ھے | النعف | 158 |
| Grave | قبر | رمس | |
| Stone | کنکر، پتھر | جندل | |
| Mercy | رحم | البقیا | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Unflinching | کوتاهي کرنے والا | مؤتلي | |
| Breast | سینه | كلكل | |
| You will be given a rausom | خوں بہا | تعقل | |
| I wept with tears | میں نے آنسو بہائے | اسبلت عبرة | |
| Phanton | واهمة | خيال | 159 |
| Statue | مورت | دمية | |
| Beautiful | خوبرو | عقيلة | |
| A herd of cows | گله تهل گاو | ربرب | |
| Are habituated of it | اسکي عادت ڈال لي هے | يعتده | |
| Destruction | هلاکت | منكب | |
| Honour | عزت | حقيقة | 160 |
| Vagabond | فقیر | صعلوك | |
| True friend | محب خالص | مصافي | |
| Marrow | هڈي کا گودا مونگ | المشاش | |
| Fraquenter | جانے والا | الف | |
| Slaughter house or shamble | مذبح | مجزور | |
| Food | دعوت، مهمانی | قراه | |
| Well to do | آسوده حال | ميسر | |
| Rubs | جهاڑتا هے | يحت | |
| Dusty | خاک آلوده | المتعفر | |
| Jaded, exhusted | تهکا هوا | المتحسر | |
| Weary, tired | مانده | طليح | |
| Fire seeker | روشنی لینے والا | القابس | |
| Locks down upon | غالب | مطل | |
| Drive away | اس کو دفع کرتے هیں | يزجرونه | |
| Arrow of the game of chance | قمار کا تیر | المنيح | |

| | | |
|---|---|---|
| Expect | انتظار کرتے ہوئے | 161 ينهون |
| Vanished | ضائع ہوگئی جاتی رہی | اودى |
| Tracing | اسم ظرف جائے تجسس | [illegible] |
| Of my age | میرے ہم عمر | اترابي |
| Shranked from | مڑا جاتا | [illegible] |
| Divided into parties | گروہ در گروہ ہوگئے | تشعبوا |
| Inclined slauting | ٹیڑھا ترچھا | 162 زورا |
| Equfpped with | ہتھیار باندھے | مدجج |
| Persian coat mail | فارسی زرہ بکتر | فارسی |
| Close knitted | بنی ہوئي گتھی ہوئي | المسرد |
| Overthrow | ہلاک کیا | اردت |
| Fell on him | اس پر پڑ رہے تھے | تنوشه |
| | وہ مردہ بچہ جسکی کہال متہن بھس بھرا ہو | [illegible] |
| The she camel whose young one is dead | وہ اونٹنی جسکا بچہ مرگیا ہو | البو |
| Fracobly flared skin | کہال چھیرا | 163 مسك |
| Young one of the camel | اونٹنی کا بچہ | سقب |
| Intensely black | گہرا سیاہ رنگ | حالك اللون |
| To relieve ones distress | برابری کرتا ہے | آسی |
| Cowards | بزدلی سے تھرتھرانے والا | وقاف |
| Of false hand | ہاتھ پھیکانے والا | طائش اليد |
| Of tucked up garment | پائجامہ چڑھائے ہوئے یعنی مستعد | مشمر الازار |

| English | Urdu | Arabic |
| --- | --- | --- |
| Consequent reports | الاحادیث، باتوں کے نتائج | اعقاب |
| Want | فقر | الاقواء |
| Exhaustion | تکلیف | الجهد |
| Go unaveuged | مفت نچھوڑا جاے گا | مایطل |
| Burder | بوجھ | العبء |
| He alone bore the opinion | راے رکھنے والا | مستقل |
| Lowlike | جنگجو | مصع |
| Silent with down casteges | سرنگو | مطرق |
| Emitts | ترشح کرتا ھے | يرشح |
| Spits, Exhales | اگلتا ھے | ينفث |
| Poisonous snake | زھریلا سانپ | صل |
| Hard | سخت | اصمل |
| I was deprived of by the time | یہہ ٹکڑے ٹکڑے کردیا | بزني الدهر |
| Unjust | ظالم | غشوم |
| Naughty | سرکش | ابي |
| Shines | ظاھر ھو-چمکے | ذاكت |
| Sirus star | ایک ستارہ کا نام ھے | الشعري |
| Both the sides are dry ie thin | دونوں پہلو خشک یعنی دبلا | يابس الجنبين |
| Poverly | تنگدستی | بوس |
| Vigorous | قوي | شهم |
| Overpowering, confident | بھروسہ رکھنے والا | مدل |
| Of abundant water | بہت پانی والا | عامر دھارنکھنے والا |
| White cloud | سفید بادل | فروں |
| Ferocious | فاجر و شریر یہاں خونخوار سے مراد ھے | ابل |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Trailing his garment | لٹکانے والا | مذیل | |
| Dark red | گہرا سرخ، سیاہ | احوی رفل | |
| Tiger | درندہ، چیتا | سبع | |
| Honey | شہد میٹھا | اری | |
| | کڑوا | شری | |
| Wearing armour | چادر پہنے ہوئے یہاں مسلح سے مراد ہے | تردی | 165 |
| They sipped | انہوں نے پیا | فاحتسوا | |
| Doses | گھونٹ | انفاس | |
| Nodded their heads | ہلانا جھومنے لگے | هوموا | |
| Dispersed | منتشر ہو گئے متفرق ہو گئے | فاذ معلوا | |
| Edge of sword | تلوار کی دھار | شبا | |
| Routs them | شکست ہوئی | یفل | |
| Made her sit | سینہ کے بل بٹھایا | ابرک | |
| Narrow | تنگ | جعجع | |
| Holes are made | سوراخ ہوجاتا ہے | ینقب | |
| Foot of a camel | اونٹ کے پاوں کے تلوے | الاظل | |
| Compound | صحن | ذرا | |
| Making a way with camels | ہنکائے ہوئے | وشل | |
| Braver | جوان مرد | حرق | |
| Does not weary of war | جوش سے بیزار نہیں ہوتا | لایمل الشر | |
| Spear | نیزہ | الصعدة | |
| Delay | توقف، تاخیر | لای | |
| Weak and lean | ضعیف | خل | |
| Hayna | بجو | الضبع | |
| Crying | چیختا ہے | یستہل | |

| No. | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| | ماتستقل | پرواز بلند نهين كرسكتے | Cannot rise |
| | فواضل | خوبيان | Gifts |
| | الصلادم | پتهر كي چٹان | Slates of stone |
| 166 | دويه صحصح | صحرا | Desert |
| | الجراشع | پسليان | Ribs |
| | رزء | مصيبت نقصان | Lose, Bereavement |
| | الدرائم | نوحه زن عورتين | Weaping women |
| | اهتف | ميں پكارتا هون | I call to |
| | حران | پياسا | Thirsty |
| | غلب على سيفه | اسكے اس سے تلوار لي | He deprived him of his sword or arrested |
| | الداالدخيل | باتني مرض يعني غم | Torture |
| | المخامر | پوشيده | Hidden |
| | البوادر | متواتر | Fast flowing |
| 167 | عظيمات الالهي | بڑے عطيات | Great gifts |
| | ماثر | فضائل' خوبيان | Greatness |
| | شرف | كنگره' چوٹي | Hight |
| | لهول | ڈرتا هے | Terrifies |
| | مرقبه | اونچي جگه | Peak |
| | فرث | كچلا كيا' پهٹ گيا | Torn to pieces |
| | التمس | تلاش كرنا | To find out |
| 168 | جدفروقة | بهت ڈرنے والي | Very timorous |
| | لزام | موت | Death |
| | شوون | كوئے | Duct, channel |
| | جرثومة | جڑ | Stock, stem |
| | سقها | بلند هوگئين | Became high |
| | فى | سايه | Shadow |
| 169 | اخلي علي | مصيبت ڈالي | Brought misfortune |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| To have pity | رحم کرنا | ابقی علی | |
| Loss | مصیبت | مصابه | |
| Funeral meeting | ماتم | ماتم | |
| Were general | عام تهیں | عمت | |
| One who points the speer at his enemy | دشمن پر نیزه چلانے والا | مشرع | 170 |
| Were slaughtered | ذبح کی گئیں | عقر | |
| Sharp swords | تیز تلواریں | مرهفات | |
| Declared | ظاهر کردیا | ابان | |
| Its makers | اس کے بنانے والے | ذووها | |
| Passessors of the handle i. e. Master | قبضه والے یعنی مالک | ذوا رومه | |
| Became near | قریب هوگیا | اضربه | |
| By the fortune | حقیقتا | اجدک | |
| Carry him speedily | لے چلتی هیں | تخب به | |
| Walking gently | سبک رفتار | ذبول | |
| Behind the pack saddle | پالان کے نیچے | حقیبه رحلها | 171 |
| She camel | اونٹنی | سربوه | |
| Walking canter | پوئیه چلنے والی | دول | |
| Rendezvous | جائے ملاقات | میعاد | |
| A projecting peak | چٹان | ارعن | |
| Dark | سیاه، کریه المنظر | مکفهر | |
| Share of the leader in booty | مال غنیمت میں سپه سالار کا پسندیده حصه | صفیه | |
| Booty in the way | گرا هوا مال | النشیطه | |
| Name of a tree | ایک قسم کا درخت هے جس کا کڑوا پهل هوتا هے | الالاءه | |

| English | Urdu | Arabic | |
|---|---|---|---|
| Continually raining | موسلادهار | ملثه | |
| Load of water | پاني كا بوجهه | بعاع | |
| Channels | ناليهان | مسايل | |
| Covered | ڈهک جاتي هيں | تغد | |
| Got weary, tired | تهک جاے | مي | |
| Agreivous load | دشوار بوجهه | التحمل | |
| | | المعضل | |
| Means of defence | حفاظت كرنے والے | تدراء | |
| To take revenge | بدله ليا | اثاد | 172 |
| Slippery sides | پهسلنے والے | زلق الجوانب | |
| With arrogance and in-dignation | هسدردي اور صبرت | انفا ومخمه | |
| Protector | محافظت كرنے والا | ذائد | |
| Captive | قيدي | عان | |
| Calamity sudden | مصائب | فوائل | |
| Thin and lean | دبلا پتلا چهوٹے قد والا | متضائل | |
| Lax | ڈهيلا | وهل | |
| Veins | رگيں | اباجل | |
| Of pevish nature | بد مزاج | عذور | 173 |
| Wnorn out | پرانے | دريس | |
| Allowing coat of mail | زره بكتر | مفاضه | |
| Sword belt | پرتله | ضائل | |
| A mushrafi sword | مشرفي تلوار | المشرفي | |
| Of dishevelled hair and disordered | پراگنده سر بغير كنگها كئے هوے پريشان | اشعث الراس وجه اقله | |
| Butcher | قصائي | جازر | |
| Trembling | كانپتے هوے | يرقدان | |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Old and big log of wood | پرانا لمبا لکڑي کا لٹھا | صدامول | |
| Dry wood | خشک لکڑي | الهشيم | |
| Dry | سوکھے | وضامل | |
| She camel who has given brith twice | دو مرتبه بياهي هوئي اونٹني | ثني | |
| Do not check him | اس سے نهيں روکتے | لعدتعدعنها | |
| Lend | مستعار ديدا | امهر | 174 |
| He over powered you | تجهکو تکليف دے | ابزاک | |
| In my annoyance by my annoying | مجهے تکليف ديتے هيں | ريبتي | |
| Polite | خوبي سے برتاو کرنے والا | محتمل | |
| Got weakened | کمزور هوگئيں | رقت | |
| House of hate | مقام نفرت | دارالقلى | |
| Place of resort shifting | اترنے کي جگه يا جاے تبديل | متحول | |
| Edge, blade | کنارہ | شفرہ | |
| Escape | سبيل ، چارہ | مزحل | |
| Suspicion | تهمت | ظنه | |
| Till then | جب تک که | ريثما | 175 |
| Concealed hatred | کينه پوشيدہ رکھتے هيں | ضب ضغن | |
| Mischief | شر ، فتنه | شغب | |
| Morning of light shower | بارش کي صبح کو | صبحيه ديمه | |
| Think light of him | اس کي حقارت کرتا هے | تزدريه | |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Ferocious, wise | شدید القلب یا عقلمند | مزبر | |
| A youngster | نو جوان | الطریر | |
| Non-preying birds | غیر شکاری | لغاث | |
| Mother of hawk | باز کی ماں | ام الصقر | |
| Having few young ones | کم اولاد والی | مقلات نزور | |
| Eagle | باز | البزاة | |
| Disgrace | ذلت | الخسف | 176 |
| Sense of honour | غیرت | قهر | |
| A shepherd's club | ڈنڈے | هراوی | |
| Supply | مهیا کرتا هوں | اشد | |
| They have left | انهوں نے چهوڑ دے | اخلوا | |
| Frontiers | سرحد | ثغور | |
| Dish, plate | قاب ، بڑا پیاله | جفنة | |
| Crowned | تاج کی مانندرکهے هوے | مكلله | |
| Over flowing | چهلکتا هوا | مدفقر | |
| Soup | شوربا | ثرد | |
| Young and growing | مضبوط جوان | نهداً | |
| I added | میں نے زیاده کیا | وفرت | |
| Going astroy, errer | گمراهی | فهة | |
| Chided a bird | فال لینے کو پرند چهوڑا | زجروا طیراً | |
| Grudge | کینه | الحقد | |
| Present | عطیه | رفد | |
| Two masons | دو معمار | مبتنیان | 177 |
| Revenge | بدله | التبل | |
| Granted delay | دیر لگائی جاتی هے | یلوی | |
| Debtor | قرض خواه | الغریم | |
| Pasture | چرا گاه | مباتع | |

| | | |
|---|---|---|
| Unhealthy | بیمار ڈالنے والی | وخوم |
| Friend | دوست | الصحوم |
| Lives on little | مفلس ہوجاتا ہے | یقتر |
| Cunnig | مدبر، حیلہ جو | حول |
| Distant relatives | دور کے رشتہ دار | کلالہ |
| Grazes | چرتا ہے | لسہم |
| Perished | ضائع ہوجاتی ہے | جہد |
| To lose widow or a widower رنڈوا ہوجانا | | یئم |
| To lose a child | بچے کا گم ہوجانا | یشکل |
| Severities | شدائد، مصائب | تلاتل |
| Does not shrink | پیٹھ نہیں چھوڑتا | یخیم |
| Frisked | ناز کرنے والا یا چھچھورا | السرحہ |
| One who get tired soon | جلد تھکنے والا | السئوم |
| Fast horse | تیز رفتار گھوڑا | السلاهب |
| Biting the hit | لگام چباتا ہے | الازوم |
| You longed to pee | تو مشتاق ہوا | خلت |
| Mounds | ٹیلے | الرمیا |
| The rame of a mountan | ایک پہاڑ کا نام ہے | البشر |
| To bend | مڑنا | الاصغا 179 |
| The back part of the neck | گدھی، گردن کا پچھلا حصہ | لیت |
| Sinew of the neck | رگ گردن | اخدع |
| Extinction | بجھنا | خموز |
| Spring rain | موسمی بارش | هذها |
| Raining a econd time | دوسری بار برسنے لگا | تولی |

It rained a second time تولي دوسري بار برسے لگا
Of slenderd waists پتلي کمروالي مخضرة الاوساط 180

| | | |
|---|---|---|
| Incline | اچھلتا ھے | تسرف |
| Indecency | فحش | رفث |
| Pain | درد | نجوي |
| Making thin | لاغر بناتا ھے | مضرع |
| Companion | هم جليس | ندمان 181 |
| Sank one after an other | غائب هوگئے | تغورت |
| Drink | شراب | منعرقه |
| A generous man | سخي | متخرق |
| Condescending | خليق | متملق |
| Open handed | زياده فياض | مفسوم |
| Fed on states, of prominent checks | کاويتداوچنداه مضبوط و فربه | |
| Hind part of knee or thigh | گھٹنا | العرقوب |
| Bone supporting the thigh | رگهی | القسيم |
| Moved on three legs | تين پاوں پر چلي | کاشت |
| Fat | موتي | کهاه |
| Of oldage | سن رسيده | اشيع |
| Served | دور چلايا | سعي علي |
| Brimming over | چھلکتا هوا | رذوم |
| The hard intoxicating power | بهت مخمور | حسيا |
| Red | سرخ | کميت |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| To be intensely red | صاف کردہ سرخ | قتع | |
| Make loose | کمزور کرتي ھے' ڈھیلا کراي ھے | ترزع | |
| Exhaust them, made them bleed | ان کو نڈھال کردیا خون نکالا | تنزفھم | |
| Wounds | زخم | کلوم | |
| Submissive | تابعدار | مخھیسات | |
| Twisted knees in this case | وہ اونٹنیاں جن کے پہلو پسلیوں سے دور ھوں | فتل المرافق | |
| Hump backed | کوھان | کوم | |
| Herd of cowes | نیل گاے کا گلہ | صوار | |
| Ash coloured dove | فاختہ | ورقاء | |
| Soft growth | تازہ کونپل | غض النبات | |
| Myrtle | ریحان | الرند | |
| Egyptian woollen tree, Green | مصري سبز درخت | الباتہ الغوناء | 182 |
| Sandy desert | ریگستان | الاجرع | |
| Let it please you | تجھے مبارک ھو | یہنک | 183 |
| Gliding tears | آنسو ڈبڈبانا | رقراق | |
| Sparation | فراق | زیال | |
| Rudeness | بدخلقي | فظاظہ | |
| Demands | طلب کرتا ھے | یستنزل | |
| Became | ھوگیا | اض | 184 |
| Big, stout | طویل | شیظم | |
| Shoulder | کندھا | قارب | |
| Twisted | موڑنا | لوی | |
| Horses of musk colour | مشکي گھوڑے | دھم | |
| Sapling | چھوٹے چھوٹے درخت | اشاء | |

| No. | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| 185 | صهد | متکبر | Haughty |
| | عرى | وسايل | Handle |
| | الجدر البعيد | بعيد مسافت | Distant land |
| | غيرصافرة | ذليله | Without feeling ashamed |
| | قرب | نيام | Shealt |
| 186 | مرمل الزاد | حاجتمند فقير | Destitute |
| | السجادل | محل | Palace |
| | صارف | پايا | Met |
| | ساق | پندلي | Calf |
| | متليه | بچه والي اونٹني | A she camel with a young one behind |
| | جلس | مضبوط | Of compact body |
| | عطب | هلاکت | Death |
| | زيافه | مٹک کر چلنےوالي | Streeting |
| | انتحب | واويلا کی | Wept |
| | قتب | پالان | Saddle |
| | ياشنش | کاٹتا هے عليحده کرتاهے | Tearing off |
| 187 | حقبا | مدت دراز تک | For ages |
| | حاشدين | جمع کرنيوالے | Assembling |
| | المهدج | وه شخص جو هٹاتاهے | One whose cares away |
| | الامل | اونٹ کا مالک يا اونٹ بان | Manager of camel |
| 188 | خزر | ترچهي نظر سے ديکهنا يعني بنظر حقارت | Winking in contempts |
| | وابل | تيروں کي بوچهار | Shower of arrows |
| | مشبح | بهونکنے والا | One who practices dog's barking |

| | Arabic | Urdu | English |
|---|---|---|---|
| | اصور | جھکنے والا | Incline |
| | تعلیاه | چاروں طرف چلنے والی ھوا | Side wind |
| | خضبات | میں نے بھڑکائی | Stirred |
| | یبوع | لمبی تابگوں سے چلتا ھے | To make long strides |
| 189 | یستخزه | اسکو کھینچتا تھا | Verging him |
| | لبهازر | بڑے قدوالی اونٹنی | Big she camel |
| | اعتضدة | میں نے اسکو ذبح کردیا | I sacrificed |
| | اوفضن من | اس سے بھاگ گئی | Turned away |
| | تهرغو | چلائی | Shricked foam |
| | حشاشه | آخری سانس | Last breath |
| | رجاب جونه | بڑی سیاہ دیگ | Black capations couldren |
| | مها | نیل گاے | Wild cow |
| 190 | مفراجه | کشادہ تانگوں والی | Of legs wide apart |
| | مكفوحه | بڑے پہلو والی | Of wide side |
| | مسهاندة | کشادہ سینہ والی | Of wide breast |
| | انتقيت | میں نے پسند کیا | I chose |
| | قرواء | لمبی پشت والی | Of long back |
| | رائض | سدھانے والا | One who trains |
| | حويت | میں ایک ھوا | I possessed |
| | اومض | چمکنے والا بادل | Shining cloud |
| | مجتاب | قطع کرنے والا | One who travels |
| | كدري | سیاھی مائل سفید بادل | A cloud of white and black colour |
| | اجواز | وسط | Middle |
| | مخيسا | بڈھے اونٹ | Old camel |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Peaks | چوٹیاں | شماریخ | |
| White and black cloud | سیاہ سفید بادل | صبیر | |
| Heavy rain | موسلا دھار | منہمر | |
| Clear water | صاف پانی | اوراق | |
| Patches | ٹکڑہ ٹکڑہ | قزع | |
| Pieces | منتشر | رفض | |
| Dried Branches | مردہ شاخیں | العوق الهامدات | 191 |
| Perishing | نابود شدہ | ذوبار | |
| Shackles have been tightened | پاؤں بندھے ہوئے | المراني فیه | |
| One who walks on soft land | نرم زمین میں چلنے والا | السوهث | |
| Lean | ضعیف | لقض | |
| Jaws | جبڑہ | اللحی | |
| Of long stature | لمبا قدوالا | شمروای | |
| Chosen | پسندیدہ مرغوب | شمی | |
| Jaded | تھکا ہوا | ملفهات | |
| Desert | جنگل یا بیابان | دئمومه | |
| He bites five finger | ملامت سے پانچوں انگلیاں کاٹتا ہے | یعض بالخمس | |
| Nodding | اونگھنے والے | مهوم | 192 |
| A kind of otto | ایک قسم کا عطر ہے | ذریرہ | |
| Mean | رذیل | زهزق | |
| Breast | پستاں | طوطب | |
| Flight or flyed of a slave | بھاگنا | اباق | |
| Wife | زوجہ | حلیلہ | |

# ديوان ابي الطيب المعروف بالمتنبي

## الشاميات

| | | |
|---|---|---|
| 193 افيدة | نازنين | Beautiful |
| الخرد | كنواري اور شرميلي عورتين | Unmarried and bashful women |
| الخلب | جگر كي جهلي | Skin of liver |
| لبد | وه بال جو شانه تک هون | Long hairs |
| مقلس | سفيد ريشم | White silk |
| خربوعة | نازک لڑكي | A tender girl |
| كفل | سرين | Hind part, Buttocks |
| ونلجلة | موٹي عورت | A plump woman |
| سبحلة | فربه | A fat woman |
| احاک | اثر كرتي هے | Does affect |
| يوم الرهان | گهوردوڑ كا دن | The day of horse race |
| 194 شراک | تسمه بند | Strap |
| كور | كجاوه | Saddle |
| مشفر | هونٹ | Lips |
| شسوع | تسمه | Thong |
| مقود | باگ | Halter rope |
| غيطان | نشيب زمين | Low ground |
| مطل | دير لگانا | Delay |
| اقيكد | متغض كرتا هے تكليف ديتا هے | Gives pain |
| قفاصير | هار | Garland |
| اتيمم | مين مقدر كيا جاتا | I am destined |
| جحجاح | سردار قبيله | Leader of family |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Root | اصل | ضئضئ | |
| To turn face | اعراض کرنا | الصدور | 196 |
| Thin and lean | لاغر | متذعلب | |
| How devoted to love I am | میں کس قدر فریفتہ ہوں | والهج لنفسی | |
| Of red lips | سرخ لبوں والیاں | ذوات قلسی | |
| Breasts | پستان | النهود | |
| Roar of lion | شیر کی چنگھار | زار | |
| Fear | ڈر خوف | ذعر | |
| Moving of flag | جھنڈے کا ھلنا | خفق البنود | |
| Silver | چاندی | لجین | |
| Gave me pain | مجھکو تکلیف دی | برانی | 197 |
| Distance | فصل | شاو | |
| To help in weeping | رولانے والا | اسعد لسعید الشجا | |
| Remains of houses | کھنڈر | الاطلال | |
| Miser | کنجوس | شحیح | |
| Unbroken horse | غیر سدھا گھوڑا | ریض | |
| Is rewarded | انعام ملتا ھے | اثاب | |
| Tired | تھکا ھوا | معی | |
| An atto wood | عود | الکباء | |
| Black | سیاہ | فاحم | 198 |
| The rain of shining clouds | چمکتے بادلوں کی بارش | حیا بارق | |
| Tent | خیمہ | قازة | |
| One who Forecast | دیکھنے والا | شائم | |
| Horses of old age | بوڑھے گھوڑے | مذاکی | 200 |
| Crouched for prey | گھات میں بیٹھتے ھیں | قدای | |

| English | Urdu | | Arabic |
|---|---|---|---|
| Of white fore-head | سفید پیشانی والا | | أبلج |
| Finger joints | انگلیوں کے پورورے | | براجم |
| Guilded hilts of the sword | تلوار کے قبضے | | قبائع |
| Incompetent poet | وہ شاعر جو بیان نکرسکے | 201 | طماطم |
| Sword-belt | پرتلہ | | نجاد |
| Neck | گردن | | عاتق |
| Difficulties | مصائب | 202 | لزجبات |
| Joint | جوز | | اوصال |
| Penetrates | گھس جاتی ھے | | یصمم |
| Possessed | قبضہ کیا | | حاز |
| Over reach | مقابلہ کرتے ھیں | 203 | تباری |
| The broken spears | توتے ہوے نیزے | | قصدالسران |
| Movers | دورنے والے | | عسل |
| Hidden | پوشیدہ | | کمن |
| Peak of the mountain | پہاڑ کی چوتی | | نوق |
| The wooden hilt of the spear | نیزے کی لکڑی | 204 | وسیج |
| Helmet | خود | 205 | تریکہ |
| Snake | سانپ | | ارقم |
| War cry | الفاظ راھداری | | سعار |
| Turns away from | منحرف ہوتی ھیں | 206 | تجانف |
| Long for | شوق کرتے ھیں | | ترق |
| Steed | گھوڑا | | حصان |
| Shock | مقابلہ | | صدم |
| Weakened | دبلا کیا | 207 | بری |

| English | Urdu | Arabic | No. |
|---|---|---|---|
| Mountain | پہاڑ | علم | 208 |
| Fore locks | بالوں کا جوڑا | اسم | |
| Elusive thoughts | بھاگے ہوے خیالات | سوارد | |
| Huuter | شکار کرنے والا | فراسه | 209 |
| Sword | تلوار | مرهف | |
| Stony ground | پتھریلی زمین | قور | |
| Hillock | ٹیلہ | الم | |
| White hairs i. e. Old age | سفید بال مراد بڑھاپا | هرم | 210 |
| Fast runner she camel | تیز رفتار اونٹنی | وخادة | |
| Vulture | گدھ | رخم | 211 |
| Mean persons | کمینہ لوگ | زعنفه | |
| Friendship and love | محبت | مقه | |
| Opponent | دشمن | قلاک | |
| Threshold | چوکھٹ | ذراي ذمرا | |
| With great speed | تیزرفتاري سے | ابعراک | |
| spiting | لعاب دهن | اصاب | 212 |
| Name of she camel | اونٹني کا نام هے | تروک | |
| Cushion for lions | شیر کا گدا | وراک | |
| Lover | مشتاق | صبب | |
| A kind of tree | پھلوں کي لکڑي | نشامه | |
| A kind of tree | مسواک | ازاک | |
| Fat | موٹي | لکاک | |
| Falsehood | جھوٹ | اتشاک | |
| A stone | پتھر جس پر کوئي چز رگڑی جاے سل | مداک | 213 |
| Removes | دفع کرتا هے | يشرد | |

3225/11

# تسہیل الدراسة

شرح بي- اے عربي کورس

(الہ آباد یونیورسٹي)

مرتبہ

مولوي عبدالباسط صاحب (علیگ)

# AN AID TO THE STUDY

**OF**

**ARABIC B. A. COURSE**

**by**

## MOULVI ABDUL BASIT

*Printed by*

**MOHAMMED AKHLAQ AHMAD AT THE ALIGARH PRINTING WORKS,**

**ALIGARH.**

(all rights reserved)

1924